

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

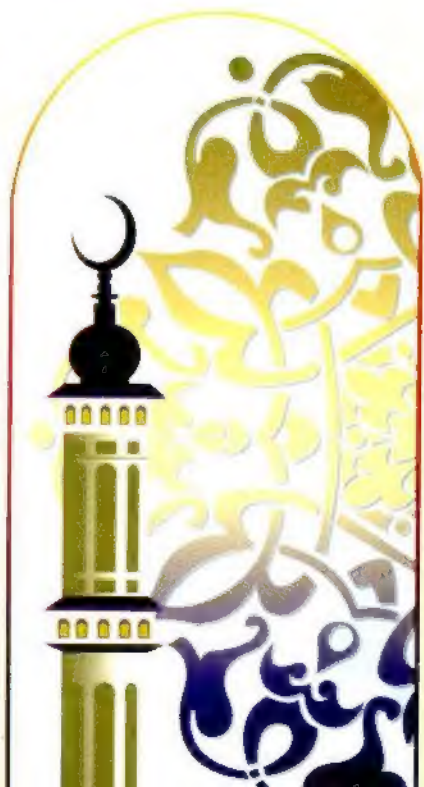
عَرَبی کا معلّم

چہارم

مؤلفہ

مرولوی عبدالستار خان ریسید

مکتبہ البشیر
کراچی - پاکستان



عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

حصہ چہارم



کتاب کا نام : **عرف کا معلم** (حصہ چہارم)

مؤلف : **مولوی عبدالستار خان**

تعداد صفحات : ۲۹۰

قیمت برائے قارئین : =/۶۵ روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

ناشر : **مکتبۃ البشریٰ**

چوہدری محمد علی چیزیشیل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیزنگھوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : **مکتبۃ البشریٰ**، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656، 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341، 5557926

دارالخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبۃ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلم حصہ چہارم جدید

تینتالیس سبق پچھلے تین حصوں میں لکھے جا چکے۔ چوتھا حصہ جولائی ۱۹۵۱ء سے شروع ہوتا ہے۔

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| | الْدَرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُونَ | ۱۰ | مقدمہ |
| ۳۳ | الْعَدَدُ التَّرْتِيبِيُّ (أَوِ الْوَصْفِيُّ) | ۱۵ | اشارات |
| ۳۵ | عدد کے کسور | ۱۶ | عربی کا معلم حصہ چہارم |
| ۳۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳ | | الْدَرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ |
| ۳۸ | مشق نمبر ۷ | ۱۷ | أَسْمَاءُ الْعَدَدِ |
| ۴۰ | مشق نمبر ۷: مِنَ الْقُرْآنِ | ۲۲ | مشق نمبر ۲۴ |
| ۴۰ | مشق نمبر ۷: اردو سے عربی بناؤ | ۲۳ | مشق نمبر ۲۵ |
| | الْدَرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ | ۲۳ | مشق نمبر ۲۶ |
| ۴۲ | تاریخ، مہینہ اور سہ ہفتانے کا طریقہ | | الْدَرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ |
| ۴۲ | أَيَّامُ الْأُسْبُوعِ | ۲۴ | گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح |
| ۴۲ | شهور السَّنةِ الْإِسْلَامِيَّةِ أَوْ الْقَمَرِيَّةِ | ۲۴ | اسمائے عدد کے چار گروہ |
| ۴۳ | شهور السَّنةِ الْعِيسَوِيَّةِ أَوْ الشَّمْسِيَّةِ | ۲۴ | اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث |
| ۴۵ | متقدمین کے نزدیک تاریخ ہفتانے کا طریقہ | ۲۵ | اسمائے عدد میں معرب اور منی |
| ۴۶ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴ | ۲۵ | ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع |
| ۴۸ | مشق نمبر ۷ | ۲۷ | بَضْعٌ أَوْ نَيْفٌ يَأْتِي |
| ۵۰ | صُورَةُ دَعْوَةِ لِعَقْدِ الزَّوْاجِ | ۲۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵ |
| ۵۰ | مشق نمبر ۷: اردو سے عربی بناؤ | ۲۹ | مشق نمبر ۲۷ |
| ۵۱ | شادی کا دعوت نامہ | ۳۰ | مشق نمبر ۲۸: مِنَ الْقُرْآنِ |
| | مکتوب من اب الى ابن له يوبخه على | ۳۱ | مشق نمبر ۲۹: اردو سے عربی |
| ۵۲ | نقصان ذرجات السلوك | ۳۲ | مشق نمبر ۷: جملہ کی تحلیل |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۷۶ | حروف الاستفہام | | الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ |
| ۷۶ | حروف الایجاب | ۵۴ | گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ |
| ۷۷ | حروف نفی | ۵۴ | أَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمْ السَّاعَةُ الْآنَ؟ |
| ۷۸ | حروف المصدرية | ۵۵ | دن، رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ |
| ۷۹ | حروف التخصیص | ۵۶ | عمر بتانے کا طریقہ |
| ۷۹ | حروف الشرط | ۵۶ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵ |
| ۸۰ | حرف الردع | ۵۷ | مشق نمبر ۷۶ |
| ۸۱ | حروف التقریب | ۵۹ | مشق نمبر ۷۷ |
| ۸۱ | حروف التوكید | ۶۰ | مشق نمبر ۷۸: اردو سے عربی بناؤ |
| ۸۱ | حروف تنبیہ | ۶۲ | مکتوب من ابن ابی ابيہ فی الاستعداد |
| ۸۱ | حرف فی التفسیر | | الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ |
| ۸۲ | حروف الزیادۃ | ۶۳ | الحروف |
| | الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ | ۶۳ | الحرف العاملة (حروف الجر) |
| ۸۵ | سبق ۵۰ کا تتمہ | ۶۶ | الحروف الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ |
| | الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُونَ | ۶۸ | ایک معممہ اُنْ زَيْدٌ کَرِيمٌ اور اس کا صل |
| ۹۱ | بقیہ چند حروف، ال کی چار قسمیں | ۷۰ | حروف النفی |
| ۹۳ | همزة الوصل و همزة القطع | ۷۱ | لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ |
| ۹۴ | التاء المبسوطة والمربوطة | ۷۱ | حروف البداء |
| ۹۵ | مشق نمبر ۷۹ | ۷۲ | الحروف النَّاصِبَةُ الْمُضَارِعِ |
| ۹۶ | سوالات نمبر ۱۸ (الف) | ۷۳ | الحروف الْجَارِزَةُ الْمُضَارِعِ |
| | الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ | | الدَّرْسُ الْخَمْسُونَ |
| ۹۷ | الْجُمْلُ وَأَقْسَامُهَا | ۷۴ | الحروف الْغَيْرُ الْعَامِلَةُ |
| ۹۷ | إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ وَ مُسْنَدٌ إِلَيْهِ | ۷۴ | حروف العطف |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|-------------------------------------|
| ۱۲۲ | اسماء مہنیہ | ۹۸ | اَقْسَامُ الْجُمْلِ |
| ۱۲۳ | اَلْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرَفُ | ۹۹ | مشق نمبر ۸۰ |
| ۱۲۸ | أمثلة للأسماء الغير المنصرفة | ۱۰۱ | مشق نمبر ۸۱: مکتوب فی تهنئة العيد |
| ۱۲۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸ | | الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ |
| ۱۲۹ | مشق نمبر ۸۷ | ۱۰۳ | اَلْاَعْرَابُ |
| ۱۳۰ | من القرآن | ۱۰۵ | اعراب لفظی اور تقدیری یا محلی |
| ۱۳۰ | مکتوب من الوالد إلى ولده النجيب | ۱۰۶ | سوالات نمبر ۱۸ (ب) |
| | الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ | | الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ |
| ۱۳۲ | إعراب الاسم (المرفوعات) | ۱۰۸ | إِعْرَابُ الْفِعْلِ |
| ۱۳۲ | مواضع رفع الاسم | ۱۰۸ | مواضع نصب الفعل |
| ۱۳۲ | مواضع نصب الاسم | ۱۱۱ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶ |
| ۱۳۳ | مواضع جر الاسم | ۱۱۱ | مشق نمبر ۸۲ |
| ۱۳۳ | ۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل | ۱۱۲ | مِنَ الْقُرْآنِ |
| | فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں | ۱۱۳ | مشق نمبر ۸۳: عربی میں ترجمہ کرو |
| ۱۳۵ | موخر کرنا؟ | | الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ |
| ۱۳۷ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹ | ۱۱۵ | مواضع جزم الفعل |
| ۱۳۸ | مشق نمبر ۸۸ | ۱۱۸ | مشق نمبر ۸۴: جملوں کی تحلیل کرو |
| ۱۳۹ | مشق نمبر ۸۹: من القرآن | ۱۱۹ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷ |
| ۱۴۰ | مشق نمبر ۹۰: اردو سے عربی بناؤ | ۱۲۰ | مشق نمبر ۸۵ |
| ۱۴۱ | سوالات نمبر ۱۹ | ۱۲۱ | اشعار |
| | الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُونَ | ۱۲۱ | مشق نمبر ۸۶: من القرآن |
| ۱۴۲ | ۳. المبتدأ ۴. الخبر (المرفوعات) | | الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ |
| ۱۴۳ | کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟ | ۱۲۲ | إعراب الاسم (الف) |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| | مکتوب من تلمیذ الی آختہ الکبیرہ | ۱۴۵ | مشق نمبر ۹۱ |
| ۱۶۵ | ذات الثروة يطلب منها بعض ما يلزمه | ۱۴۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰ |
| ۱۶۵ | سوالات نمبر ۳۱ | ۱۴۶ | مشق نمبر ۹۲ |
| | الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسُّتُون | ۱۴۷ | اشعار |
| ۱۶۷ | ۴. المفعول فيه (المنصوبات) | ۱۴۸ | سوالات نمبر ۲۰ |
| ۱۷۳ | ۵. المفعول معه | | الدَّرْسُ السُّتُون |
| ۱۷۴ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳ | ۱۵۰ | ۱. المفعول به (المنصوبات) |
| ۱۷۵ | مشق نمبر ۱۰۰ | ۱۵۱ | تَحْدِثُوْ |
| ۱۷۶ | اشعار | ۱۵۲ | إِغْرَاءُ |
| ۱۷۷ | مشق نمبر ۱۰۱: من القرآن | ۱۵۲ | إِخْتِصَاصُ |
| ۱۷۷ | مشق نمبر ۱۰۲: عربی میں ترجمہ کرو | ۱۵۳ | اِسْتِغَالُ الْفِعْلِ |
| ۱۷۸ | الجواب من أخت إلى أخيها | ۱۵۴ | مشق نمبر ۹۳ |
| ۱۷۹ | سوالات نمبر ۲۲ | ۱۵۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱ |
| | الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسُّتُون | ۱۵۶ | مشق نمبر ۹۴ |
| ۱۸۱ | ۶. الحال (المنصوبات) | ۱۵۶ | مشق نمبر ۹۵ |
| ۱۸۳ | مشق نمبر ۱۰۳ | ۱۵۷ | مشق نمبر ۹۶ |
| ۱۸۴ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۴ | ۱۵۸ | مشق نمبر ۹۷ |
| ۱۸۴ | مشق نمبر ۱۰۴ | | الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسُّتُون |
| ۱۸۵ | اشعار | ۱۵۹ | ۲. المفعول المطلق (المنصوبات) |
| ۱۸۵ | مشق نمبر ۱۰۵: من القرآن | ۱۶۱ | ۳. المفعول له يَأْتِي لِأَجْلِهِ |
| ۱۸۶ | مشق نمبر ۱۰۶: عربی میں ترجمہ کرو | ۱۶۲ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲ |
| | الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسُّتُون | ۱۶۳ | مشق نمبر ۹۸ |
| ۱۸۷ | ۷. التَّمْيِيزُ (المنصوبات) | ۱۶۴ | مشق نمبر ۹۹: من القرآن |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۲۰۷ | تدبیر | ۱۸۹ | کتابیات العدو |
| ۲۰۷ | توابع الثانی | ۱۹۰ | مشق ۱۰۷ |
| ۲۰۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶ | ۱۹۱ | مشق نمبر ۱۰۸: من القرآن |
| ۲۰۹ | مشق نمبر ۱۲۲ | ۱۹۲ | مشق نمبر ۱۰۹: عربی میں ترجمہ کرو |
| ۲۱۰ | اشعار | ۱۹۳ | مشق نمبر ۱۱۰ |
| ۲۱۱ | مشق نمبر ۱۲۳: من القرآن | ۱۹۴ | مشق نمبر ۱۱۱ |
| ۲۱۲ | مشق نمبر ۱۲۴: اردو سے عربی | ۱۹۴ | مشق نمبر ۱۱۲ |
| | الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُونَ | ۱۹۵ | مشق نمبر ۱۱۳ |
| | ۱. المجرور بالحروف ۲. المجرور | ۱۹۵ | مشق نمبر ۱۱۴ |
| ۲۱۳ | بالإضافة (المجرورات) | ۱۹۶ | مشق نمبر ۱۱۵ |
| ۲۱۳ | اقسام اضافت | | الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسِّتُونَ |
| ۲۱۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷ | ۱۹۷ | ۸. المستثنى بـ (إلا) (المنصوبات) |
| ۲۱۷ | مشق نمبر ۱۲۵: من القرآن | ۱۹۹ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵ |
| ۲۱۸ | مشق نمبر ۱۲۶ | ۲۰۰ | مشق نمبر ۱۱۶ |
| ۲۱۸ | مشق نمبر ۱۲۷: اشعار | ۲۰۱ | اشعار |
| | مشق نمبر ۱۲۸: من ابنة إلى أمها بعد | ۲۰۱ | مشق نمبر ۱۱۷: من القرآن |
| ۲۱۹ | وصولها إلى المدرسة | ۲۰۲ | مشق نمبر ۱۱۸: اردو سے عربی بناؤ |
| ۲۲۰ | مشق نمبر ۱۲۹: الجواب | ۲۰۲ | مشق نمبر ۱۱۹ |
| | الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُونَ | ۲۰۴ | مشق نمبر ۱۲۰ |
| ۲۲۱ | التَّوَابِعُ | ۲۰۴ | مشق نمبر ۱۲۱ |
| ۲۲۱ | النعت (الصفة) | | الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُونَ |
| ۲۲۲ | منعوت واحد | ۲۰۵ | ۹. المُنَادَى (المنصوبات) |
| ۲۲۲ | منعوت تشبیه | ۲۰۷ | ترجیم |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|-----------------------------|------|-------------------------|
| ۲۴۶ | من القرآن | ۲۴۳ | منوعات جمع |
| ۲۴۶ | مشق نمبر ۱۴۶ | ۲۴۶ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸ |
| ۲۴۷ | مشق نمبر ۱۴۷ | ۲۴۷ | مشق نمبر ۱۳۰ |
| ۲۴۸ | مشق نمبر ۱۴۸ | ۲۴۸ | مشق نمبر ۱۳۱ |
| ۲۴۸ | مشق نمبر ۱۴۹ | ۲۴۸ | مشق نمبر ۱۳۲ |
| | الدرس الحادي والستون | ۲۴۹ | مشق نمبر ۱۳۳ |
| ۲۴۹ | المعطوف | ۲۴۹ | مشق نمبر ۱۳۴ |
| ۲۵۱ | مشق نمبر ۱۵۰ | ۲۴۹ | مشق نمبر ۱۳۵ |
| ۲۵۲ | مشق نمبر ۱۵۱ | ۲۵۰ | مشق نمبر ۱۳۶ |
| ۲۵۲ | مشق نمبر ۱۵۲ | ۲۵۱ | مشق نمبر ۱۳۷ |
| ۲۵۳ | مشق نمبر ۱۵۳ | ۲۵۲ | مشق نمبر ۱۳۸: میرا کمرہ |
| ۲۵۴ | مشق نمبر ۱۵۴ | | الدرس التاسع والستون |
| | الدرس الثاني والستون | ۲۵۴ | التوكيد يا التأكيد |
| ۲۵۴ | المصدر وأوزانه وعمله | ۲۵۶ | مشق نمبر ۱۳۹ |
| ۲۵۶ | المصدر الميمي | ۲۵۷ | من القرآن |
| ۲۵۷ | مصادر غير الثلاثي المجرد | ۲۵۸ | مشق نمبر ۱۴۰ |
| ۲۵۸ | المصدر المعروف والمجهول | ۲۵۹ | مشق نمبر ۱۴۱ |
| ۲۵۸ | عمل المصدر | ۲۶۰ | مشق نمبر ۱۴۲ |
| ۲۵۹ | سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹ | ۲۶۰ | مشق نمبر ۱۴۳ |
| ۲۵۹ | مشق نمبر ۱۵۵ | ۲۶۱ | مشق نمبر ۱۴۴ |
| ۲۶۱ | مشق نمبر ۱۵۶: من القرآن | | الدرس السبعون |
| | الدرس الثالث والستون | ۲۶۳ | البدل |
| ۲۶۲ | أسماء الصفة (اور ان کا عمل) | ۲۶۵ | مشق نمبر ۱۴۵ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|-------------------------------------|------|--|
| ۲۷۵ | الجمع المکسر | ۲۶۲ | ۱۔ اسم فاعل |
| ۲۷۷ | اسم تصغیر | ۲۶۳ | ۲۔ اسم مفعول |
| ۲۷۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۶۱ | ۲۶۴ | ۳۔ صفت مشبہ |
| ۲۷۹ | مشق نمبر ۱۵۸: جمع کی مثالیں | ۲۶۵ | ۴۔ صیغہ مبالغہ |
| ۲۸۰ | مشق نمبر ۱۵۹: اشعار | ۲۶۷ | ۵۔ فعل تفضیل |
| ۲۸۰ | اسم تصغیر کی مثالیں | ۲۶۷ | ۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب |
| | الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ | ۲۶۹ | سلسلہ الفاظ نمبر ۶۰ |
| ۲۸۱ | أسماء الأفعال | ۲۷۰ | مشق نمبر ۱۵۷ |
| ۲۸۳ | بعض أفعال کی خصوصیات | ۲۷۱ | اشعار |
| ۲۸۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲ | | الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ |
| ۲۸۶ | مشق نمبر ۱۶۰ | ۲۷۳ | الْمُنْتَنَى وَالْمَجْمُوعُ وَالتَّصْغِيرُ |
| ۲۸۷ | اسماء أفعال کے متعلق ایک مشقی حکایت | ۲۷۳ | الْمَجْمُوعُ (الْجَمْعُ) |
| ۲۸۷ | اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں | ۲۷۴ | الْجَمْعُ السَّالِمُ الْمَذْكُورُ |
| | | ۲۷۴ | الْجَمْعُ السَّالِمُ الْمَوْثُوتُ |

مقدمہ

الحمد لله الذي ركب الإنسان ثم أفرد به بالنبیان، وفضله
على الملائكة بتعليمه الأسماء كلها يوم الامتحان، ولقنه
كلمات رفعه بها بعد ما انخفض بالخطأ والنسيان،
والصلاة والسلام على أفضل الرسل سيدنا محمد
المنعوت بأحسن الصفات وعلى اله وصحبه وتابعيه في
الحركات والسكنات.

۱۔ اما بعد! میں اس خدائے قدوس کا شکر کیوں کر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے
اپنے لطف و کرم سے اس کتاب کے چاروں حصے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس
اُس نے چاہا اور ہو گیا، ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب
لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبان عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی
طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہو جائے کہ معامین اور متعمین دونوں کو
مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے، جو قواعد صرف و نحو خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور
نتیجہ خیز بنادے، جو طبعین عربی کے دس سے وہ خوف و ہراس نکال دے جو مردِ جبہ کتابوں
اور طرزِ تعلیم نے پیدا کر دیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادب عربی کی کجی طلبہ و
تہمدی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہو جاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ
کی سیر سے، پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔

الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اندھنوں **بن** بن کے فرمان واجب الاذعان و لَقَدْ
يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ (اقمر ۷۱) کا نظرہ آنکھوں کے سامنے کھڑا

کر دیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

وهذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا، فله الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سیکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکامات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں، یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد و ادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز حالیہین و شائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنہیں اس چوتھے حصے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم ابدال عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل عدالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیز آپ کی تعمیری آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروا نہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے، تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور

آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا، لیکن چوں کہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لیے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصد نہیں کر سکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط، مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی، لیکن حادث کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتواں دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تیکن کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے، حجم بھی زیادہ ہو گیا۔ لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخر میں مبدی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی متوی کر دینا پڑا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لوں گا۔ وهو الموفق والمستعان۔

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہو گئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کر لیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ سنیہ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائیں گے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کریں گے اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبہ کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائے گی۔ قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کی پیداوار کی

نخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جاسکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں، عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جاسکتا ہے چنانچہ جالندھ کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جواب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمہ تعلیمات اور خود وزارت تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ **فللہ الحمد**۔

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں، کیوں کہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنہیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زبان دانی) پر خاص

زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوش گوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سیس اختیار کیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدہ بخیل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھ دار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعد صرف و نحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امداد استاد سمجھ سکتا ہے۔ بہ طور خود کھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لیے چاروں حصوں کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلباء و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ مجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے کو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین و قدر شناسان خیر اللسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مانہانہ و مخلصانہ مساعی جمیدہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشے گوشے میں مشہور ہو چکی ہے۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء امید ہے کہ بزرگان کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمادیں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جاسکے۔ فقط

ناچیز خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۲ھ

اشارات

- ۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔
 - ۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابواب ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ک، اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔
 - ۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، من، عن، ب، إلی، یا علی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔
 - ۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (.) لکھے گئے ہیں اور ”یعنی“ یا ”برابر“ کے لیے یہ نشان (=)۔
- ہدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لیے عربی کا معلم حصہ اول و حصہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا احوال وہ کر دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلم حصہ چہارم

سابق کے تین حصوں میں بیشتر ضروری قواعد صرف و نحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔ اس حصے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصے کے ابتدائی اسباق میں اسمائے عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے، کیوں کہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے، حالاں کہ تمام کتب متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انھیں ارقام ہند یہ کہتے ہیں:

۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ رقم عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9 اور 0۔

اہل یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انھیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جا چکے۔ اب چوتھا حصہ جولائی ۱۹۴۴ء سے شروع ہوتا ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسمائے عدد حسب ذیل ہیں:

الف ایک سے دس تک: (پہلے صرف اعداد دیا دیکھو پھر مثالیں)

تنبیہ بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف یا سرو۔ واحد کو واحد کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف سرو: قَلَمٌ واحد۔ (تنبیہ نمبر ۱۱، ص ۲، تنبیہ ۵)

| | |
|---------------------------------|---|
| ١ واحدٌ: قَلَمٌ واحدٌ | واحدةٌ: ورقةٌ واحدةٌ |
| ٢ اثنان (يا اثنين): قلمان اثنان | اثنان ^١ (يا اثنين): ورقتان اثنان |
| ٣ ثلاثة: ثلاثة أقلام | ثلاث: ثلاث ورقات |
| ٤ أربعة: أربعة أقلام | أربع: أربع ورقات |
| ٥ خمسة: خمسة أشهر | خمس: خمس سنوات |
| ٦ ستة: ستة أولاد | ست: ست بنات |
| ٧ سبعة: سبعة رجال | سبع: سبع نساء |
| ٨ ثمانية: ثمانية جمال | ثمان: ثمان ^٢ ناقات |
| ٩ تسعة: تسعة معلمين | تسع: تسع معلمات |
| ١٠ عشرة (عشرة بئى): عشرة تلامذة | عشر (عشر ^٣): عشر تلميذات |

تنبیہ: ۲۔ اثنان اور اثنتین میں الف ہمزہ وصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

۱۔ نساں یا نسیں بھی تبتے ہیں۔ ۲۔ نساں یا نسیں ناقات بھی بہتے ہیں۔

تب ۲ دیکھو ثلاثۃ سے عشرۃ تک مذکر کیلئے مؤنث اور مؤنث کیلئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تونین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

ب: گیارہ سے انیس تک:

تب ۳: عدد مرکب میں واحد کی جگہ أحد اور واحدة کی جگہ إحدى بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

| | |
|------------------------|------------------|
| ۱۱. أحد عشر کوکبا | إحدى عشرة طيارة |
| ۱۲. اثنا عشر شهراً | اثنتا عشرة سنة |
| ۱۳. ثلاثة عشر حرفاً | ثلاث عشرة كلمة |
| ۱۴. أربعة عشر ديكاً | أربع عشرة دجاجة |
| ۱۵. خمسة عشر غصناً | خمس عشرة شجرة |
| ۱۶. ستة عشر يوماً | ست عشرة ليلة |
| ۱۷. سبعة عشر قلماً | سبع عشرة دواة |
| ۱۸. ثمانية عشر مكتوباً | ثمانية عشرة رقعة |
| ۱۹. تسعة عشر رجلاً | تسع عشرة امرأة |

تب ۵: مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں صرف یہی اعداد مرکبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتح پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اثنا اور اثنتا معرب ہیں۔ حالت رفعی میں اثنا عشر، اثنتا عشرة اور حالت نصبی و جری

۱۔ اس کو اثنتا عشرة بھی کہتے ہیں۔ ۲۔ ذبک (جذیوٹ) مرغا۔

۳۔ دحاحۃ (حذیح) مرغ۔ ۴۔ دواة جمع دوی اور دوبات

میں اثنی عشر اور اثنی عشر کہا جائے گا: جاء اثنا عشر رجلاً، رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رجلاً، سَافَرْتُ لِاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا۔ ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے دوسرا بدستور مبنی ہے۔

ج: ہمیں سے ننانوے تک:

تبیہ ۶ عشرُون سے تسعون تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالت رفعی میں عشرُون اور حالت نصبی و جری میں عشرين، ثلاثين وغیرہ پڑھیں گے۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو حصہ اول)

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| عشرُون رَجُلًا يَ مَرَأَةً | (معدود واحد اور منصوب ہے) |
| ۲۱. أَحَدٌ وَعَشْرُون قَلَمًا | إِحْدَى وَعَشْرُون مِقْلَمَةً - |
| ۲۲. اثْنَانِ وَعَشْرُون وَلَدًا | اثْنَانِ وَعَشْرُون بِنْتًا |
| ۲۳. ثَلَاثَةٌ وَعَشْرُون كُرْسِيًا | ثَلَاثٌ وَعَشْرُون طَاوِلَةً |
| ۲۴. أَرْبَعَةٌ وَعَشْرُون بَيْتًا | أَرْبَعٌ وَعَشْرُون دَارًا |
| ۲۵. خَمْسَةٌ وَعَشْرُون سَارِقًا | خَمْسٌ وَعَشْرُون سَارِقَةً |
| ۲۶. سِتَّةٌ وَعَشْرُون بَلَدًا | سِتٌّ وَعَشْرُون قَرْيَةً ۲ |
| ۲۷. سَبْعَةٌ وَعَشْرُون بُسْتَانًا | سَبْعٌ وَعَشْرُون حَدِيقَةً |
| ۲۸. ثَمَانِيَّةٌ وَعَشْرُون شَهْرًا | ثَمَانٍ ۳ وَعَشْرُون سَنَةً |

۱۔ مِقْلَمَةٌ قلمدان و قلم تراش و بھی کہتے ہیں، جمع مقالِم ۲۔ قَرْيَةٌ (حضرتی) گاؤں

۳۔ ثَمَانٍ اسم منقوص ہے، اس کا اعراب فاقص کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰ ۹)

| | |
|--|---|
| ۲۹. تِسْعَةٌ وَعَشْرُونَ رَغِيفًا ^۱ | تِسْعٌ وَعَشْرُونَ تَفَاحَةً ^۲ |
| ۳۰. ثَلَاثُونَ (تذکرہ نمونہ دونوں کے لیے) | ثَلَاثُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً |
| ۴۰. أَرْبَعُونَ | أَرْبَعُونَ وَلَدًا وَبَنَاتًا |
| ۵۰. خَمْسُونَ | خَمْسُونَ وَلَدًا وَبَنَاتًا |
| ۶۰. سِتُونَ | سِتُونَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً |
| ۷۰. سَبْعُونَ | سَبْعُونَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً |
| ۸۰. ثَمَانُونَ | ثَمَانُونَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً ^۳ |
| ۹۰. تِسْعُونَ | تِسْعُونَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً |

۱: ایک سو سے ایک کروڑ تک:

تثنیہ: مائۃ اور اَلْف اور ان کے تثنیہ جمع کا معنہ واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تثنیہ کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرا دیا جاتا ہے۔

۱۰۰ منۃ (مائۃ بھی لکھا جاتا ہے): منۃ ولد أو بنت.

۲۰۰ متنتان (مائتان بھی لکھا جاتا ہے): متنتان ولد أو بنت.

۳۰۰ ثلاث منۃ (ثلاثمائة بھی لکھا جاتا ہے): ثلاثمائة ولد أو بنت.

۴۰۰ أربع منۃ (أربعمائة بھی لکھا جاتا ہے): أربع منۃ ولد أو بنت.

۵۰۰ خمس منۃ (خمسمائة بھی لکھا جاتا ہے): خمسمائة قرش أو ربية.

۱ رَغِيفٌ (جاء رَغِفًا) روٹی۔ ۲ سیب۔

۳ نافذۃ (جاء نوافذ) کھڑکی۔

۸۰۰ ثمانی مئة یا ثمان مئة اسی طرح تسعمئة (۹۰۰) تک۔

۱،۰۰۰ اَلْف: اَلْفٌ وَلَدٌ اَوْ بِنْتٌ.

۲،۰۰۰ اَلْفَان (حالت نصبی و جری میں اَلْفَيْنِ)۔ اَلْفَا رَجُلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

۳،۰۰۰ ثلاثة الاف (اَلْف کی جمع الاف)۔ ثلاثة الاف رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

۴،۰۰۰ اربعة الاف اسی طرح عشرة الاف (۱۰،۰۰۰) تک۔

۱۱،۰۰۰ اَحد عشر اَلْفًا: اَحد عشر اَلْف رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

۱۲،۰۰۰ اثنَا عشر اَلْفًا: اثنَا عشر اَلْف رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

۱۳،۰۰۰ ثلاثة عشر اَلْفًا اسی طرح تسعة وتسعون اَلْفًا (۹۹،۰۰۰) تک۔

۱،۰۰،۰۰۰ (ایک لاکھ) مئة اَلْف: مئة اَلْف رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

۱۰،۰۰،۰۰۰ (دس لاکھ) اَلْف اَلْف یا مَلِیُون: اَلْف اَلْف رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ یا مَلِیُون

رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ (مَلِیُون کی جمع مَلایِین)۔

۱،۰۰،۰۰،۰۰۰ (ایک کروڑ) عشرة الاف اَلْف یا عشرة مَلایِین رجلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کڑ بھی کہتے ہیں: کَرُّ رَجُلٌ اَوْ مَرَاةٌ.

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مئة، اَلْف اور مَلِیُون اپنے محدود کے ساتھ مضاف کی طرح

مستعمل ہوتے ہیں اسی لیے ان کے واحد سے تین اور تثنیہ سے نوں اعرابی حذف کر دیا

گیا ہے۔ (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰۔ یاد رکھو کہ محدود کو عدد کی تمیز یا اس کا مُمیز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی

مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمیز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ مُمیز اس وقت معرف باللام

ہوگا جب کہ وہ جمع یا اسم جمع ہو اور اس میں من لگا کر استعمال کیا جائے عشرُونَ
 رجلا کی جگہ عشرُونَ من الرجال کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اِحدى وعشرُونَ
 من النساء، مئة من الابل و ألف من الغنم۔ (سوانٹ اور ہزار بھڑ بھڑیاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:

- | | |
|--------------------------|--------------------------|
| ۱. خَمْسَة | ۲. ثَلَاث |
| ۳. عَشْرَة | ۴. عَشْر |
| ۵. اِثْنَا عَشَرَ | ۶. اِثْنَا عَشْرَة . |
| ۷. أَحَدَ عَشَرَ | ۸. ثَلَاثَ عَشْرَة .. |
| ۹. خَمْسَةَ عَشَرَ | ۱۰. عِشْرُونَ |
| ۱۱. اِحدى وِثْلَاثُونَ | ۱۲. ثمان وَاَرْبَعُونَ |
| ۱۳. ثنتان وِسْبَعُونَ | ۱۴. تِسْعَةٌ وِتِسْعُونَ |
| ۱۵. مِائَة | ۱۶. مِئَتان |
| ۱۷. مائَة وِستُونَ | ۱۸. ثلاثمائة وِخمس عشرة |
| ۱۹. أَلْف | ۲۰. أَلْفان |
| ۲۱. ثمانِیْنَة | ۲۲. خَمْسَة أَلْف |
| ۲۳. مِئَة أَلْف | ۲۴. أَلْف أَلْف |
| ۲۵. مِلیُون .. | |

مشق نمبر ۶۵

اردو سے عربی بناؤ:

| | | |
|--------------------|--------------------|--------------------|
| ۱۔ ایک لڑکا | ۲۔ دولڑکے | ۳۔ دولڑکیاں |
| ۴۔ تین لڑکے | ۵۔ چار لڑکیاں | ۶۔ پانچ بیل |
| ۷۔ نو گائیں | ۸۔ دس عورتیں | ۹۔ دس مرد |
| ۱۰۔ بیس روپے | ۱۔ پچیس سیڑیاں | ۲۔ پینتالیس ستائیں |
| ۱۳۔ پچاس مرغیاں | ۱۴۔ بہتر مرنے | ۱۵۔ سوکتے |
| ۱۶۔ دو سو گھوڑے | ۱۔ تین سواونٹیاں | ۱۶۔ پانچ سواونٹ |
| ۱۹۔ ایک ہزار طیارے | ۲۰۔ ایک لاکھ سپاہی | |

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو:

| | | | | |
|-----------|-------|----------|-------|-------|
| ۷ | ۱۵ | ۱۸ | ۲۹ | ۷۵ |
| ۶۲ | ۳۳ | ۸۸ | ۱۰۰ | ۳۰۰ |
| ۸۰۰ | ۲,۰۰۰ | ۱,۰۰,۰۰۰ | ۱,۰۰۰ | ۱,۲۰۰ |
| ۱۰,۰۰,۰۰۰ | | | | |

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

۱۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں امید ہے کہ مندرجہ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔

الف: اسمائے عدد کے چار گروہ ہیں:

۱۔ مفرد، (اکیلا لفظ) اور وہ واحد سے عشرۃ تک ہیں اور مئة اور الف بھی انہی میں شامل ہیں، اس صرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

۲۔ مرکب، اَحَدٌ عَشَرَ سے تِسْعَةُ عَشَرَ تک۔

۳۔ مقنن (دہائیاں) عَشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک۔

۴۔ معطوف، جن کے درمیان حرف عطف (و) ہوتا ہے اور وہ اَحَدٌ و عَشْرُونَ سے تِسْعَةُ و تِسْعُونَ تک ہیں۔

ب: اسمائے عدد کی تذکیر و تانیث:

۱۔ واحد اور اثنتان تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں، خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عدد مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔

(دیکھو گزشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةُ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے، خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف۔ (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)

۳۔ عَشْرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشْرَةُ رجالٍ،

عَشْرُ نِسَاءٍ، أَحَدُ عَشَرَ رَجُلًا اور إِحْدَى عَشْرَةَ مَرَأَةً.

۴۔ عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِثَّةٌ اور أَلْفٌ کا ہے۔

(دیکھو گزشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)

ج: اسمائے عدد میں معرب اور مثنیٰ: (دیکھو حصہ اول سبق ۱۰ فقرہ ۱۰، ۱۱ اور حصہ چہارم سبق ۵۷)

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسمائے عدد معرب ہیں، اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا، صرف اعداد مرکبہ (أَحَدُ عَشَرَ سے تِسْعَةُ عَشَرَ تک) مثنیٰ ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتح ہی پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا يَا اِثْنَتَا معرب ہے۔ (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

د: ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع:

۱۔ تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد) و رَجُلَانِ (دو مرد) اس لیے ان کے لیے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی، البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) و رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو مرد) بِنْتُ وَاحِدَةٍ، بِنْتَانِ اِثْنَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

۲۔ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِثَّةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِثَّةٍ، خَمْسُ مِثَّةٍ.

(دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِينَ نہیں کہیں گے، بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا جائے گا۔

۳۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةُ و تِسْعُونَ تک محدود واحد اور منصوب ہوگا، عقود بھی

اسی میں شامل ہیں۔ (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)

۴۔ مائِة اور اَلْف اور انکے تثنیہ و جمع کا محدود واحد اور مجرور ہوگا۔ (انجہ مثالیں اور تنبیہ۔)
لفظ مئة کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مئَات، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مئُون یا مئِین اور اَلْف کی جمع اَلَف پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع اَلُوف بھی ہے جس کے معنی ہیں ”ہزاروں“ اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا۔ عِنْدِي اَلُوفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲ اسم عدد کی تمیز یا ممیز کی یعنی محدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو باتیں یاد کر لو:
ممیز از عدد بر سہ جہت دان ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور
ز دہ بر تر ہمہ منصوب و مفرد ز ضد ہم الف افراد است و مجرور
تنبیہ ۳ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور ان کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے:
وَلَسَوْا فِي كَيْفِيَّتِهِمْ ثَلَاثَةَ مِائَةٍ وَارْبَعًا وَسَعَةً^۱ اس جملے میں مئة کا
اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوا ہے، پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔
تسعا کا ممیز مذکور نہیں ہے، گویا دراصل وہ ایسا ہے ثلاثمائة وتسع سنين، مذکورہ
مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر ال داخل کر سکتے ہیں: جاء
الثلاثون رجلاً كُنَّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کر رہے تھے)۔ عدد
مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر ال لگایا جائے: أُعْطِنِي خَمْسَةَ الْكُتُبِ، رایت

۱ افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے حتیٰ مفرد۔^۲ اور وہ بظہر۔ پنے مار میں تین سو برس ورنہ یہ کیا

انھوں نے نو (سال) یعنی تین سو نو سال بظہر ہے۔ (کہف: ۲۶)

سِتَّةَ اَلْفِ الْعَسْكَرِيِّ. ورنہ عدد پر: جَاءَ الْخَمْسَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بَعَثَ الْخَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا وَالْأَرْبَعَةَ وَالْأَرْبَعِينَ شَاةً.

۲۔ کئی اسمائے عدد کے بعد جو محدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: اَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٌ وَأَرْبَعٌ وَسِتُّونَ سَنَةً. (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّونَ کا اثر ہے اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: أَرْبَعٌ وَسِتُّونَ وَثَلَاثُمِئَةٌ وَأَلْفٌ سَنَةً. دیکھو اس مثال میں اَلْفٌ کی وجہ سے سَنَةً مجرور ہے۔

تذکرہ: قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور محدود کو حذف کر دیتے ہیں: اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِمِئَةٍ لَعْنَى بِمِئَةِ رُبَيْيَةٍ.

۳۔ بَضْعٌ اور نَيْفٌ یا نَيْفٌ.

الف بَضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بَضْعُ نِسْوَةٍ وَبَضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان) نَيْفٌ سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا وَنَيْفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اور درہم ہیں یعنی تیس کے اندر) اسی طرح عَشْرُونَ جُنَيْهَةً وَنَيْفٌ.

ب نَيْفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بَضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لیے بَضْعَةٌ اور مؤنث کے لیے بَضْعٌ کہا جاتا ہے۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں)

نِیْف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے، مگر بضع تنہا بھی آ سکتا ہے:
 عِدَدِی بَضْعَةٌ وَسَبْعُونَ دِرْهَمًا یَا عِنْدِی بَضْعَةٌ دِرْهَمٍ.
 ۱. نِیْف عدد کے بعد آتا ہے اور بضع عدد سے پہلے، مگر جب کہ اس کی تمیز الگ
 ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا عندنا خمسوں درہما و بضع جنیہات.
 ۲. نِیْف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲

| | |
|---|--|
| اَنْفَجَرَ (۶) پھٹ جانا، چشمہ نکل آنا | سَاوِی (۳) لقیف) برابر کرنا، مساوی ہونا |
| جَلَدٌ (ض) کوڑے لگانا | اِغْلَانٌ اشتہار |
| اِشْتَرَاكَ (۷) شریک ہونا، اخبار میں خریدار | بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔ |
| نَدَرٌ (ک) نادر اور کمیاب ہونا | بَقْرٌ (اسم جمع) گائے، بیل |
| وَرْدٌ (یروڈ) وارد ہونا، درآمد ہونا | بُسْتَانٌ (جہ بنسائین) باغ |
| آفَةٌ (جہ اناث ہندی سے لیا گیا ہے) آہ | جَلْدَةٌ (جہ جلدات) کوڑے کی ضرب |
| اِحْتِفَالٌ (۷، مصدر ہے) جلسہ، جمع ہونا | جُنْيَةٌ یَا جُنْيَةٌ گنی سے معرب ہے |
| سِعْرٌ (جہ اسعار) نرخ | قُرْشٌ یَا غُرْشٌ (جہ قُرُوش) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا توا ہوتا ہے۔ |
| طَرُبُوشٌ ترکی ٹوپی | مَاشِیَّةٌ (جہ مَواشٍ) مویشی |
| عَدَّةٌ اور عَدَدٌ کتنی، تعداد | مَجَلَّةٌ (جہ مَجَلَّات) ماہواری رسالہ |

| | |
|---------------------------------------|---------------------|
| فَلَسْ (جہ فُلُوس) پیسہ | مساحتہ پچاس زمین کی |
| قِيَمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخیار کا چندہ | |

مشق نمبر ۶۷

| | |
|---|---|
| ۱. هل تعلم كم بارة تساوي قرشاً؟ | آرغون بارة تساوي قرشاً واحد. |
| ۲. كم قرشاً يساوي جنيهة واحدة؟ | جنيهة واحدة تساوي مئة قرش. |
| ۳. بكم اشتريت كتاب "سيرة النبي"؟ | اشتريت هذا الكتاب في ثلاث مجلدات بائتين وعشرين ربية. |
| ۴. والله رخيص ما هو بغال في هذا الزمان. | صدق يا أخي! وأنا اشتريت كتاب "زاد المعاد" لشيخ الإسلام ابن القيم باحدى عشرة ربية. |
| ۵. غيمة والله، فإن هذا الكتاب نذر وجوده لا يوجد بأي قيمة ومن أين اشتريته؟ | اشتريته من المكتبة القيمة في بمبائي وهناك تباع الكتب بأرخص قيمة نسبة إلى المكاتب الأخرى. |
| ۶. بكم هذا الطربوش يا شيخ؟ | بخمسة وثلاثين قرشاً يا سيدي. |
| ۷. والله إنه لغال جداً، أنا أعطي خمسة وعشرين قرشاً لا غير. | يا ترى، هل هو غال بهذا الثمن؟ ألا ترى كيف علت الأسواق وعلت الأشياء وكم زادت الأجرة؟ (صرف) |
| ۸. طيب يا شيخ! خذ الثلاثين والسلام. (يعني بر) | أحسن! خذ الطربوش وهات الفلوس، بارك الله فيك. |

| | |
|---|--|
| ۹. کم کان من الحُصَّارِ فِي الْإِحْتِفَالِ السَّنَوِيِّ ^۱ لِلْأَنْجَمِينَ الْإِسْلَامِيِّ؟ | يَكُونُ بَلْعَ عَدَدُهُمْ بِحَوَالِ الْفُلِ وَبِإِسْنِ مِهْ نَفَرٍ. |
| ۱۰. هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ أَجْرَةُ الْإِشْتِرَاكِ السَّنَوِيِّ فِي الْجَرِيدَةِ "الْفَتْح"؟ | أَظُنُّ أَنَّ قِيَمَةَ الْإِشْتِرَاكِ فِيهَا لَا يَكُونُ فَوْقَ خَمْسِينَ قُرْشًا عَنْ سَنَةٍ. |
| ۱۱. وَمَا هِيَ أَجْرَةُ الْإِعْلَانِ؟ | عَنْ كُلِّ سَطْرِ قُرْشٌ. |
| ۱۲. كَمْ أَتَيْتَ مِنَ الرِّيَّاتِ لِتِلْكَ الدَّارِ الْوَسِيعَةِ؟ | يَا سَيِّدِي! أَعْطَيْتُ صَاحِبَهَا مِنْ الرِّيَّاتِ خَمْسَةَ آلَافٍ وَأَرْبَعَ مِئَةِ وْخَمْسًا وَتِسْعِينَ (۵۴۹۵). |
| ۱۳. وَمَا هِيَ مِسَاحَةُ تِلْكَ الدَّارِ؟ | مِسَاحَتُهَا تَبْلُغُ عَشْرَةَ آلَافٍ وَمِائَتِي ذِرَاعٍ وَنِيفًا مِنَ الْأَذْرُعِ الْمُرَبَّعَةِ. |
| ۱۴. وَبِكَمْ بَعْتَ بُسْتَانَكَ؟ | بَعْتُهُ بِأَتْنِي عَشَرَ أَلْفَ رُبِيَّةٍ. |
| ۱۵. وَاللَّهِ لَقَدْ رَبَحْتُ تِجَارَتُكَ. | صَدَقْتَ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا أَحْيِي الْعَزِيزَ. |

مشق نمبر ۲۸

من القرآن

۱. إِنَّ إِلَهَكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ.
۲. إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ^۲ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

۳. فَأَنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.
۴. يَا ابْنِ آدَمُ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا.
۵. الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ.
۶. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.
۷. أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ.
۸. وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ.
۹. أَذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمَدِّكُمْ رَبُّكُمْ ثَلَاثَةَ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ.
۱۰. مِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْ وَفِي الْبَقَرِ اثْنَيْ.
۱۱. غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَعْضِ السَّنِينَ.

مشق نمبر ۶۹

اردو سے عربی

| | |
|--|--|
| ۱۔ تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟ | ہمارے پاس دو سو گائیں اور بچے اس اور چند اونٹ اور بچیس بکریاں ہیں۔ |
| ۲۔ جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟ | اس کی قیمت دس روپے ہے۔ |
| ۳۔ وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا، کتاب لے لیجیے اور پیسے دے دیجیے، مبارک ہو۔ | نہروپے دوں گا زیادہ نہیں۔ |
| ۴۔ تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟ | میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی۔ |

| | |
|--|---|
| ۵۔ رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟ | میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سائے نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔ |
| ۶۔ وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جا رہا ہے؟ | وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائے گا۔ |
| ۷۔ اس مکان کی پیشکش کیا ہے؟ | اس کی پیشکش تقریباً سو مربع گز ہے۔ |
| ۸۔ تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے؟ | مسلمانوں کی گنتی تقریباً سو کروڑ ہے۔ ان میں دس کروڑ ہندوستان میں ہیں۔ |
| ۹۔ تمہارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟ | ہمارے مدرسہ میں پچھتر اوپر چار سو طلبہ ہیں۔ |

مشق نمبر ۷۰

ذیل کے جملے کی تحلیل کرو:

اِسْتَرِیْتُ حُمْسَ تَفَاحَاتٍ بَاتِنِیْ عَشْرَ قُرُشًا.

(اِسْتَرِیْتُ) فعل بافاعل یعنی (اِت) ضمیر بارز واحد متکلم اس میں متصل ہے۔

(حُمْس) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لیے منصوب ہے۔

(تَفَاحَاتٍ) تمیز ہے حُمْس کی، اس لیے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(ب) حرف جار (اِتْنِیْ عَشْرَ) عدد مرکب ہے۔ پہلا جز و معرب ہے مجرور ہے، اس کا

جوڑ (-) ی سے آیا ہے، دوسرا جز و فتحہ پر مبنی ہے، (قُرُشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس

یہ منصوب اور واحد ہے، سب مل کر جملہ فعلیہ ہے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

الْعَدَدُ التَّرْتِيبِيُّ (أَوِ الْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عدد وصفی) کو بھی ذہن نشین کرلو:

الف: ۱ سے ۱۰ تک:

| | |
|-------------------------------------|--|
| ۱. الدَّرْسُ الْأَوَّلُ پہلا سبق | الحِکَايَةُ الْأُولَى پہلی کہانی |
| ۲. الدَّرْسُ الثَّانِي دوسرا سبق | الحِکَايَةُ الثَّانِيَّةُ دوسری کہانی |
| ۳. الدَّرْسُ الثَّلَاثُ تیسرا سبق | الحِکَايَةُ الثَّلَاثَةُ تیسری کہانی |
| ۴. الدَّرْسُ الرَّابِعُ چوتھا سبق | الحِکَايَةُ الرَّابِعَةُ چوتھی کہانی |
| ۵. الدَّرْسُ الْخَامِسُ پانچواں سبق | الحِکَايَةُ الْخَامِسَةُ پانچویں کہانی |
| ۶. الدَّرْسُ السَّادِسُ چھٹا سبق | الحِکَايَةُ السَّادِسَةُ چھٹی کہانی |
| ۷. الدَّرْسُ السَّابِعُ ساتواں سبق | الحِکَايَةُ السَّابِعَةُ ساتویں کہانی |
| ۸. الدَّرْسُ الثَّامِنُ آٹھواں سبق | الحِکَايَةُ الثَّامِنَةُ آٹھویں کہانی |
| ۹. الدَّرْسُ التَّاسِعُ نوواں سبق | الحِکَايَةُ التَّاسِعَةُ نویں کہانی |
| ۱۰. الدَّرْسُ الْعَاشِرُ دسواں سبق | الحِکَايَةُ الْعَاشِرَةُ دسویں کہانی |

تنبیہ! مذکورہ اعداد سب معرب ہیں، مگر اُولٰی پر اعراب نہیں آسکتا کیوں کہ وہ مقصور ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۸)

تنبیہ ۲ اعداد وصفی کی جمع ”سالم“ آتی ہے: الْأَوَّلُونَ، الثَّانُونَ، الثَّلَاثُونَ، الْعَاشِرُونَ تک۔

- ۳۰۔ الأول کے مقابلے میں الآخر یا الآخری بھی آتا ہے۔ **هو الاول والآخر**۔
 ۳۱۔ کبھی الأول سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد لیا جاتا ہے اس وقت اس کی جمع ہوگی اوائل۔ اسی طرح آخر کی جمع اواخر، اوسط (درمیانی حصہ) کی جمع اواسط۔
 اوائل رمضان (رمضان کے ابتدائی ایام) اُولیٰ (مؤنث) کی جمع اُول اور اُولیات۔
ب: ۱۱ سے ۱۹ تک:

| | |
|----------------------|----------------------|
| ۱۱۔ الدرس الحادي عشر | الحكاية الحادية عشرة |
| ۱۲۔ الدرس الثاني عشر | الحكاية الثانية عشرة |

اسی طرح التاسع عشر اور التاسعة عشرة تک۔

۳۲۔ مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد واحد عشر کی مانند فتح پر مبنی معلوم ہوتے ہیں مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد معرب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لیے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرس الثالث عشر، في الليلة الرابعة عشرة، في خامس عشر رمضان۔

ن۔ عشرون سے تسعون اور مئة اور ألف تک:

مذکورہ بالا تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر ال لگایا جاتا ہے: العشرون (میسواں یا بیسویں) الحادي والعشرون (ایسواں) الحادية والثلاثون (اکتیسویں) المئنة (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الكتاب الأول، الدرس الحادي والعشرون۔

کبھی مضارع ہوتے ہیں رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھ) خَامِسَةُ الْبَنَاتِ.

۳۔ عدد وصفی میں اَحَاد (اکائیاں) و عُشُور (دہائیاں) کے ساتھ جب مئة اور اَلْف آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بعد بھی بڑھا دیتے ہیں: فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِينَ بَعْدَ الْأَلْفِ. (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الألف کی جگہ و ألف بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے ایسا گیا ہے پھر درجہ بہ درجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴۔ عدد کے کسور (کٹڑے، حصے) میں سے آدھے (۱/۲) کے لیے تو نِصْف آتا ہے اور باقی کسور کے لیے فُعْلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنایا جاتا ہے:

ثَلَاثٌ يَا ثَلَاثٌ جَمْعُ اثْلَاثٍ یعنی (۱/۳)۔

رَبْعٌ يَا رَبْعٌ جَمْعُ أَرْبَاعٍ یعنی (۱/۴)۔

خُمْسٌ يَا خُمْسٌ جَمْعُ اخْمَاسٍ یعنی (۱/۵)۔

سُدُسٌ يَا سُدُسٌ جَمْعُ اَسْدَاسٍ یعنی (۱/۶)۔

اسی طرح عُشْرٌ يَا عُشْرٌ جَمْعُ اَعْشَارٍ تک۔

ثُلَاثَانِ (۲/۳)، ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ (۳/۴)، خَمْسَةُ اَثْمَانٍ (۵/۸)۔

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بننے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بناؤ: اَرْبَعَةُ مِنْ اَحَدٍ عَشَرَ (۴/۱۱)، اَحَدُ عَشَرَ مِنْ عِشْرَيْنِ (۱/۲۰)۔

مِنْ کی جگہ علی بھی بولتے ہیں اَحَدُ عَشَرَ عَلَيَّ عِشْرَيْنِ (۱/۲۰)۔

۱۔ لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

گرد و پیش اور سورا کٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان و بڑھانا چاہیے اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةٌ اُخْمَاسٍ (۴۵)، خُمْسٌ وَخُمْسَةُ عَشْرٍ عَلَى اَرْبَعِينَ (۵۵)۔

تنبیہ ۸ کبھی (۱۴) کو -، (۱۲) کو <، (۳۴) کو ≤ کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً (۲۱۴) کو -، (۲۱۲) کو <، (۲۳۴) کو ≤ لکھیں گے۔

یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ دودو، تین تین وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعُلٌ اور فُعَالٌ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنً وَثَلَاثَ وَرُبَاعٍ (سوار دودو، تین تین، چار چار ہو کر گئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ اثنین اثنین ثلاثۃ ثلاثۃ اربعة اربعة۔

تنبیہ ۹ ”ایک ایک“ کے لیے واحدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحِدٌ اور اُحَادٌ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لیے بولتے ہیں فَرَادٍ یا فَرَادًا یا فُرَادً: جَاءُوا فُرَادً یَعْنِ وَاِحْدًا وَاِحْدًا۔

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

| مَوْث | مَذَر |
|--------------|---|
| ثَنَائِيَّةٌ | ثَنَائِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں) |
| ثَلَاثِيَّةٌ | ثَلَاثِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا تین ہوں) |
| رُبَاعِيَّةٌ | رُبَاعِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا چار ہوں) |
| خُمْاسِيَّةٌ | خُمْاسِيٌّ (ایسی چیز جس کے اجزا پانچ ہوں) |

۔ مثنی و ثلاث وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لیے حالت نسبی میں ہیں۔ (دیکھو سبق ۲۱۰)

اسی طرح عَشَارِیَّ تک بنا لو۔

اعداد مرتب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیے گیارہ اجزاء والے کو کہیں گے ذُو اَحَدِ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لیے) ذَاتِ اَحَدِ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لیے) اسی طرح آگے جو چاہو بنا لو۔

۷۔ ”پہلی بار، دوسری بار“ وغیرہ بتانے کے لیے لفظ مَرَّةً (بار) کو موصوف اور عدد و وصفی کو صفت بناؤ: مَرَّةً اُولٰی یا المَرَّةُ اُولٰی: قرأت القرآن المرأةُ اُولٰی، زُرْتُكَ مَرَّةً ثَانِیَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح المَرَّةُ العَاشِرَةُ، المَرَّةُ الحَادِیَةُ عَشْرَةَ، المَرَّةُ الثَّمَنَةُ۔

عدد و وصفی کو حالت نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: اَوَّلًا، ثَانِیًا وغیرہ، مگر عَاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ: ۱۰۔ مَرَّةً اُولٰی کو اَوَّلَ مَرَّةً اور مَرَّةً ثَانِیَةً کو مَرَّةً اُخْرٰی اور قَارَةَ اُخْرٰی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ ”ایک بار، دو بار“ کے معنی ادا کرنے کے لیے لفظ مَرَّةً کو حالت نصبی میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَیْنِ (دو بار) اور زیادہ کے لیے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ”کئی بار“ یا ”بار بار“ کے لیے مَرَّةً کی جمع مراراً حالت نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأِیْتُهُ مَرَارًا (میں نے اسے بار بار دیکھا) اس معنی کے لیے کُمْ خَبَرِیَّة (بجہد سبق ۱۳-۷) بھی استعمال کر سکتے ہیں: کُمْ مَرَّةً یَا کُمْ مِنَ المَرَّاتِ رَأِیْتُهُ۔

۱۰۔ ”کئی“ یا ”بہتیرے“ بتلانے کو بھی کُمْ خَبَرِیَّة استعمال کرتے ہیں: کُمْ غَلَامٍ یَا کُمْ مِنَ الغُلَمَانِ یَلْعَبُونَ فِی البُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۳

| | |
|---|--|
| وَسْطَى (مَوْنَسْ بے اوسط کا) درمیانی | قَطَارٌ (حَفْطَر) ریل، ٹرین، ایلنٹ کی قطار |
| بِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے) | قَارَةٌ (جہ قَارَات) براعظم |
| ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت | قُلْعَةٌ (جہ قُلَاع) قلعہ |
| تَسْلُقُ (۴) دیوار پر چڑھنا | مَائِدَةٌ دسترخوان، کھانے کی میز |
| جَذَارٌ (جہ جَذْرَان) دیوار | مُضِيٌّ گزرنے والا (مصدر) |
| حِطٌّ (جہ حِطْوَةٌ) حصہ | شَرَفٌ (۲) شرف بخشا (۴) شرف حاصل کرنا |
| زَوْجٌ (جہ اَزْوَاج) جوڑا، مرد یا عورت | طَابٌ (ض، ی) پسند آنا، عمدہ ہونا |
| سَبْكَةٌ حَدِيدِيَّةٌ ریلوے، لوہے کی سڑک | عَزَزَ غِبْدِيْنَا، عَزَّتْ دِيْنَا، مَدَدِيْنَا |
| سَارٌ (ض، ی) سیر کرنا | نَكَحَ (ض) نکاح کرنا |
| عَاصِمَةٌ (جہ عَوَاصِمُ) پائے تخت | كَهْفٌ غَار |

مشق نمبر ۱

۱. إِنَّ السُّورَةَ الْأُولَى مِنَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ تُسَمَّى بِسُورَةِ الْفَاتِحَةِ.
۲. تَعْلِيمُ أَسْمَاءِ الْعِدَدِ يُوجَدُ فِي الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْأَرْبَعِينَ وَالْخَامِسِ وَالْأَرْبَعِينَ وَالسَّادِسِ وَالْأَرْبَعِينَ.
۳. فِي أَيِّ سَاعَةٍ تُشْرِفُنَا بِالْمَجِيءِ عِنْدَنَا؟
۴. أَتَشْرِفُ بِالْمَجِيءِ عِنْدَكُمْ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.
۵. كُنْتُ فِي مِثْلِ السَّاعَةِ السَّاعِدَةِ وَبَقِيْتُ فِي انْتِظَارِكَ نِصْفَ سَاعَةٍ، وَالسَّاعَةُ الْخَامِسَةُ وَبَلَدُ أَرْبَاعٍ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ.

- ۶ بلدة فُونَا (پونا) تبغذ عنا نحو **حس** ساعات من السَّكَّة الحديديَّة.
- ۷ ركبنا القطار وبلغنا هناك بعد مُضي **ربع** ساعات.
- ۸ تقسم إفريقيا إلى سبعة أقسام: **الاول** يشتمل على بلاد يُروِيها النيل، وفيه مصر والسودان، و**السي** بلاد المغرب وفيه الجزائر ومراكش، و**الثالث** إفريقيا الشرقية وفيها زنجبار، و**الرابع** إفريقيا الوسطى، و**الخامس** إفريقيا الغربية، و**السادس** إفريقيا الجنوبية وفيها بلاد الراس، و**السابع** الجزائر التابعة لهذه القارة.
- ۹ خذ **الس** من هذا البطيخ وأنا اخذ **النس** الاحمر.
- ۱۰ قسّم ما ترك أبي من المال فوجدتُ أمي منه **الس** (۸) ومن الباقي وجدتُ **حس**، و**حسا** واحدا وجدتُ أُختي، و**الحس** الباقيين (۵/۲) وجدَ أُخي.
- ۱۱ يمشي العسكريون صباحا **ساعت** و**ربع**، ونخرج مساء من المدرسة **مسي** و**بلا**.
- ۱۲ البنات دخلن المدرسة **فرا**دى.
- ۱۳ قرأت القرآن مرارا وفي كلّ مرّة أحسستُ كأنّي أقرؤه **السرد** الأولى.
- ۱۴ وردت اليوم في المدينة المنورة **السرد** **لثامه** وأقيمتُ هناك شهرا وبضعة أيام في كلّ مرّة.
- ۱۵ زرت الشام **السرد** الأولى وأعود إليها إن شاء الله تعالى مرّة أخرى.
- ۱۶ سرّت **كم** من البلدان لكنّ ما رأيْتُ بلدةً مثل القاهرة التي هي عاصمة مصر.

مشق نمبر ۷۲

مَنْ الْقُرْآنَ

١ سَيَقُولُونَ ثَلَاثٌ (أَصْحَابُ الْكَهْفِ) رَاغِبٌ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ.

٢ اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا ثَالِثًا

٣ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْاَوَّلِ وَقَلِيلٌ مِنَ الْاٰخِرِ .

٤ وَلَكُمْ يَصِفُ مَا تَرَكُوا أَزْوَاجَكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكْنَ.

٥. وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ.

٦ ولا يؤيه لكل واحد منهما السدس

٧ يُوْصِيْكُمْ اللّٰهُ فِى اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِى رُفِعَ عَنْكُمُ الْاِسْمُ فَاِنْ كُنْ نِسَاءً فَوْقَ الثَّلَاثِ فَلَهُنَّ ثُلَاثًا مَّا تَرَكَ.

٨ فانكحوا ما طاب لكم من النساء مسمى وبت وربع.

۹ لَقَدْ جِئْتُمُونَا فِرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

۱۰. اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ.

۱۱ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْذُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخَرٰی.

مشق نمبر ۷۳

اردو سے عربی بناؤ

۱۔ اسمائے موصولہ کا بیان اس کتاب کے **پایسویں** سبق میں لکھا گیا ہے۔

۱۰ اِنْ: جب کہ

۲۔ قرآن کی دوسری سورت سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ پوتے گھنے کے بعد میں مدرسہ جوں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلة و لیلة سے پڑھا اور تیس قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین پوتے تہنی تم لے لو اور ایک پوتہ تہنی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ۸ میری ماں کو اور باقی ۷/۸ مجھے ملا۔

۷۔ لشمری سپاہی یہ ایک ۱۰۰۰ ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور ۱۰۰۰ اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنے میں ریل میں سوار ہوا اور پوتے گھنے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک پہنچ کر گھنے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لیے ۱۰۰ روپے آئے اور ۱۰۰ روپے ایک مال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کیے اور پتلی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے)۔

۱۵۔ ہم نے ہتھیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

- تاریخ بتلانے کے لیے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے

الف آیاتِ الأسبوع (ہفتے کے دن):

| | | |
|------------------------------------|-----------|--------|
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) الْجُمُعَةِ | جمعہ | جمعہ |
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) السَّبْتِ | شنبہ | سنیچر |
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) الْأَحَدِ | یک شنبہ | اتوار |
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) الْاِثْنَيْنِ | دوشنبہ | پیر |
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) الثَّلَاثَاءِ | سہ شنبہ | منگل |
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) الْأَرْبَعَاءِ | چہار شنبہ | بدھ |
| یَوْمُ (یا نَہَارُ) الْخَمِيسِ | پنج شنبہ | جمعرات |

تنبہ: اکثر یوم کا غلط بولا جاتا ہے نہار م بولتے ہیں، ابھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں الثَّلَاثَاءِ وغیرہ۔

ب شهور السنۃ الإسلامیۃ أو القمریۃ:

| | | |
|-----------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱. الْمُحَرَّمُ | ۲. الصَّفَرُ یا صَفْرُ | ۳. رَبِيعُ الْأَوَّلِ |
| ۴. رَبِيعُ الثَّانِي | ۵. جُمَادَى الْأُولَى | ۶. جُمَادَى الْآخِرَى |
| ۷. رَجَبُ | ۸. شَعْبَانُ | ۹. رَمَضَانُ |
| ۱۰. شَوَّالُ یا الشَّوَّالُ | ۱۱. ذُو الْقَعْدَةِ | ۱۲. ذُو الْحِجَّةِ |

تنبیہ ۲ جتنے ناموں پر ال لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں باقی غیر منصرف۔ (ایکھوسبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بوئے جاتے ہیں۔
 الْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ، صَفَرُ الْخَيْرِ، رَجَبُ الْفَرْدِ، يَا الْمَرْجَبُ (رَجَبُ
 الْحَرَامِ بھی کہتے ہیں) شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ، رَمَضَانُ الْمُكْرَمِ، ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ،
 ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ۔

تنبیہ ۳ محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو السَّنةُ الْهَجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا السَّنةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں، لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبیہ ۴ یاد رکھو کہ سال کو عام (جاء عاماً) اور حجة (جاء حجاً) اور حوْل (جاء حوْلاً، احوال) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶ جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جب کہ جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

شهور السَّنةِ الْعِيسَوِيَّةِ أَوْ الشَّمْسِيَّةِ.

اہل مصر اس طرح بولتے ہیں:

| | | | |
|-----------|---------------|-------------|---------------|
| يَنَاثُرُ | جنوری (۳۱ دن) | فَبْرَايُرُ | فروری (۲۸ دن) |
| مَارْسُ | مارچ (۳۱ دن) | أَبْرِيلُ | اپریل (۳۰ دن) |
| مَآيُو | مئی (۳۱ دن) | يُونْيُو | جون (۳۰ دن) |

| | | | |
|------------------------|----------------|--------------|----------------|
| يُولَيُوْ يَ لُولَيُوْ | جولائی (۳۱ دن) | أَغْطُسُ | اگست (۳۱ دن) |
| سَئْتَمْبَرُ | ستمبر (۳۰ دن) | أَكْتُوْبَرُ | اکتوبر (۳۱ دن) |
| نَوْفَمْبَرُ | نومبر (۳۰ دن) | دَسْمَبَرُ | دسمبر (۳۱ دن) |

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:

| | | | |
|---------------------|--------|----------------------|--------|
| كَانُوْنُ الثَّانِي | جنوری | شَبَاطُ | فروری |
| اَذَارُ | مارچ | نَيْسَانُ | اپریل |
| أَيَّارُ | مئی | حَزِيْرَانُ | جون |
| تَمُوْزُ | جولائی | أَبُ | اگست |
| أَيْلُولُ | ستمبر | تَشْرِينُ الْأَوَّلُ | اکتوبر |
| تَشْرِينُ الثَّانِي | نومبر | كَانُوْنُ الْأَوَّلُ | دسمبر |

تنبیہ: مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر، اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

ساں عیسوی کو السَّنةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور السَّنةُ الْمِيلَادِيَّةُ بھی یعنی حضرت عیسیٰ ﷺ کی پیدائش کا سال۔

سنہ قبل المسیح (B.C.) کی طرف (ق م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (A.D.) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لیے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلان ہو تو عدد و صفی کا استعمال اس طرح کرو:

۱۔ یا تو اسے لفظ شہر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثامنُ شہُرِ رمضان (ماہ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثامنُ رمضان۔

۲۔ یا تو اس پر الِ گارفہ یوم یا تاریخ کی صفت بناؤ: الیوم/التاریخ الثامن من شہُرِ رمضان یا من رمضان۔

سال کے لیے لفظ سنۃ کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: اَوَّلُ ینائرِ سنۃ ۱۹۴۴ (سنۃ اَلْف و تسعمائۃ و اربع و اربعین)۔

جب کہن ہو ”فلاں تاریخ کو“ تو ابتدا میں فِی لگا دو یا عدد و صفی کو حالت نصبی میں پڑھو۔ بدأت الحربُ الکُبْرٰی الأولى فی الیوم التاریخ الرابع من اَغسُطس یا رابع اَغسُطس سنۃ ۱۹۱۴۔ (پہلی جنگ عظیم ۴ اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانیۃ فی اواخر شہُرِ سبتمبر ۱۹۳۹۔

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں، اس طرح: وُلِدَ رشیّد بعد العصر قُبیل المغرب یوم الجمعة الخامس عشر من شهر ینائر سنۃ ۱۹۱۶۔ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوَفِّی سعیدٌ صباح العُشرین من شهر مارس سنۃ ۱۹۲۵۔ (سعید نے ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ۶ وفات یافتہ کو المَوتُوفی کہا جاتا ہے، المَوتُوفی غلط ہے۔

۳۔ محققین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نچ تھا۔ مثلاً:

۱۔ وُلِدَ الحُسینُ بنُ عَلِیٍّ ۱۰ لخمسِ خلون من شهر شعبان سنۃ اربع۔ اس کے لفظی معنی ہوں گے: ”پیدا ہوئے حسین بن علی رضی اللہ عنہ جب کہ پانچ

(راتیں) گزر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے۔ "مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خمس سے مراد خمس لیل ہے۔ اسی لیے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خلون ماضی جمع مؤنث ہے خلا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خلت بولتے ہیں کیوں کہ لیل جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

۲۔ قتل عثمان يوم الجمعة لثمانی عشرة خلت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين. (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے بہ روز جمعہ ۵ ذی الحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد (یعنی اٹھارویں تاریخ کو)۔

۳۔ مات أبو بكر الصديق يوم الثلاثاء لثمان بقين من جمادى الآخرة سنة ثلاث عشرة. (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بہ روز سہ شنبہ جب کہ جمادی الآخرة ۱۳ھ سے ۴۸ راتیں باقی رہی تھیں (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

۴۔ مد الفاظ نمبر ۴۴

| | |
|--|--|
| اتَّكَلْ (۷۔ دراصل او تكل) بھروسہ کرنا | سَلَكَ (ن) پرونا، کوئی مسلک اختیار کر لینا |
| أَذَى (۲) ادا کرنا | طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا |
| انْقَضَى (۶۔ ی) ختم ہو جانا | ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا، غیب پانا |
| انْهَدَمَ (۶) ڈھسا یا جانا، گر جانا | عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا |
| هاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا | عَامُ الْفِيلِ ہاتھی والا سال۔ یعنی وہ سال جب کہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ = |

| | |
|---|---|
| ربیع موسم بہار | = ڈھانے کے لیے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی۔ |
| اِنْسَةُ پاکیزہ دل والی، جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیانی نہ کی ہو۔ جیسے انگریزی میں "مس" | غَامِرُ آباد |
| اِنْشِرَاحُ (۶، مصدر ہے) دل کا کھل جانا، عقد رُہ گانا، کاج خوش ہونا | |
| اُھْبَةُ تیاری سفر کی | عُلْبَا (مؤنث ہے اعلیٰ کا) بہت بلند |
| بَهْجَةُ رونق، خوش نمئی | غُرَّةُ الشَّہْرِ مہینے کا پہلا دن |
| تَشْرِيفُ (مصدر ہے شرف کا) عزت افزائی کرنا | غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر چیز کا ابتدائی حصہ |
| جُنَيْنَةُ چھوٹا سا باغ | فَارُوْقُ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں |
| حَفْلَةٌ (جد حفلات) مجلس، جلسہ | قَرِيبُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا، جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔ |
| خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی | کَرِيْمَةُ عزت والی، محاورے میں "صاحبزادی" کی جگہ بولا جاتا ہے۔ |
| رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ | اَلْمَجْرُؤُ ملک ہنگری |
| زَوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی | مُجَوِّسٌ آتش پرست |
| سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام | مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا |
| سَلَخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن | مُورَخٌ تاریخ لکھا ہوا |
| سَلَخٌ چھلکا، کھال، کھچلی | |

مشق نمبر ۴

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو۔

۱. وَلَدَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ () بِمَكَّةَ عَامَ الْفِيلِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ رَجَبِ الْأَوَّلِ الْمَطَاقِ التَّاسِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ أَغْطُسَ سَنَةِ ۵۷۰ م (سَبْعِينَ وَخَمْسَ مِائَةٍ) وَأَضْطَفَاهُ اللَّهُ لِلنَّبُوَّةِ وَتَبْلِيغِ رِسَالَتِهِ إِلَى النَّاسِ لَمَّا بَلَغَ () أَرْبَعِينَ، فِدَعَا قَوْمَهُ إِلَى دِينِ اللَّهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، لَكِنْ مَا مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ، بَلْ أَذَوْهُ وَأَرَادُوا قَتْلَهُ فَهَاجَرَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى الْمَدِينَةِ وَوَصَلَ إِلَيْهَا لِسِتِّ عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ يُولُيُو سَنَةِ ۶۲۱ م (إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ) وَمِنْ هُنَا بَدَأَتِ السَّنَةُ الْهَجْرِيَّةُ، فَتَنَصَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمَدِينَةِ، فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ بِأَصُولِهَا مِنْ جَمِيعِ الْعَرَبِ، وَسَلَكَهُمْ فِي دِينٍ وَاحِدٍ دِينَ الْإِسْلَامِ وَجَعَلَ كَلِمَةَ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فِي مُدَّةِ عَشْرِ سِنِينَ، ثُمَّ تَوَفَّى قَرِيرَ الْعَيْنِ بِيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ ۱۱ هـ (إِحْدَى عَشْرَةَ مِنَ الْهَجْرَةِ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.

۲. أَعْدَدْتُ أَهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ فِي غُرَّةِ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ سَنَةِ ۱۳۶۱ هـ (إِحْدَى وَسِتِّينَ وَثَلَاثَمِئَةً وَأَلْفَ مِنَ الْهَجْرَةِ) وَوَصَلْتُ إِلَى مَكَّةَ الْمَعْظَمَةِ فِي مُنْسَلَخِ ذَلِكَ الشَّهْرِ وَأَدَيْتُ الْحَجَّ تَاسِعَ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ وَمَكَّثْتُ هُنَاكَ قَلِيلًا ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَزِيَارَةِ الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَقَبْرِهِ () أَوَّلَ الْمَحْرَمِ الْحَرَامِ سَنَةِ ۱۳۶۲ هـ (سَنَةِ اِثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَلَاثَمِئَةً بَعْدَ الْأَلْفِ).

۳ وصلنا كتابكم العزيز المؤرخ يوم الاثنين الثالث عشر من المحرم الحرام سنة ۱۳۶۳هـ الموافق ۱۰/ يناير سنة ۱۹۴۴م وهو جوات لرسالتنا إليكم المؤرخة يوم الثلاثاء سلخ ذي الحجة الحرام سنة ۱۳۶۲هـ.

۴ عمرو بن العاص المتوفى سنة ۴۳ للهجرة هو الذي فتح مصر في السنة العشرين في خلافة عمر الفاروق .

۵ ولد الحسن بن علي في النصف من رمضان سنة ثلاث من الهجرة، وهو أصح ما قيل في ولادته.

۶ الخليفة الثاني عمر بن الخطاب هو أول خليفة دعي بأمر المؤمنين، ظهر الإسلام يوم إسلامه ولذلك لقب بالفاروق، كان عالما فقيها تقيًا لم يبلغ أحد في العدل والعقل وتدير الممالك وحسن السياسة إلى درجته، قال ابن مسعود : أحسب عمر قد ذهب بتسعة أعشار العلم، ملأ العالم بالأمن والعدل، طعنه أبو لؤلؤة المجوسي بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ومات أول المحرم سنة ۲۴ ودفن بجانب قبر النبي .

۷ توفي أبي () بمكة المكرمة في التاريخ الثاني عشر من ذي الحجة الحرام بعد الحج سنة ۱۳۰۸هـ (سنة ثمان وثلاثمئة بعد الألف) حين كنت أنا ابن عشر سنين تقريبًا.

۸ ابني الأكبر محمد ولد صباح الجمعة التاسع رمضان المطابق رابع عشر أغسطس ۱۹۱۳م.

۹۔ **یبتدئ فصل الربیع من اَحد وعشرین اذار (مارس) والصفیف من ۲۱ /**
حزیران (یونیو) والحریف من ۲۱ / ایلؤل (سبتمبر) والشتاء من ۲۱ /
كانون الأول (دسمبر)۔

۱۰۔ **أخبرتنا الجرائد من لندن أن في الحرب العالمية منذ سبتمبر ۱۹۳۹م الى سبتمبر ۱۹۴۴م قد انهدمت البيوت بالقنابل فوق أربعة مليون (۴۰,۰۰۰,۰۰۰) في إنكلترا وحدها، أما في روسيا وبلجيكا وفرنسا وإيطاليا وبولندا ويونان والمجر وألمانيا وما عداها من ممالك أوروبا الراقية فلا عد ولا حد. وقس على هذا أيها التلميذ النبيه هلاك مئات ألف نفوس المحاربين وغير المحاربين، فتعوذ بالله من غضب الله.**

۱۱۔ **صُورَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزَّوْاجِ:**

الحمد لله على نعمه، وبعد الاتكال عليه سبحانه عز منّا على عقد زواج ولدنا رشيد مع الانسة جميلة كريمة الخواجا عبد الله الدهلوي في جنيّة الحفلات بشارع محمد علي يوم الجمعة الواقع في الرابع عشر من شهر ربيع الأول سنة ۱۳۶۳ھ بعد العصر فنرجو تشریفکم لنا وللاحتفال بوجودکم. لا زلتم مظهر الشُّرُور وبهجة الأفراح.

الدّاعي مُخلصُکم

فلان

مشق نمبر ۵۷

اردو سے عربی بناؤ

۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ / محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے امید ہے کہ آپ کو مل

گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مورخہ یک شنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر تبصیر الرحمن کے مصنف حضرت مخدوم علی فقیہ مہارکی ہیں، جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاخری ۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کر لیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵ جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا، پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں ان شاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفل نکاح بتاریخ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۶۵ ہجری، بیک محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کر دیں گے۔

والسلام

آپ کا مخلص
خلیل

أَجِبِ الْأَسْئَلَةَ الْآتِيَةَ بِالْعَرَبِيَّةِ.

۱. متى وُلِدَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ومتى تُوفِّي؟

۲. متى تُوفِّي أمير المؤمنين عمرؓ ومن جرحه وأين دُفِن؟

۳. هل تعلم تاريخ وفاة سيدنا أبي بكر الصديق ؟
 ۴. من أي تاريخ بدأت السنة الهجرية؟
 ۵. بين أسماء الشهور الشمسية عند أهل الشام وأهل مصر؟
 ۶. متى يتدئ الربيع في مصر؟
 ۷. هل تعلم كم من البيوت اهدمت في إنكلترا في الحرب العالمية الماضية؟

مکتوب من اب الى اس لذي بونحة
 على نقصان درجات السلوك

ولدي العزيز!

سلامٌ عليك ورحمة الله وبركاته.

قد جاءني من قبل^۱ رئيس المدرسة شهادة^۲ ثلاثة الأشهر الماضية، مستملة على ما تستحقه من الدرجات في تلك المدة. فرأيت أن درجات شغلك حيدة مرضية، ولكن درجات سلوكك قليلة رديئة؛ لأنها ثلاث من عشر فقط. ومن البديهي^۳ أن هذا أمرٌ هيهات^۴ أن يقع عندي موقع الاستحسان؛ فإن العلوم التي تتلقاها وإن كانت ضرورية، ليست بشيء في جانب (تتبدل) التهذيب وإنني بعد الاختبار^۵ الطويل والتجربة المديدة وقفت على أن لا فائدة في التعليم ما لم يقترن^۶ بالتهذيب؛ لأن

۱. درجة سے مراد بیان نمبر اور رتبہ ہے۔ ۲. سلوک چین، چال چین۔ ۳. طرف سے۔

۴. دورانی، رپورٹ۔ ۵. بدیہی: ظاہر، کھلی بات۔ ۶. بعد ہے، ناممکن ہے۔

۷. آزمائش۔ ۸. اقترن: قرین اور متصل ہونا۔ ۹. شاملی، درست کرنا۔

الإنسان لا يُعَدُّ إنساناً، فَضْلاً^۱ عَنْ أَنْ يُعَدَّ مُسْلِماً إِلَّا إِذَا حُسِنَتْ أَخْلَاقُهُ
وَكَمُلَتْ صِفَاتُهُ، وَيَا لِلْأَسَفِ! إِنَّ تَهْذِيبَ الْأَخْلَاقِ فِي عَصْرِنَا هَذَا قَدْ
أَصْبَحَ مَنْكُوتاً^۲ عَنْهُ فِي أَكْثَرِ الْمَدَارِسِ. وَلِذَا^۳ يَا بَنِيَّ! لَمْ أُرْسَلْكَ إِلَّا إِلَى
الْمَدْرَسَةِ الَّتِي طَارَ صَيْتُهَا^۴ فِي حُسْنِ التَّعْلِيمِ وَالْإِعْتِنَاءِ بِالْأَدَابِ
وَالْتَهْذِيبِ، لِتُصَلِّحَ نَفْسَكَ وَتَهْذِبَ أَخْلَاقَكَ، فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تُرَضِّيَنِي
وَتُزِيلَ آثَارَ سُخْطِي فَاجْتَهِدْ حَتَّى تَنَالَ دَائِماً أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي السَّلُوكِ؛ فَإِنَّ
هَذَا يُهَمِّنِي^۵ أَكْثَرَ مِنَ الْعُلُومِ.

والسلام

والدك عُيِّدَ اللَّهُ

۱۔ اس سے بڑھ کر یعنی چرچائے کہ۔ ۲۔ نہایت افسوس ہے۔

۳۔ سنکت ۱۔ خاموش ہونا، اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔

۴۔ اسی لیے۔ ۵۔ آوازہ۔ ۶۔ توجہ دینا۔ ۷۔ اہم سمجھنا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ

گھنٹے کی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو "کتنے بجے ہیں؟" تو پہلے جائے گا: "کم الساعۃ؟" (الساعۃ کم؟) بھی بولتے ہیں) جواب میں الساعۃ کو مبتداء اور مدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

احقری من فصلت کم الساعۃ الان

| | | | |
|---|---|--|---|
| السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ (ایک بج کر دس منٹ) |  | السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمَامًا (سب سے پہلے) |  |
| السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَنُصْفَ (ایک بج کر نصف) |  | السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبْعٌ (سوا بجایے) |  |
| السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَتُلُثُ يََا السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعِشْرَتَيْنِ دَقِيقَةً (ایک بج کر تین یا ایک بج کر بیس منٹ) |  | السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَتِلَاثَةُ أَرْبَاعٍ يََا السَّاعَةُ اثْنَانِ الْأَرْبَعَا (ایک بج کر چار یا دو بج کر چار منٹ) |  |

تنبیہ ۱ سَاعَةُ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی سَاعَة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ سَاعَة (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لیے بھی یہ لفظ آیا ہے: **اَفْرَبُ السَّاعَةِ**۔ منٹ کو دقیقة (جد دقائق) اور سیکنڈ کو ثانیة (جو ثوان یا الثوانی) کہا جاتا ہے۔ گھڑی کی سوئی کو عقربُ السَّاعَةِ یا ابرةُ السَّاعَةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائے گا، تو جواب مختلف طور سے دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے: متی ذہبت یا تذهبُ إلى المدرسة؟ تو جواب ہوگا: ذہبتُ یا اذهبُ إلى المدرسة ساعة عشر ونصف یا الساعة العاشرة والنصف یا فی الساعة العاشرة والنصف۔ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور یہ بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نهاراً (میں نے دن میں روزہ رکھا) أَفْطَرْتُ لَيْلاً (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح حنٹ صبحاً، مساءً، ضحی، ظہراً، عشاءً وغیرہ۔

لیل، نهار، صباح اور مساءً پر فی لگا کر بھی بولا جاتا ہے: فی اللیل والنَّهار ظہر، عصر، عشاء اور ضحی پر لفظ وقت یا عند اکثر لگایا جاتا ہے: جاءنی أَخُوكَ وَقْتَ الظَّهْرِ یا عِنْدَ الظَّهْرِ۔

گذشتہ کل کو اُمس (کبھی بالأمس) اور پرسوں کو أوَّل اُمس یا قَبْل اُمس کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غداً اور پرسوں کو بعد غدِ کہا جاتا ہے: اَتَيْتُكَ اُمسَ وَاوَّلَ

امس وساتیک غذا وبعد غد ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ ۲ لفظ اَمْس سہ پہر یعنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۱۔ بعض اوقات یوم اور لیلة پر لفظ ذات بڑھا دیا جاتا ہے لَقِیْتُ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَیْلَةٍ اَبَاکَ فِی الْمَسْجِدِ۔ (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)، ذات صباح اور ذات مساء بھی مستعمل ہے۔

۲۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو تَرِیْب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے، اس کا کچھ بیان سبق (۶۳) میں تم پڑھ چکے ہو۔ تفصیل سبق (۶۲) میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو ”تیری عمر کیا ہے؟“ تو کہا جائے گا: کَمَ سَنَةٍ عُمْرُکَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اَبْنُ کَمَ سَنَةٍ اَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا: عُمْرِیْ خَمْسَ عَشْرَةِ سَنَةٍ یا اَنَا اَبْنُ خَمْسَ عَشْرَةِ سَنَةٍ۔ کبھی لفظ سَنَةٍ حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: هُوَ اَبْنُ عَشْرَیْنِ (وہ بیس سال کا ہے) ہی بنتُ خَمْسَیْنِ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵

| | |
|---|---------------------------------|
| اَجْمَل (۱) اچھا کام کرنا | حَفَظَ (س۔ مصدر) حفاظت، نگہبانی |
| الْأَشَدُّ قُوَّةً، سن بونگ یعنی اٹھارہ اور تیس | دَوَاحٍ شَامٍ |
| سال کے درمیان | |

| | |
|--|---|
| اَقْضَ (۱-ی) بہانا، جاری رکھنا | سَوَّی (۲-ی) برابر کرنا، درست کرنا، بنانا، کرنا، (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے) |
| تَعَشَّى (۳-ی) رات کا کھانا کھانا | صَغَرَ پھٹپھٹنا، بچپن |
| تَغَدَّى (۴-و) صبح کا کھانا کھانا | عَاشَ (ض، ی) زندہ رہنا |
| تَمَدَّى (تمدد کو بھی تمدی بناتے ہیں) دراز ہونا، لیٹ جانا | غَدَوْ صبح |
| تَمَشَّى (۵-ی) ٹہلنا، چلنا | كَثَّلَا ہرگز نہیں، خبردار |
| جَمَعَا اکٹھا | كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا، بنانا |
| حَقَّقَ (۲) ثابت کرنا، تحقیق کرنا، کہنے کے مطابق کر دیکھنا | مَخْطَئَةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈا |
| مَطَارٌ ہوائی جہازوں کا اڈا | |

مشق نمبر ۷۶

| | |
|---------------------------------------|--|
| ۱. هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ يَا سَعِيدُ؟ | نَعَمْ يَا سَيِّدِي عِنْدِي سَاعَةٌ. |
| ۲. الآن كم الساعة؟ | الساعة عندی خمس وعشر دقائق. |
| ۳. في أي ساعة خرجت من البيت؟ | خرجت الساعة الخامسة إلا ربعاً. |
| ۴. كيف تعرف الساعة والدقيقة؟ | أعرف الساعة بالعقرب الصغيرة والدقيقة بالكبيرة. |

| | |
|---|--|
| ۵. طَیِّب! وهل في ساعتك إبرة نعم، يا سَيِّدِي! فيها إبرة الثواني. الثواني؟ | |
| ۶. هل تعلم كم ثانية تساوي دقيقة؟ | ستون ثانية تساوي دقيقة. |
| ۷. وَكَمْ دَقِيقَةٌ تُسَوِّي سَاعَةً؟ | ستون دقيقة تُسَوِّي ساعة. |
| ۸. كم من السَّاعَاتِ تُكُونُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ؟ | أربع وعشرون ساعة تُكُونُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ. |
| ۹. هل يُسَوِّي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ دَائِمًا؟ | كَلَّا! ليس كذلك بل يكون النَّهَارُ أطول في الصيف واللَّيْلُ أطول في الشتاء. |
| ۱۰. أَحْسَنْتَ! شَفْ ^۱ كم الساعة الان يا بُنَيَّ؟ ^۲ | يا سَيِّدِي! الان الساعة خمس وعشرون دقيقة. |
| ۱۱. أَحْسَنْتَ! وهل تَتَذَكَّرُ كم سنة عمرِكَ؟ | نعم! عمري اليوم أربع عشرة سنة وسنة أشهر وبضعة أيام. |
| ۱۲. هل بلغ أخوك الكبير أَشَدَّهُ؟ | نعم! هو (ما شاء الله) في السنة العشرين اليوم. |
| ۱۳. وكم سنة عمر أختك الصَّغْرَى؟ | يا سَيِّدِي! في الشهر الآتي هي تبلغ التسع من السنين. |
| ۱۴. وهل بلغتْ كَرِيمَةُ عَمِّكَ أَحْسَنَ ^۳ بأشأ عشر سنوات؟ | أظن أنها لم تبلغ عشرًا، بل هي في السنة التاسعة إلى الان. |

| | |
|--|--|
| ۱۵. أَحْسَنْتَ وَأَجْمَلْتَ! بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ. | وَأَنْتَ يَا أَسْتَاذِي الشَّفِيقُ! أَدَامَ اللَّهُ فُيُوزُكَ. |
| ۱۶. يَا سَعِيدُ! إِنِّي سُرَرْتُ بِفَهْمِكَ فِي صَفْرِكَ، وَأَرْجُو أَنَّكَ إِذَا بَلَغْتَ أَشَدَّكَ سَتَكُونُ شَاهِبًا نَافِعًا لِلْقَوْمِ. | أَمِينَ! حَقَّقَ اللَّهُ رَجَاءَكَ وَجَعَلَنِي خَادِمًا لِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ. |

مشق نمبر ۱۔

۱. رَكْبُنَا طَائِرَةٌ مِنْ مَطَارٍ بِمَبَانِي **عَسَا حَا** بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْفَجْرَ وَأَكَلْنَا
الْفُطُورَ وَشَرَبْنَا الشَّايَ، وَطَارَتِ الطَّيَارَةُ **سَاعِدَ سَعٍ** وَ**عَسِرَ دَقَاقُ** وَمَا
بَرَحْتُ تَطِيرُ حَتَّى بَلَغْتَ مَحْطَةَ الطَّيَارَاتِ فِي دَهْلِي **سَاعِدَ أَسِي عَسِرَهُ**
سَامَا، فَزَلْنَا مِنَ الطَّيَارَةِ وَأَذَيْنَا الْأُمُورَ الْإِلَازِمَةَ فِي **سَاعِدَ وَاحِدَهُ** وَرَبَعَ.
ثُمَّ تَغْدِينَا وَتَمْدِينَا قَلِيلًا لِلِاسْتِرَاحَةِ، ثُمَّ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمْعًا ثُمَّ
رَجَعْنَا مِنْ دَهْلِي فِي نَفْسِ تِلْكَ الطَّيَارَةِ (اِسْتَصِيرَ مِيلَ) **سَاعِدَ ثَلَاثَ**
وَبَصَفَ، فَوَصَلْنَا إِلَى مَنْزِلِنَا **سَاعِدَ ثَمَانٍ وَبَصَفَ**، فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ جَمْعًا وَأَكَلْنَا الْعِشَاءَ (وَتَعَشَّيْنَا) وَتَمَشَّيْنَا قَلِيلًا ثُمَّ عُدْنَا إِلَى
حَجَرَةِ النَّوْمِ، فَسُبْحَانُ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا الْبَحْرَ وَالْبَرْقَ وَالرَّيَّاحَ وَيُقَيِّضُ
عَلَيْنَا مِنْ نِعْمَانِهِ دَائِمًا **بِالْعَدْوِ وَالرَّوْحِ**.

۲. يَكُونُ طُلُوعُ الشَّمْسِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ سِبْتَمْبَرِ **السَّاعَةِ**

بعد اس کے کہ ہم نے فجر نماز پڑھ لی تین فجر نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد۔ اس بیت
میں ما مصدریہ ہے، جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۵۰-۵۱)

۵ و ۵۰ دقیقہ (الساعة الخامسة وخمسين دقيقة) والغروب الساعة ۶ و ۵۶ دقيقة.

۳ طلعت الشمس اليوم ساعة ست ونصف، وغربت ساعة سبع وانس وأربعين دقيقة.

۴ كان عني شاب لم يبلغ من العمر أكثر من سبع عشرة سنة.

۵. عُمُرُ أخي الأكبر خمس وعشرون سنة وأحد عشر شهراً ويبلغ في اواسط رمضان الآتي ستاً وعشرين إن شاء الله تعالى.

۶ هذا الغلام ابن عشر سنين وتلك أخته الكبيرة ست خمس وعشرين.

۷ ماتت جدته () في أواخر السنة الماضية، ولها من العمر مائة سنة ونيف.

۸ عاش جدي قرناً كاملاً وتوفي () في السنة الماضية في رجب وله من العمر مائة وعشرون سنة.

۹ قدم القائد الأعظم محمد علي جناح إلى دهلي أول أمس ليشتمل المجلس الشورى فاستقبله المسلمون استقبالا عظيماً.

۱۰. سنسافر من بمبائي غدا أو بعد غد إن شاء الله تعالى.

مشق نمبر ۷۸

اردو سے عربی بناؤ

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| ۱۔ آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟ | مدرسہ جاتا ہوں۔ |
| ۲۔ کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟ | جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔ |

| | |
|---|--|
| ۳۔ اس وقت کے بچے ہیں؟ | میری گھڑی میں اس وقت سولہ بجے ہیں۔ |
| ۴۔ مدرسہ کتنے بجے کھلتا ہے؟ | بھائی! مدرسہ سہ ماہ بجے کھلتا ہے۔ |
| ۵۔ اور کب بند ہوتا ہے؟ | مدرسہ بارہ بجے چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔ |
| ۶۔ تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟ | میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔ |
| ۷۔ تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟ | جی ہاں! ایک گھنٹہ سائنہ منٹ کا ہوتا ہے۔ |
| ۸۔ گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟ | بڑی سنی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔ |
| ۹۔ شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟ | ہم شام کا کھانا مغرب بعد تھہ بجے کھاتے ہیں۔ |
| ۱۰۔ اور سوتے کب ہو؟ | میں عشا کے بعد سہ ماہ بجے سوتا ہوں۔ |
| ۱۱۔ تمہارے والد پر س کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟ | وہ حیدر آباد گئے ہیں اور کل یا پرس واپس آجائیں گے ان شاء اللہ۔ |
| ۱۲۔ تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟ | جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔ |
| ۱۳۔ اور تمہارا چھوٹا بھائی س کا ہے؟ | وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔ |
| ۱۴۔ شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔ | اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے! اب میں اجازت چاہتا ہوں۔ |
| ۱۵۔ اچھا! امان خدا میں۔ | آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔ |

مکتوب من انن الى آبيه في الاستغفار

وَالِدِي السَّيِّدَ الْمُحْتَرَمَ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

وبعد اداء ما فرض علي من الخضوع والاحترام، أَعْرَضُ يَا مَوْلَايَ أَنَّهُ قَدْ
أَتَانِي كِتَابُكَ الْعَزِيزُ الْمُؤَرَّخُ بِيَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ الرَّابِعِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ
الْمَعْظَمِ ١٣٦٤ هـ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ، وَحَالَمًا^١ فَضَضْتُهُ اسْتَرْوَحْتُ^٢ مِنْ طِيَّهِ^٣
رِيحِ الْعِتَابِ فَشَرَعْتُ فِي قِرَائَتِهِ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ، وَإِذَا بَوْمِيضَ^٤
السُّخْطِ يَلْمَعُ مِنْ خِلَالِ^٥ عِبَارَاتِهِ فَرَاعَنِي^٦ هَوْلُ ذَاكَ الْمَوْقِفِ الرَّهِيبِ
وَسَالَتْ مَدَامَعِي^٧ نَدْمًا، لَا لِكُونِي أَهْمَلْتُ^٨ بَعْضَ الْوَاجِبَاتِ بَلْ لِأَنِّي
أَسْخَطْتُ^٩ وَالِدِي الْحَنُونَ^{١٠}، فَلَمَّا أَقْبَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَلُوْمَهَا لِمَا أَلْبَسْتَنِيهِ^{١١}
لَدَيْكَ مِنْ رَدَاءٍ^{١٢} الْخَجَلِ وَلَكِنْ أُمَلِّي يَا سَيِّدِي مِنْكَ أَنَّكَ تَغْفِرُ لِي هَذِهِ
الْهَفْوَةَ، لَمَّا تَرَانِي مِنْ شِدَّةِ النَّدَامَةِ عَلَيْهِ. وَهَآ أَنَا إِذَا طَالَتْ دُعَاؤُكَ الصَّالِحَ.
وَلِلَّهِ^{١٣} عَلَيَّ عَهْدٌ^{١٤} أَنَّكَ لَا تَرَى مِنِّي بَعْدَهَا إِلَّا مَا يَسُرُّكَ بِمَنِّهِ وَكَرَمِهِ.

وَلِذَلِكَ الْخَادِمُ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ

١۔ غدر خواہی۔ ٢۔ کسری۔ ٣۔ حالما جو بھی۔ ٤۔ استروح سوختہ۔ ٥۔ طہ۔

٦۔ ادا اس جہد و محاجات سے ہے جن کا کہیں۔ ٧۔ وميض شرعہ، چمک۔ ٨۔ نہ دے۔ ٩۔ درمیان، در۔

١٠۔ راع (یوؤع) بہت سے دانہ۔ ١١۔ موقف: مقام، رھیب: خوفناک۔

١٢۔ مدامع: جمع ہے مذموع کی جتنی سوکے پتے۔ ١٣۔ أسخط: غصہ دلایا۔

١٤۔ حنوں، مہربان، بڑھت کرنے والا۔ ١٥۔ ضمیر راجع ہے مامو صولہ کی طرف جو ”لما“ میں ہے۔

١٦۔ لدی نزدیک، لدنیک تیرے پاس۔ ١٧۔ رداء چار۔ ١٨۔ ہا انا ادا ”یہ میں ہوں“ کی صورت ہے۔

١٩۔ اللہ کے لیے مجھ پر عہد ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

الحروف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنی بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں الٹ پٹ کر دیتا ہے، پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں، اس لیے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں **حروف المعانی** کہلاتے ہیں اور حروف الہیاء (ا، ب، ت، وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں **حروف لمبانی** (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسی سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انہیں **حروف مد** کہتے ہیں، اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں **حروف غیر عامہ** کہتے ہیں۔

۵۔ حروف عامہ کے اقسام حسب ذیل ہیں:

الف حرف اجز یا حرف اجزہ (زیر دینے والے حروف):

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جردیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

بَاوِ تَاوْ كَافٍ وَّ لَامٍ وَّ وَاوٍ وَّ مُنْذٍ وَّ مُذَوِّ حَلَا

رُبِّ، حَاشَا، مَنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلَيَّ، حَتَّى، إِلَى

۔۔ (ے، میں، پر، سبب، ساتھ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لیے آتا ہے: کتبنا

بِالْقَلَمِ، طَبَعَ الْكِتَابَ بِمَضْرُوءٍ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، فَاٰخِذْهُمْ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ،

بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)۔

ب زائد بھی ہوتا ہے: **السَّالِسُ لِلَّهِ كَافٌ عِنْدَهُ**۔

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لیے بھی آتا ہے: ذهب حامد بکتابی

(حامد میری کتاب بے گیا) ذهب کے معنی ہیں ”گیا“ اس کے بعد ب لگانے

سے ”لے جانے“ کے معنی پیدا ہو گئے۔

۲۔ قسم کے لیے آتا ہے جو لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے: **سَالِلٌ لِّدَارِكَ**

اللّٰهُ عَلَيْنَا۔

۳۔ تشبیہ کے لیے: **الْعِلْمُ كَالنَّوْرِ** (علم روشنی کی مانند ہے)۔

۴۔ لیل (۱) (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): **لِلّٰهِ، وَحَنُفٌ وَحَنِي**

لِلدِّي فِطْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، **فَقَوْمُوا الْقُدُومَ الْأُسْتَاذَ، قُلْتُ لِرَبِّدِ،**

هَذَا الْكِتَابَ لِخَالِدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: **لَهُ، لَكُمْ،**

۵۔ و قسم کے لیے: **وَاللّٰهِ، وَرَبِّ الْكُعْبَةِ، وَالشَّمْسِ، وَالْقَمَرِ،**

۱۔ تو اللہ نے اسے قسم کے سبب نہیں گرفتار فرمایا۔ **يَا سِدِّيقُ** اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟ (زمر ۳۶)

۲۔ اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔ (یوسف: ۹۱)

۳۔ قسم کے لیے بھی آتا ہے **لَهُ** (قسم تیری) کبھی مفتوح ہوتا ہے **لِعَفْوِكَ** (قسم تیری زندگی) یہاں ہم

کبھی واو رُب کے معنی میں آتا ہے یعنی ”بہتیرے“ یا ”بعض“، اس کو واو رُب کہتے ہیں:

وَبَلَدَةٌ لَيْسَ بِهَا أَنْبِئٌ
إِلَّا الْيَعْفِرُ وَإِلَّا الْعِيسُ
تنبیہ: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

۶۔ رُب (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُب رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ۔ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔
کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبْ إِشَارَةٌ أَبْلَغُ مِنَ الْعِبَارَةِ۔

۸، ۷۔ مُنْذُ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لیے آتے ہیں: مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

۹۔ مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب): سَرْتُ مِنْ بَمْبَانِي إِلَى كَلْكْتَةَ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوقِ مَا شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے)۔ فَسَكُمْ كَافِرٌ وَمَكُمْ مُؤْمِنٌ^۱ یعنی بعضکم کافرٌ وبعضکم مؤمنٌ۔ مِمَّا^۲ (= مِنْ مَا) حَطِيئَاتِهِمْ أَعْرِفُوا^۳ (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیے گئے)

مِنْ زَانِدٍ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَا لَنَا مِنْ شَفِيعٍ^۴ هَلْ لَكُمْ مِنْ نَصِيرٍ؟

۱۰۔ فِي (میں، بارے میں، بسبب): الْكِتَابُ فِي الدَّرَجِ^۵ تَكَلَّمَ زَيْدٌ فِي

^۱ لے تو: ۲۵۔

^۲ مِمَّا میں سے: ۲۶۔

^۳ دَرَج (درجہ) میر کا خانہ۔

^۴ ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔

أَخِيهِ. (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی) دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ فِي هَرَّةٍ.
(ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

۱۱۔ **عَنْ** (سے، طرف سے): خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ، أُعْطِيَتْهُ الدَّرَاهِمُ عَنْ زَيْدٍ، رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ۔

۱۲۔ **عَلَى** (پر، باوجود): اجلس على الكرسي، ° **إِنَّ رَنكَ لَدُوٍّ مَغْمَرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ** ° (بے شک تیرا رب لوگوں کے لیے صاحب مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

۱۳۔ **إِلَى** (تک، طرف): سافرت من الهند إلى مكة، تَوَجَّهْتُ إِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۴۔ **حَتَّى** (تک، یہاں تک کہ، تاکہ): ° **حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ** °، قدم الحاج ^۳ **حَتَّى الْمَشَاةِ** (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ ۲: دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اس وقت جارہ نہیں ہوگا، بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قَفَّ هَهُنَا حَتَّى أَصْلَى (یہاں ٹھہر تاکہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

۱۵، ۱۶، ۱۷۔ **حَاشَا، حَلَا، عَدَا** (ان تینوں کے معنی ہیں ”سوا“) یہ تینوں استثنا

(دیکھو سبق ۴۳-۸) کے لیے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ الْقَوْمُ حَلَا زَيْدٍ، حَاشَا زَيْدٍ، عَدَا زَيْدٍ (زید کے سوا سب لوگ گئے)۔

ب الحروف المشبهة بالفعل (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف):

إِنَّ، أَنْ، كَأَنَّ، لَكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ۔ یہ چھ حروف ”إِنَّ اور اس کے اخوات“ بھی

کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور ”حروف مشبہ بالفعل“ بھی کہلاتے ہیں کیوں کہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں: فعل کی مانند یہ بھی ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں، آخر میں ان پر بھی فتح آتا ہے، اِنَّ اور اَنْ تو فُرَّ اور فُرَّ سے بالکل مشابہ ہیں، لَيْت بالکل لَيْس کے جیسا ہے۔

تم نے سبق (۲۵) اور (۳۷) میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

۱۔ اِنْ ہمیشہ صدر کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنْ رَبُّكَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ مگر قال اور اسکے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: ۱۰ قال اِنَّهٗ يقول اِنَّهَا بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ ۱۱ قال کے بعد اَنْ مفتوحہ کبھی نہیں آتا۔ یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شہد کے بعد عموماً اَنْ مفتوحہ آیا کرتا ہے، لیکن خاص مقامات میں اِنْ مکسورہ بھی آجاتا ہے: ۱۲ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنْكَ لِرَسُوْلِهِ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۱۳۔

تنبیہ ۳۔ اِنْ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے: اِنْ زَيْدًا حَاضِرٌ کے معنی وہی ہیں جو زَيْدٌ حَاضِرٌ کے معنی ہیں۔

۲۔ اَنْ مفتوحہ صدر کلام میں نہیں آسکتا، بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے:

۱۔ اس نے (موسیٰ علیہ السلام) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیے۔ (بقرہ: ۶۹)

۲۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا پیغمبر ہے۔ اور اللہ واپسی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی راست کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔ (منفقون ۱)

سَمِعْتُ أَنْ زَيْدًا شَجَاعٌ (= سَمِعْتُ شَجَاعَةَ زَيْدٍ) لفظی معنی ہیں: ”میں نے سنا کہ زید بہادر ہے“ مطلب یہ ہوا کہ ”میں نے زید کی بہادری سنی“ اس سے معوم ہوا کہ اُنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُؤَوَّلٌ (تویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدر مؤوَل ”سَمِعْتُ“ کا مفعول ہے۔ بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا۔ سَرْنِي أَنْكَ شَجَاعٌ (= سَرْنِي شَجَاعَتَكَ) ^۱ اس میں شجاعتك فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ~ اس جگہ ایک نحوی معرکہ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

أَنْ زَيْدٌ كَرِيمٌ

اس جملے میں تمہیں کئی مغالطے نظر آئیں گے: اول یہ کہ جملے کے شروع میں اَنْ مفتوحہ آگیا ہے۔ دوم یہ کہ اَنْ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہیے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریم کو رفع کی بجائے جر آیا ہے۔

الحال یہ ہے کہ ان یہاں حرف نہیں ہے، بلکہ فِرْک کی مانند فعل ماضی ہے، دراصل اَنْن (آواز نکالنا) ^۲ ہے۔ رِید کا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔ کریم میں ک حرف جر ہے اور رِیم (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے ”زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی۔“

یاد رکھو کہ کبھی اِنْ اور اَنْ کو مخفف (ساکن) کر کے اِنْ اور اُن بولتے ہیں۔ اس وقت اِنْ شرطیہ اور اِنْ نافیہ سے اِنْ مخفف کو ممتاز کرنے کے لیے خبر پر لام تاکید (لـ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: اِنْ زَيْدٌ ^۳ یا

^۱ مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ ^۲ اُسے کہنے کی آواز نکالنا۔ ^۳ بیشک زید عالم ہے۔

زَيْدًا لْعَالِمٍ. لیکن اُنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا: عَلِمْتُ اَنْ زَيْدٌ عَالِمٌ۔ اُنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اُنْ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اِنَّ مخففہ اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور اِنْ کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے: ۱۔ اِنْ کَانَ لَكِبْرَةٌ ۲۔ اور ۳۔ اِنْ بَطَلْتُ لِمَنِ الْكَادِبِينَ ۴۔ دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ اُنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے تاکہ اُنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے: ۵۔ عَلِمَ اِنْ سَكُونُ مِنْكُمْ مُرْضَى ۶۔ لِيَعْلَمَ اِنْ قَدْ اَبْلَغُوا رَسَالَاتِ رَبِّهِمْ ۷۔

وَاَعْلَمَ فَعَلِمَ الْمَرْءُ يَنْفَعُهُ

اَنْ سَوْفَ يَأْتِي كُلُّ مَا قُدِّرَا ۸

۳۔ کَانَ (گویا کہ) تشبیہ کے لیے آتا ہے: کَانَ هَذَا الْكَلْبُ اَسَدًا۔

تشبیہ ۹۔ کَانَ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفی بہ لَمْ پر داخل ہوتا ہے: کَانَ لَمْ يَرَهُ اَحَدًا ۱۰۔

۱۔ میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ ۲۔ بیشک وہ ضرور ایک جو جس چیز تھی۔ (بقرہ ۱۴۳)

۳۔ بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ (شعراء ۱۸۶)

۴۔ اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض پیار ہوں گے۔ (مزل ۲۰)

۵۔ تاکہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ (جن ۲۸)

۶۔ اور جان لے، کیوں کہ وہی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے کہ کن قریب وہ سب (سارے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فَعَلِمَ الْمَرْءُ يَنْفَعُهُ" جملہ مقررہ ہے۔ اَعْلَمَ کا فاعل تو اس میں ضمیر اَنْتُ کی مستتر ہے۔ اِنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اَعْلَمَ کا مفعول ہے۔ قُدِّرَا میں الف زائد ہے، شعر میں یہ بات جائز ہے۔

۷۔ گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ ۸۔ گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

۴۔ **لَعَلَّ** (شاید، امید کہ) ترجی یعنی امید کے لیے آتا ہے: **لَعَلَّ ابْنُكَ تَقِيَّ** (امید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

۵۔ **لَبَّ** (کاش کہ) تمنی یعنی آرزو کے لیے آتا ہے:

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ يَوْمًا

فَأُخْبِرُهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيبُ

۶۔ **لَكِنْ** (لیکن) استدراک کے لیے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لیے: **جاء الحاجُّ لَكِنْ أَبَاكَ مَا جَاءَ**۔ **جاء الحاجُّ** کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آگیا ہے **لَكِنْ** الج کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیہ ۶۔ **لَكِنْ** بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عامہ ہو جاتا ہے: **إِنَّمَا أَنَهُمُ الْمَمْسُودُونَ وَلَكِنْ لَا يَسْعَوْنَ** (سنو! بے شک وہی فسادی ہیں، لیکن وہ (اپنے اس گنہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے)۔

ج: **حروف النفي: ما، لا اور لات**

ما اور **لا** کبھی کبھی **لَيْسَ** کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: **ما هذا سر**، **لا رجلٌ أفضّل منك**۔ لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔ کبھی **لا** پر ت بڑھا کر **لات** بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: **لات حسن ماص** اس میں اسم محذوف ہے اور **حَسَنٌ** خبر ہے جس کو

سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس جاتی تو بڑھاپے نے جو چہم (سوک) کیا ہے میں اسے انکی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں **شباب** "لیت" کا اسم ہے اور **يعود** یومًا کا جہد انکی خبر ہے۔ **فَأُخْبِرُهُ** تمنی کے جواب میں آیا ہے اسیے منصوب ہے۔ **نصبت** افعل کے بیان میں اسکی تفصیل دینی۔ ۱۔ بقرہ ۱۲ ۲۔ یوسف ۳۱ ۳۔ ص ۳

نصب دیا گیا ہے، اصل میں ہے لَا تِ الْحَيْنُ حَيْنُ مَنَاصٍ۔ (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷: تم نے سبق (۲۰-۳۰) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸: لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے، لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں:

مَا استفہامیہ (کیا چیز) (دیکھو درس ۱۳)

مَا موصولہ (جو کچھ) (دیکھو درس ۴۲)

مَا ظرفیہ (جب تک) (دیکھو درس ۳۷)

ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

۱. لَا لِنَفْيِ الْحَسَنِ (جنس کی نفی کرنے کے لیے):

یہ لَا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے) لَا خَيْرَ فِي مَالِ الْبَخِيلِ لِنَفْسِهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۲. حُرُوفُ النَّدَاءِ (پکارنے کے حروف): يَا، أَيَا، هَيَا، أَيُّ اور أُو۔

ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمہ پڑھا جاتا ہے: يَا زَيْدُ، يَا رَجُلُ۔ اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: يَا عَبْدَ اللَّهِ، کبھی غیر معین

۳. بخیل کے ماں میں خود اس کے لیے کسی قسم کی بھدائی نہیں ہے۔

۴. کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے۔

شخص کو پکارا جاتا ہے اس وقت بھی منادی کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یا رجلاً! خُذْ بِيَدِي (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروفِ ندا میں یا کثیر الاستعمال ہے جو منادی قریب و بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اُیَا اور هَيَا بعید کے لیے اور اُیْ اور اُ قریب کے لیے مخصوص ہیں:

أَيَا جَبَلِي نَعْمَانُ بِاللَّهِ خَلِيَا نَسِيمُ الصَّبَا يَخْلُصُ إِلَيَّ نَسِيمُهَا

أَجَارَتَنَا إِنَّا مُقِيمَانِ هَهُنَا

تنبیہ ۹ حروفِ ندا کے بعد حروفِ ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسبت تھا، مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لیے ان کا بیان اگلے سبق میں حروفِ غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

۱۰ الحروف الناصصة المصارع ان، لن، كي، واذن (یا ادا)

یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: أَحْسَبُ أَنْ تَذْهَبَ الْيَوْمَ إِلَى لَاهُورَ، لَنْ نَصْرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ، ۱۲ تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ كَيْي أَعْمَلُ بِهِ، ۱۳ إِذَا تُفْلِحَ، ۱۴

۱۔ اس شعر میں جملہ تثنیہ ہے اصل میں جلیین ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گر دیا گیا اور منادی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نعمان غیر منصوب ہے اس لیے صحت جری میں مفتوح ہے۔ باللہ قسم ہے۔ حباً امر حاضر تثنیہ ہے از حلی (چھوڑ دینا، کوئی کام کرنے دینا)۔ نسیم (بلکی ہوا)۔ صبا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خلص یخلص (الیہ پہنچنا) یہاں یخلص مجزوم ہے کیوں کہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں اے نعمان کے دو پہر زوال اللہ کے لیے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوش گوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔

۲۔ اے ہماری پڑوسن (مجھے معصوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں، حارۃ مؤنث ہے حار (پڑوسی) کا، منادی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔ ۱۲۔ بقرہ: ۶۱

۳۔ میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں۔ ۱۳۔ تب تو تو فلاح پائے گا۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق (۲۰-۴) میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰ اُن کو اُن مصدر یہ کہتے ہیں کیوں کہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: اُحِبُّ اَنْ تَقْرَأَ کے معنی ہوں گے اُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

ز الحروف الحازمة المضارع: لَمْ، لَمَّا، لَامَ الامر، لَا الہی اور اِنْ۔

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لَامَ يَذْهَبْ (اے جانا چاہیے) لَا تَذْهَبْ (تو مت جا) اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔ ان حروف کا بیان سبق (۲۰) میں مفصل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱ اِنْ (= اگر) حرف شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ”اگرچہ“ اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَأَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَإِنْ لَا تَذْهَبُ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگرچہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لیے ”وَلَوْ“ بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضی کے لیے آتا ہے: ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَلَوْ لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲ مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

الدَّرْسُ الْخَمْسُونَ

الحروف الغیرُ العامِلَة

تنبیہ ۱ حروف غیر عامد میں بعض حروف عامد بھی آجائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں:

واو، فاء، ثُمَّ، حَتَّى، لَا وَبَلْ
أَوْ وَإِئْمَاء، أَمْ وَلَكِنْ بے خلل

تنبیہ ۲ عطف کے معنی ہیں ”مائل کرنا“ جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

۱۔ واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لیے آتا ہے: جاء زيدٌ وعمرٌ۔
اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمر دونوں شامل ہیں۔

۲۔ ف (پھر) جمع اور ترتیب بلا تراخی (بدلتا خیر) کے لیے آتا ہے: جاء حميدٌ
فرشيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَ (اس لیے کہ، کیوں کہ) سبب بتلانے کے لیے بھی آتا ہے اس کو فاء السببية کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اقرأ القرآن فإنه ينفلك (قرآن پڑھ اس لیے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)۔

۳۔ ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخی (بتا خیر) کے لیے آتا ہے: ذهب قاسمٌ

نَمْ هَاشِمٌ (قاسم گی پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جب کہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

۲۔ اَوْ (= یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لیے: خُذْ هَذَا اَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

۵۔ اَمْ (= یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: اَهَذَا اَخُوكَ اَمْ ذَاكَ؟ ایسے موقع پر اَوْ نہیں بولیں گے۔

۶۔ اِمَّا (= یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: الثَّمَرُ اِمَّا حُلُوٌّ وَاِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

۷۔ لَكِنْ استدراک کے لیے (دیکھو سبق ۴۹، لَكِنْ): خَضِرَ النَّلَامُذَةُ لَكِنْ يُوْسُفُ لَمْ يَخْضُرْ۔

تبصرہ ۳ لَكِنْ غیر عاملہ ہے اور لَكِنْ عاملہ ہے۔

۸۔ لَا (نہ): اُكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کرنے کہ بد کی)۔

۹۔ بَلْ (بلکہ) اضراب کے لیے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا: مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ۔

۱۰۔ حَتَّى (تک) انتہا کے لیے آتا ہے: قَدِمَ الْقَافِلَةُ حَتَّى الْمَشَاةِ۔ (قافلہ آگیا پیدل چلنے والے تک آگئے)۔

تبصرہ ۴ حَتَّى کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کیلئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اس کا بیان درس (۲۰) میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا۔

۲۔ حروف الاستفہام (استفہام = دریافت کرنا):

۱ اور هل یہ دو حروف استفہام ہیں۔ اکثر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هل حرف پر نہیں داخل ہوتا: أريد رأيك؟ أريد رأيك؟ أريد رأيك؟ هل زيد؟ هل زيد؟ هل زيد؟ حاضر؟ هل رأيك زيد؟

۳۔ حروف الإيجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں:

| | | | |
|-----|-----|-----------|-----|
| نعم | بلى | إي | أجل |
| جلل | جبر | إن يا إنه | لا |

۱۔ نعم (ہاں، جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مثبت ہو خواہ منفی: هل جاءك زيد؟ کے جواب میں نعم کہہ جائے گا تو مطلب ہوگا ”ہاں زید آیا“ اور أما جاءك زيد؟ کے جواب میں نعم کہیں تو مطلب ہوگا ”زید نہیں آیا۔“

۲۔ بلى (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لیے بولا جاتا ہے:
 • النسب برنکم۔ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا
 • بلى۔ (ہاں کیوں نہیں! بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

۳۔ إي (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: • ای ورنبی۔ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) إي واللہ بہت مستعمل ہے، اس کو مختصر کر کے إي و (ایو) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

۴، ۵، ۶، ۷۔ أجل، جلل، جبر، إن یا إنه یہ چاروں لفظ نعم کے معنی میں آتے ہیں:

يَقُولُونَ لِي: صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا خَيْرٌ، أَجَلْ! عِنْدِي بِأَوْصَافِهَا عِلْمٌ

... ☆ ... ☆ ...

قَالُوا: نَظَّمْتَ عُقُودَ الدُّرِّ قُلْتُ: جَلَلٌ

... ☆ ... ☆ ...

أَتَفْتَحُمُ الْمَنُونُ؟ فَقُلْتُ: جَيْرٌ

... ☆ ... ☆ ...

وَيَقُلْنَ: شَيْبٌ قَدْ عَلَا لَكَ وَقَدْ كَبُرَتْ فَقُلْتُ: إِنَّهُ

۸۔ لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟

جواب ہوگا "لا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔ حروف نفی: مَا (نہیں) لَا (نہیں) إِنْ (نہیں):

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: مَا زَيْدٌ قَانِمٌ وَلَا عَمْرُو

۱۔ صِف امر ہے وصف بصف سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصَفْتُ یعنی حاست، اوصاف۔ فَ اس جگہ فاء

سببیہ ہے یعنی "کیوں کہ" اَنْتَ مبتدا ہے اور خیر جو دوسرے مصرع میں ہے خبر ہے۔ بِوَصْفِهَا چار و مجرور

مل کر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسیہ جواب ہے۔ اس میں عِنْدِي ظرف ہے

اس سے وہ مبتدا نہیں ہو سکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بِأَوْصَافِهَا چار و مجرور متعلق

عِلْم سے ہے۔ شِعْر کا مطلب یہ ہوا وہ کہتے ہیں: اس عورت کے اوصاف بیان کر کیوں کہ تو اس کے اوصاف سے

خوب واقف ہے۔ ہاں ٹھیک ہے، میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔

۲۔ انھوں نے کہا: تو نے تو موتی کی لڑیاں پرودی ہیں، میں نے کہا: بجا (فرمایا)۔

۳۔ ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں ہاں! أَتَفْتَحُمُ (۷) بے تحاشی

معاملہ میں کود پڑتا۔

۵۔ وہ کہتی ہیں: بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہو گیا ہے، تو میں نے کہا: جی ہاں۔ اس شعر

میں علائکہ میں لکھنؤ منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے لکھا گیا کہ دوسرے مصرع میں داخل

کر دیا گیا۔ عربی شعر میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمشاں اس شعر میں "ابنہ" ہے جو حرف ایجاب ہے۔

جالس، ما أكلت ولا شربت، ما عليه شيء ولا عليك^۱ لیکن اِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: اِنْ هَذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ^۲۔

اِنْ نافیہ کی خبر پر اِلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اِنْ مخففہ (یعنی سبق ۴۹-ب) اور اِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

تبیہ ۵: مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹-ن)۔

تبیہ ۶: اکثر عرب لوگ، اے نافیہ کی جگہ مَا فِیْش بولتے ہیں جو مَا فِیْہِ شَیْء کا مخفف ہے۔ اس سے صرف ”نہیں“ کے معنی لیتے ہیں: عِنْدِی مَا فِیْش کِتَاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح مَا عَلِیْہِ شَیْء کا مخفف اَر کے مَا عَلِیْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں۔

۵- حروف المصدریہ: اَنْ، لَوْ، مَا اور اُنْ:

پہلے تین حروف سے فعل میں اور اُن سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مَوْوَل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: یَسْرُنِیْ اَنْ تَصْدُقَ^۱ (= یَسْرُنِیْ صِدْقُکَ) اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتُ^۲ (= اُحِبُّ نَجَاحَکَ) تَقِطُّتُ قَبْلَ مَا یَجِیْءُ وَنَمْتُ بَعْدَ مَا ذَهَبَ^۳ (= قَبْلَ مَجِیْئِہِ وَبَعْدَ

۱۔ نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔ ۲۔ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فحشہ۔ (یوسف: ۳۱)

۳۔ مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو جیتا رہتا ہے یعنی تیری سچائی مجھے مسرت دلاتی ہے۔

۴۔ میں چاہتا ہوں کہ تو کامیاب ہو جائے یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔

۵۔ میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے ورنہ سو گیا بعد اس کے کہ وہ چائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔

ذہابہ) بَلَّغْنِي أَنْتَ نَاجِحٌ^۱ (=بَلَّغْنِي نَجَاحُكَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُؤَوِّل فاعل واقع ہوا ہے، دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُؤَوِّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے۔

۶۔ حروف التخصیض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) **أَلَا، هَلَّا،**
أَلَا، لَوْلَا اور لَوْمًا:

ان سب کے معنی ہیں ”کیوں نہیں۔“

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں:

أَلَا تَعْلَمُ. هَلَّا تَعْلَمُ. أَلَا تَعْلَمُ ابْنُكَ. رَت لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ
فَأَصْدَقَ. لَوْمًا تَأْتِنَا بِالْمَلْنَكَةِ. ۷

تنبیہ ۷: حروف تخصیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر **ف** داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں **فَأَصْدَقَ** پڑھا۔ یہ **أَصْدَقَ** دراصل **أَتَصَدَّقَ** باب تَفَعَّلَ سے ہے۔ ت کو ص میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶)

۷۔ حروف الشرط **لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمًا (اگر نہ ہوتا):**

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا

۱۔ مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔

۲۔ اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں

ذرا سی دیر کیوں نہ لگادی۔ (منافقون: ۱۰)

۳۔ تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔ (حجر: ۷)

جاتا ہے: ۱۰ لَوْ تَسَلَّتْ لَنُحَذِّثَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ ۱۱ وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ ۝ ۱۲

لَوْ مَا الْإِصَاحَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِي
مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءٌ ۝ ۱۳

تنبیہ ۸: لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے ”اگرچہ“: اِنْتَعُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالْصَّيْرِ ۱۲ وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آ جاتا ہے۔
تنبیہ ۹: اور تم نے پڑھا ہے کہ لولا اور لَوْ مَا حرف تخیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے۔ (دیکھو تنبیہ ۷)

۸۔ حرف الردع: كَلَّا (ہرگز نہیں، بیشک)

ردع کے معنی ہیں ”جھڑک دینا“ یا ”انکار کر دینا“: ۱۰ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۱۱
(ایسا ہرگز نہیں) (بلکہ) عَنْ قَرِيبٍ تم (حقیقت حال) جان لو گے)۔ كَلَّا کبھی حَقًّا
(بے شک) کے معنی میں آتا ہے: ۱۰ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا ۱۱ (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

۱۰ اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ (کہف: ۷۷)

۱۱ اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ (بقرہ: ۲۵۱)

۱۲ اصباحہ مصدر ہے اصباح یُصْبِحُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان گا کر سننا۔ وَشَاةٌ جمع ہے وَاِشٍ کی یعنی چغول خور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے اگر نہ ہوتی چغول خوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضا مندی کی ضرور امید ہوتی۔

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف):

س۔ اور سَوَفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَأَقْرَأُ (ابھی میں پڑھوں گا) سَوَفَ أَقْرَأُ (عن قریب میں پڑھوں گا) سین زیادہ قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ حروف التوکید (تاکید کے حروف):

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق (۲۰ ب) میں پڑھ لیا ہے: لَا أَكْتُبُ، لَا أَكْتُبُ۔

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوْ اجْتَهَدْتَ لَفَازَ، وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ غَدًا إِلَى لَاهُورَ، ۱۰ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَضْلٌ ۱۱ (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قول فیصل ہے) ۱۰ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ ۱۲ (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

۱۱۔ حروف التنبیہ (خبردار کرنے کے حروف): اَلَا، اَمَّا اور هَا۔

ان تینوں کے معنی ہیں ”خبردار، سنو“: ۱۰ اَلَا اِنَّ بَصَرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ ۱۱، اَمَّا وَاللّٰهِ لَا اَعَابَتْنِيْ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا) هَا اِنَّ عَدُوْكَ بِالْبَابِ (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیہ: ۱۰۔ اَلَا حرف تخصیص بھی ہوتا ہے، اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔

(دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)

۱۲۔ حرفی التفسیر (تفسیر کے دو حروف):

اپنی اور ان تشریح و تفسیر کیلئے مستعمل ہوتے ہیں: جَاءَ الْحَسَنُ أَيُّ أَخَوِكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) ۱۰ مَادِينَهُ اَنْ يَبَايَاهُنِيہ ۱۱ (ہم نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے ابراہیم)۔

۱۳۔ حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف):

ذیل کے حروف اگرچہ با معنی ہیں مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لیے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لیے بول دیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: اِنْ، اُنْ، مَآ، لَا، مِنْ، ب اور ل۔

۱۔ اِنْ مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي

لَكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ

۲۔ اُنْ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: ۱۲ فَلَمَّا اُنْ حَاءَ الْبَشِيرُ

۳۔ مَا اِذَا کے بعد اور مَتَى، اَيْنَ، اَيُّ اور اِنْ کے بعد، جب کہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارہ (ب، عَنْ، ك اور مِنْ) کے بعد بھی زائد ہوتا ہے: اِذَا مَا ابْتُلِيتُ فَاَصْبِرْ، مَتَى مَا تُسَافِرُ اُسَافِرْ، ۱۳ اَيْنَمَا (= اَيْنَ) مَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَحَهُ اللّٰهُ، ۱۴ اَيْنَمَا (= اَيُّ مَا) الرَّجُلُ جَاءَكَ فَاَكْرَمْهُ، ۱۵

۱۰ صاف ۱۰۴ ۱۱ یہ شعر حضرت حسن شاعر سوس اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (ﷺ) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کر لی ہے۔ اس میں مَا کے بعد اِنْ زائد ہے۔

۱۲ پھر جب خوش خبری دینے والا آیا۔ اس جگہ اُنْ زائد ہے۔ (یوسف: ۹۶)

۱۳ جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا یا جائے تو صبر کیا کر۔ ۱۴ جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔

۱۵ تھم وہاں، اُدھر۔ ۱۶ جہاں کہیں تم چنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ (بقرہ: ۱۱۵)

۱۷ کوئی شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔

۱۰ فَاَمَّا (=فَإِنْ مَا) بِاتِيَتِكُمْ مَنَىٰ هُدًى ۝ ۱۱ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لَبِ

لَهُمْ ۝ ۱۲ عَمَّا (عَنْ مَا) قَلِيلٍ لِّيُضْبَحْنَ نَادِمِينَ ۝ ۱۳

تنبیہ ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً إِذَا کے معنی ہیں ”جب“ اور إِذَا مَا کے معنی ہیں ”جب بھی یا جب کبھی“، اُن کے معنی ہیں ”کہاں یا جہاں“ اور اَیْنَمَا کے معنی ہیں ”جہاں کہیں۔“

۱۲۔ لَا کبھی اُن مصدریہ کے بعد اور کبھی اُقْسَم کے قبل زائد ہوتا ہے: یَا بَلِیْسُ مَا

مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ ۝ ۱۳ لَا اُقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ ۱۴

تنبیہ ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لیے نہیں گئے ہیں۔

۱۵۔ مَن اِنْ نَافِیْہ اور کَم کے بعد زائد ہوتا ہے: اِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا خَلَا فِیْہَا

نَذِیْرٌ ۝ ۱۶ کَم مِّنْ فِتْنَةٍ ۝ ۱۷ قَلْبِلَّةٌ غَلِبَتْ فِتْنَةُ کَثِیْرَةٍ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۝ ۱۸

۱۶۔ بَ مَا اور لَیْس کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: مَا زَیْدٌ یَّا لَیْسُ زَیْدٌ بِكَاذِبٍ۔

۱۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ (بقرہ: ۳۸)

۲۔ پس اللہ کی رحمت سے تم ان کے لیے نرم و قوی ہوئے ہو۔ (س عمران ۱۵۹) لَا یَلِیْلُ۔ نرم ہونا۔

۳۔ تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضروری نام ہو جائیں گے۔ (مؤمنون ۴۰)

۴۔ اے ابلیس! تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں اُن مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے، اُن تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔

۵۔ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ (بلد: ۱)

۶۔ کوئی ہستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا نذر چکا ہے۔ خلا (ن و) نَزَلَ۔

۷۔ خبریہ ہے۔ ۸۔ فِتْنَةٌ (جہ فتنات اور فتنوں) جمع، عتوں، یعنی بہتری تھوڑی جہ عتیں اللہ کے حکم

سے بڑی بڑی جہ عتوں پر غالب آچکی ہیں۔ (بقرہ: ۲۳۹)

۷۔ ل۔ ردف لکم ۵ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں

ہے کیوں کہ ردف بذات خود متعدی ہے ردفکم بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳ حروف زائدہ میں چند حروف جاڑہ بھی داخل ہیں، زائدہ ہو تو بھی وہ عاملہ ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴ بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائے گی۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ

سبق ۵۰ کا تمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے، مزید وضاحت کے لیے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:

۱۔ اِن چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ نافیہ ۳۔ مخففہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ اِن شرطیہ کے معنی ہیں ”اگر“ یہ حروف عاملہ میں سے ہے، مضارع کو جزم دیتا ہے: اِن تَجْلِسْ اُجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰-۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔

۲۔ اِن نافیہ کے معنی ہیں ”نہیں“ یہ غیر عاملہ ہے: اِن اِلَّا سَدِیْرٌ ۱۔ اس کی خبر پر اِلَّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

۳۔ اِن مخففہ اصل میں اِن ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (ل) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: اِن زَيْدٌ یَا زَيْدًا لَقَائِمٌ (دیکھو سبق ۳۹-ب)

۴۔ اِن زائدہ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، بعض اوقات مَآ کے بعد زائدہ ہو جاتا ہے: مَا اِن قُرَآئِلٌ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ اِن بھی چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ ۲۔ مخففہ ۳۔ مفسرہ ۴۔ زائدہ۔

۱۔ اِن ناصبۃ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مبدل کر دیتا ہے: اِن تَصُومَ خَيْرٌ لَّكَ (دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۳۹-ھ)

۱۔ میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بد کردار یوں کی سزا سے)۔ (اعراف: ۱۸۸)

۲۔ میں نے نہیں پڑھا۔

- ۲۔ اَنْ خَفَّه اصل میں اَنْ ہوتا ہے: عَلِمْتُ اَنْ سَتُفْلِحَ۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ ب)
- ۳۔ اَنْ مُفْتَرًہ ”یعنی“ کے معنی میں آتا ہے، غیر عامدہ ہے نادِیْنُہ اَنْ یا یُوْسُف (میں نے اسے پکارا یعنی) (کہا) اے یوسف۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲)
- ۶۔ اَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لیے جاتے، اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے۔ لَمَّا اَنْ جَاءَ اُخُوْكَ۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

- ۳۔ ما پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے: ۱۔ حرفیہ اور ۲۔ اسمیہ۔
- پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ نافیہ عاملہ ۲۔ نافیہ غیر عاملہ ۳۔ مصدریہ ۴۔ زائدہ۔
- ۱۔ ما نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: مَا هَذَا سِرًّا۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ ج)
- ۲۔ ما نافیہ غیر عاملہ، یہی کثیر الاستعمال ہے: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴)
- ۳۔ ما مصدریہ، اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اُصْلِي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (= قبل طلوع الشمس)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵)
- ۴۔ ما زائدہ کے معنی نہیں لیے جاتے: عَمَّا (= عَنْ مَا) قَلِيلٌ نَكُونُ فَائِزِينَ۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

- اور ما اسمیہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ استفہامیہ ۲۔ موصولہ ۳۔ ظرفیہ
- ۱۔ ما اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)
- ۲۔ ما اسمیہ موصولہ: اَرْنِي مَا عِنْدَكَ۔ (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)
- ۳۔ ما اسمیہ ظرفیہ: اَقُومُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ۔ یہاں ما کے معنی ہیں ”جب تک“

۱۔ یوسف ۳۱۔ ۲۔ میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ قُرب طلوع ہو جائے، یعنی طلوعِ قُرب سے پہلے۔

۳۔ تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں ما کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

۴۔ میں کھڑا رہوں گا جب تک استاد کھڑے رہیں گے۔

چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں، اس لیے ظریفہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۳۷-۶)

۴۔ لا (نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:

۱۔ لا نافیہ غیر عامہ ہے، عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲۔ لا نافیہ عامہ ہے، فعل نہیں کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ. (دیکھو سبق ۱۱۲، ۴۹)

۳۔ لا بمعنی لیس عامہ ہے، لیس کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ. (دیکھو سبق ۴۹-ج)

۴۔ لا لِنَفْسِي الْجِنْسِ عامہ ہے، اسم کو فتح (-) دیتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹-د)

۵۔ لا عاطفہ غیر عاملہ: رَأَيْتُ زَيْدًا لَا عَمْرًا. یہاں لا حرف عطف ہے اس لیے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶۔ لا حرف ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے، غیر عامہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۳)

۷۔ لا زائدہ بھی ہوتا ہے، اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ شرطیہ ۲۔ مصدریہ۔

۱۔ لَوْ شرطیہ: لَوْ أَنْصَفَ النَّاسُ لَا سْتَرَاخَ الْقَاضِيُ.^۱ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۲۔ لَوْ مصدریہ: أَحَبُّ لَوْ نَجَحْتُ (= أَحَبُّ نَجَاحِكَ).^۲ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۱۔ غروہ نصف کرنے ہیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

۲۔ میں چاہتا ہوں کاش! کہ تو کامیاب ہو جاتا، یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔

تنبیہ: اَلْوُ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں ”اگرچہ“: السَّخِي حَيْبُ اللّٰهِ وَلَوْ
كَانَ فَاسِقًا ۱

۶۔ لَوْلَا اور لَوْ مَا دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱۔ تَخْفِضِيہ ۲۔ شَرْطِيہ

۱۔ تَخْفِضِيہ: لَوْلَا تَمْشِي مَعَنَا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲۔ شَرْطِيہ: لَوْلَا الْقُرْآنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ. ۲ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

-- لَام (ل یا ل) چار قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ لَام جَارَہ ۲۔ لَام الامر ۳۔ لَام كَمِي ۴۔ لَام تَاكِيَد
پہلی تین قسم کے لَام مَكْسُور پڑھے جاتے ہیں، لَام تَاكِيَد مفتوح ہوتا ہے۔

۱۔ لَام جَارَہ اسم کو جردیتا ہے، کثیر الاستعمال ہے۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۴)

۲۔ لَام الامر فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَأْ وَلِيَكْتُبْ ۲ (دیکھو سبق ۴۹۔ ز)

۳۔ لَام كَمِي کے معنی ہیں ”تاکہ“ یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: اُسَلِّمْتُ لِأَفْلَحَ.

(دیکھو سبق ۴۰۔ ۴)

۴۔ لَام تَاكِيَد اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: إِنَّ زَيْدًا

لِقَائِنَا، ۴ لَعَدَ نَسْرًا الْفِرَانَ ۴ لَا أَكْتُبَنَّ مَكْتُوبًا. (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۸۔ واو کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ واو عاطفہ ۲۔ واو قسمیہ ۳۔ واو رُب ۴۔ واو حالیہ ۵۔ واو معیہ ۶۔ واو استیناف۔

۱۔ عاطفہ ”اور“ کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے، غیر عاملہ ہے۔

۱۔ خُی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ ۱ اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔

۳۔ لیکن لَام الامر کے ماقبل واو یا ف آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تبیہ ۴)

۲۔ واو القسم عاملہ ہے، اسم کو جردیتا ہے: **وَالنَّيْسُ وَالزَّيْتُونُ** ۱۔

(دیکھو سبق ۴۹۔ الف۔ ۵)

۳۔ واو رُب عاملہ ہے، اسم کو جردیتا ہے: **وَبَلَدَةُ سِرْتُ** ۲۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)

۴۔ واو حالیہ غیر عاملہ ہے: **جاء زيد وهو راكب**۔ (دیکھو سبق ۴۳۔ ۱۱)

۵۔ واو معیہ مَع کے معنی میں آتا ہے، عاملہ ہے، اسم کو نصب دیتا ہے: **بِسِرْتُ**
والمشارع الجديد۔ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ (دیکھو سبق ۴۳۔ ۷)

۶۔ واو استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دیتا): **لَسْبَلْ لَكُمْ**
وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ ۳۔ **مَا مَسَاءَ** ۴۔ اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لُسْبِلْ
کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا، بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل
سے تعلق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)

۹۔ حَتَّىٰ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جارہ ۲۔ ناصبۃ المضارع ۳۔ عاطفہ۔

۱۔ حَتَّىٰ جارہ (تک): **أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّىٰ رَأْسِهَا** (میں نے مچھلی کو اس
کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲۔ حَتَّىٰ ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ) مضارع کو نصب دیتا ہے:
تَعَلَّمْتُ حَتَّىٰ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں)۔

(دیکھو سبق ۲۰)

۱۰۔ قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ (تین: ۱)

۱۱۔ بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔

۱۲۔ اَرْحَام جمع ہے رَحِمٌ یا رَحِم کی یعنی بچہ دانی، یہ لفظ مؤنث بول جاتا ہے۔

۱۳۔ تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کی) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ (حج: ۵)

۳۔ حَتَّىٰ عاطفہ (تک، یہاں تک کہ) غیر عامل ہے: أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّىٰ رَأَسَهَا (میں نے مچھلی کھائی حتیٰ کہ اس کا سر بھی یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی) اس مثال میں حَتَّىٰ حرف عطف ہے۔ اسی لیے اس کے قبل کا نصب مابعد کو بھی آگیا ہے (دیکھو سبق ۵۰-۱) حَتَّىٰ جارہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کرلو۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُونَ

بقیہ چند حروف

۱۔ ال (حرف التعریف)

۱۔ اَل تین قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ حرف التعریف ۲۔ اسم موصول ۳۔ زائدہ۔

۲۔ اَل جو حرف تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آ جاتا ہے۔

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ لَامُ الْعَهْدِ الْخَارِجِي: جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: جاء الأمير جب کہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۲۔ لَامُ الْعَهْدِ الذَّهْنِي: جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو: جاء الأمير جب کہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلم کو ہو۔

۳۔ لَامُ الْجِنْس: جب اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: الرَّجُلُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے اس میں افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

۱۔ اور ۲۔ دونوں جگہ انگریزی میں The لگایا جاتا ہے۔

۳۔ اس جگہ The نہیں آئے گا Man is better than woman۔

۲۔ لام الاستغراق^۱: جب کہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متشکم کے ذہن میں ہو: **انّ الانسان لفسى حسرا لا الدیس امرا و عملوا الصالحات** ^۲ (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)۔

تنبیہ: ۱۔ لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لیے اس میں استثنا (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۲۔ جو اُلّ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

(دیکھو درس ۳۲-۶)

۵۔ جو اُلّ اسم علم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیوں کہ اسم علم خود ہی معرف ہے، لیکن ہر ایک اسم علم پر اُلّ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہل زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: الحسن، الخلیل، الفضل، العباس، النعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اہل زبان سے ایسا سنا گیا ہے، مگر المحمّد، المحمود نہیں کہا جاتا ہے۔

اکثر ملکوں کے نام پر اُلّ زائدہ لگایا جاتا ہے: الشام، الروم، الهند، الباکستان، العرب، اليمن، الفرونسا وغیرہ، لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اُلّ آتا ہے: مکّہ، مصر، بغداد، لاہور وغیرہ پر اُلّ داخل نہیں ہوتا، البتہ المدینہ پر اُلّ لگایا جاتا ہے کیوں کہ مَدِیْنَةُ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاہرہ پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

۱۔ لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "All" یا "Every" بولا جاتا ہے۔

۲۔ همزة الوصل و همزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے، لکھنے میں باقی رہتا ہے اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی همزه کہتے ہیں):

۱۔ اَل کا همزه۔

۲۔ اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانٌ، اِثْنَانِ کا همزه۔

۳۔ جواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی: ۱۔ اِنْفَعَلَ ۲۔ اِفْتَعَلَ ۳۔ اِفْعَلَ

۴۔ اِفْعَالٌ ۵۔ اِسْتَفْعَلَ ۶۔ اِفْعُوْعَلَ ۷۔ اِفْعُوْلٌ (دیکھو سبق ۳۵)

اور رباعی مزید کے دو بابوں ۱۔ اِفْعُنَلْ اور ۲۔ اِفْعَلَلْ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی، امر اور مصدر میں جو همزه ہے وہ همزة الوصل ہے۔

۴۔ ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو همزه آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو همزه ہوگا وہ همزة القطع ہوگا:

باب اَنْكُرَمَ کے ماضی اور امر کا همزه، اَفْعَلُ التَّفْصِيلِ (دیکھو سبق ۲۴) اور اَفْعَلُ الصِّفَةِ (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا همزه، نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلم کا همزه همزة القطع ہے۔

تنبیہ: همزة الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے اس لیے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں همزه کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے: اَلْاِسْمُ کو اِلْاِسْمُ (= اِلْسْمُ)، فِی الْاِمْتِحَانِ کو فِی الْاِمْتِحَانِ (= فِلْمْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

۳۔ التاء المبسوطة والمربوطة

۔۔ تائے مبسوطة (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کیساتھ لاحق ہوتی ہے: فعلت، فعلتما، فعلتم، فعلت، فعلتُن اور فعلتُ۔ مگر فعلت کی تائے ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامت تانیث ہے۔ (۱۰۔ نحو سبق ۳۱ تنبیہ) تائے مربوط (ة) زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: امْرُؤٌ سے امْرَأَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ۔

کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کیسے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے، ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجْرَةٌ کہا جائیگا، اس (ة) کوتائے وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغہ کے لیے آتی ہے: عَلَامَةٌ، فَهَامَةٌ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے، اس کوتائے مبالغہ کہیں گے۔

کبھی صیغہ منتہی الجموع میں لگتی ہے: أَسَاتِذَةٌ (جمع أَسَاطِذُ کی) زَنَادِقَةٌ (جمع زُنْدِيقُ کی)۔

کبھی اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی یہ (ة) لگائی جاتی ہے: أَشَاعِرَةٌ (جمع أَشْعَرِيٌّ کی) حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

کبھی کسی حرف کے عوض میں (ة) بڑھادی جاتی ہے: عِظَةٌ (در اصل وِعْظٌ) میں واو کے عوض (ة) آخر میں لگادی گئی ہے، شَفْةٌ (در اصل شَفْوٌ) آخر کی واو کے عوض (ة) لگادی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ لفظ کے درمیان تائے مبسوطة اور تائے مربوط کی شکل یکساں ہو جاتی ہے: فَعَلْتُ، فَعَلْتَا، امْرَأَةٌ، امْرَأَتَانِ وغیرہ۔

مشق نمبر ۷۹

تنبیہ ۴: ذیل کی عبارت میں ہمزة الوصل اور ہمزة القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المدرسة العالیة امرؤ علامة، ومعه ابنة ورجلان اثنان وامرأتان اثنتان وابنة صغيرة اسمها عزيزة، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقا^۱ واکرمهم إکراما بلیغا،^۲ ثم دار معهم الرئيس^۳ وأراههم غرفة^۴ غرفة من المدرسة، فلما نظروا في جميع شؤون^۵ المدرسة^۶ بإمعان^۷ النظر اطمأن^۸ قلوبهم وازدادوا^۹ ابتهاجا^{۱۰} وأعجبوا^{۱۱} بحسن الانتظام إعجابا^{۱۲} وقبيل الخروج من المدرسة ألفت سيدة منهم خطبة أمام التلامذة، قائلة^{۱۳}: أيها التلامذة الأعزّة! اجتهدوا في طلب العلم، فإنه لا ينجح في الامتحان إلا من اجتهد قبل الأوان^{۱۴}، واعلموا - أسعدكم الله - أنه لا سعادة إلا بالانقياد للأساتذة والإرتقاء في العلوم الدینیة والعقلیة، وعلیکم بتحلیة^{۱۵} أنفسکم بالفضائل والاجتناب عن الرذائل^{۱۶}، واکرموا أبویکم وأجّبا^{۱۷} إخوانکم وأخواتکم، ولا تباغضوا^{۱۸} ولا تحاسدوا^{۱۹} ولا تنابزوا^{۲۰} بالألقاب، بنس^{۲۱} الإسم الفسوق بعد الإيمان. والسلام علی من اتبع القرآن.

۱۔ اوچے درجے کا۔ ۲۔ انتہی درجے کا۔ ۳۔ دیکھو الرئيس پر ام عہد خارجی ہے کیوں کہ اوپر اس کا ذکر ہو جانے سے مخاطب سمجھ لے گا کہ کون رئیس ہے۔ ۴۔ کمرہ۔ ۵۔ شؤن جمع ہے شأن کی یعنی حالت۔

۶۔ المدرسة پر بھی ام عہد خارجی ہے چنی وہی مدرسہ عالیہ۔ ۷۔ نظر غور سے۔

۸۔ ازداد دراصل از تاد باب افتعل سے یعنی زیادہ ہونا۔ ۹۔ خوش ہونا۔

۱۰۔ أعجب خوش کرنا أعجب اس کا مجھوں ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔

۱۱۔ مفعول مطلق ہے۔ (دیکھو سبق ۴۳) ۱۲۔ حال ہے چنی کہتی ہوئی۔ ۱۳۔ عین وقت۔ ۱۴۔ آراستہ کرنا۔

۱۵۔ بد خصلتیں۔ ۱۶۔ باہم بغض نہ رکھو۔ ۱۷۔ باہم حسد نہ کرو۔ ۱۸۔ بد لقب نہ رکھو۔ ۱۹۔ گالی گلوچ۔

سوالات نمبر ۱۸ (الف)

- ۱۔ عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟
- ۲۔ حروف عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟
- ۳۔ حروف جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟
- ۴۔ اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟
- ۵۔ وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
- ۶۔ واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔
- ۷۔ فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟
- ۸۔ اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے، ہر معنی کے لیے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟
- ۹۔ اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟
- ۱۰۔ مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟
- ۱۱۔ ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟
- ۱۲۔ نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
- ۱۳۔ حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟
- ۱۴۔ حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟
- ۱۵۔ اَل کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۱۶۔ لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔
- ۱۷۔ تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ

الْجُمْلُ وَأَقْسَامُهَا

إِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ وَ مُسْنَدٌ إِلَيْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے **مسند** الیہ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ **مسند** کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملہ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں، اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔ اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جالسٌ، پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مسند۔ اسی طرح جلس الولد جملہ فعلیہ ہے، اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جلس)، پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مسند بھی، دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند ہونے کی۔

أَقْسَامُ الْجَمَلِ

۴۔ تم نے حصہ اول سبق (۶) میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ **نمییہ** جس کا پہلا جز واسم ہو۔ ۲۔ **فعلیہ** جس کا پہلا جز وفعل ہو۔

یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ **خبریہ** جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: **المدرسة مفتوحة** یا **فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ** دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ، دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ **انشائیہ** جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: **اقْرَأْ يَا وَلَدُ، لَا تَجْلِسْ يَابُنْتُ**۔ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب کیوں کہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔ جملہ انشائیہ (الجملة الإنشائية) کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ امر: **﴿اقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾** ۱

۲۔ نہی: **﴿لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ﴾** ۲

۳۔ استفہام: **﴿إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ﴾** ۳

۴۔ تمنی (آرزو): **لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ**۔

۵۔ ترجی (امید): **لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا** ۴ (امید ہے کہ اللہ

اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے)۔

۶۔ ندا: یا تلامذۃ! فُزْتُمْ اِنْ اجْتَهَدْتُمْ۔

۷۔ عرض: یعنی وہ حمد جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِيذُ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

۸۔ قسم: ۰ تَاللّٰہِ لَا کِبِدَ اَصَامُکُمْ ۰ (واللہ! میں تمہارے بتوں پر داؤ چلاؤں گا)۔

۹۔ تعجب: مَا اَحْسَنَ فَاطِمَۃً (فاطمہ کتنی خوب صورت ہے!)۔

۱۰۔ عقود: یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں: بَعْتُ، اِشْتَرَيْتُ، اُنْكَحْتُکَ فُلَانَةَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کر دیا) قَبِلْتُ (میں نے قبول کر لیا)۔

۱۱۔ شرط: اِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشاء یہ ہوتا ہے: السّلام علیک۔

مشق نمبر ۸۰

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ لَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

یہ حمد فعلیہ انشاء یہ ہے کیوں کہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(لَا تَنْسُوا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالت جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز

مرفوع متصل، اَنْتُمْ کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اسلیے محلاً مرفوع ہے۔

(الفصل) مصدر ہے، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔

(بِس) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳-۴۴) ہے، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے، متعلق فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(نَحْم) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے، محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۲۔ اِنَّكَ لَآتَتْ يَوْسُفَ؟

یہ جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیوں کہ اس میں استفہام ہے۔

(اِنَّ) حرف استفہام، حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل۔

(اِنَّ) ضمیر منصوب متصل، مبنی، اِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائے گا۔

ك کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید۔

(اِنَّت) ضمیر مرفوع منفصل ہے، پہلی ضمیر کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے اس لیے اسے بھی

محلاً منصوب کہا جائے گا کیوں کہ تاکید کا اعراب مؤکد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان

آئندہ ہوگا)۔

(يَوْسُف) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے، غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

۳۔ قَالَ اَنَا يَوْسُفُ.

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتح ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر

ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع۔
 (انا) ضمیر واحد متکلم مرفوع منفصل، مبنی ہے، مبتدا ہے اس لیے محلاً مرفوع۔
 (یوسف) خبر ہے اس لیے مرفوع ہے۔
 مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا، اس لیے محلاً منصوب ہے۔
 (یا درکھو قول کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)
 فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۸۱

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو:

مکتوب فی تهنئة العید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إلی حضرة الوالد المکرم،

السّلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته،

بِعیدِ الفطرِ ذی البرکاتِ اُھْدِیْ

لِحَضْرَتِکَ الْهِنَاءُ^۱ مَعَ السّلام

وَأَرْجُو أَنْ یَعُوذَ بِکُلِّ عَزٍّ

وِإِقْبَالٍ عَلَیْکَ بِکُلِّ عَامٍ

وَبَعْدُ، فَإِنِّی لَوِ اسْتَعَرْتُ^۲ مِنْ حَسَنِ^۳ فِصَاحَتِهِ وَمِنْ بَدِيعِ الزَّمَانِ بِلَاغَتِهِ

۱۔ مبارک بادی، خوش گواری۔ ۲۔ اِسْتَعَارَ: عاریت لینا۔

۳۔ حسان بن ثابت التوفی سنہ ۳۵ھ آنحضرت ﷺ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔

۴۔ بدیع الزمان احمد انی التوفی سنہ ۳۹۸ھ ایک بڑا دانش پرداز ہے جس کی کتاب ”مقامات ہمدانی“ مشہور ہے۔

لَمَّا قَدَرْتُ عَلَى وَصْفِ مَا فِي الْفُؤَادِ^۱ مِنْ عَظِيمِ الشُّوقِ وَعَوَاطِفِ^۲ الاحترام، كَيْفَ لَا؟ وَلِسَانُ الْبَلَاغَةِ يَعْجُزُ عَنْ شُكْرِ أَيْادِيكَ^۳ الَّتِي غَمَرْتَنِي^۴ بِسَجَالِهَا^۵، وَاتَّسَعَ^۶ فِي مِيدَانِ الْكَرَمِ مَجَالُهَا^۷۔
 بِاُمُولَايِ^۸ مَعَ اعْتِرَافِ الْعُجْزِ وَالتَّقْصِيرِ أَرْفَعُ^۹ لِمَعَالِيكُمْ^{۱۰} عَرِيضَةَ التَّهْنِئَةِ^{۱۱} بِإِقْبَالِ الْعِيدِ السَّعِيدِ۔ أَعَادَهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِالْمَسَرَّاتِ وَالْعِيشِ^{۱۲} الرَّغِيدِ۔

بِالْبِتِّ لَوْ كُنْتُ الْيَوْمَ أَمَامَ حَضْرَتِكُمْ فِي الْبَيْتِ، وَقَبْلَتْ^{۱۳} أَيْدِي الْوَالِدِينَ الْمَعْظَمِينَ الَّتِي بَظَلَّهَا تَرَيُّتُ^{۱۴}، وَتَلَقَّيْتُ^{۱۵} مَا تَلَقَّيْتُ^{۱۶}۔ فَمَا أَطْلَبُ عَبْدًا تَتَضَاعَفُ^{۱۷} فِيهِ الْمَسَرَّاتُ بِرُؤْيَا الْوَالِدِينَ وَلَهُمْ^{۱۸} خُدُودُ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ، لَعَلَّ اللَّهَ يُقَرِّبُ أَيَّامَ لِقَائِنَا، وَيُحَقِّقَ فِي الْقَرِيبِ رَجَائِنَا۔
 هَذَا، وَأَهْدِي تَحِيَّةَ السَّلَامِ وَالتَّهْنِئَةَ لِأُمِّي الشُّفُوقِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي وَالْأَعْمَامَ الْمُحْتَرَمِينَ۔ اَطْلَلِ اللَّهَ بِقَاءَكُمْ وَبِقَاءِهِمْ لِلْعَبْدِ الْمَهْجُورِ خَادِمُكُمْ عَبْدُ الشُّكُورِ

تنبیہ: جملہ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے۔

۱۔ فؤاد (ح۔ اقدہ) دل۔ ۲۔ جمع ہے عاطفہ کی جذبہ شفقت۔ ۳۔ احسانات۔

۴۔ عمر (ن) ڈوب دینا۔ ۵۔ سَجَل (ح۔ سجال) بڑا ڈول۔ ۶۔ اتسع (در اصل اتسع) شہدہ ہونا۔

۷۔ جو بگاڑ، جوئی۔ ۸۔ دفع (لذ) پیش کرنا۔ ۹۔ معالیٰ بندیاں۔ ۱۰۔ بے نیسے بول جاتا ہے۔

۱۱۔ تہنیت، مبارک باد۔ ۱۲۔ سامنے آنا۔ ۱۳۔ پافراغت زندگی۔

۱۴۔ قبل بوسہ دینا۔ ۱۵۔ تونے پرورش پانا۔ ۱۶۔ تَلَقَّی: حاصل کرنا۔

۱۷۔ تصاعف دو چند ہونا۔ ۱۸۔ بوسہ دینا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

الْإِعْرَابُ

تنبیہ ۱ اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق (۱۰) اور (۱۱) میں اور فعل کا اعراب سبق (۲۰) میں لکھ چا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (۱۰-۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲ اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے، لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کی جو حرکات و سکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہیے، مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اعراب بالحرکتہ ۲۔ اعراب بالحروف۔

۱۔ م ب با حرکتہ یہ ہیں: رفع (ُ) یا (ُ)، نصب (ـ) یا (ـ)، جر (ـ) یا (ـ)۔ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع (ُ) ، نصب (ـ) اور جزم (ـ) ہے۔

تنبیہ ۳ یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے، نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمتہ (ُ)، فتحہ (ـ)، کسرہ (ـ) اور سکون (ْ) بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور

درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا، ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

۲۔ اعراب بالحروف یہ ہیں: ا، ی، اَن، اُن، اُون، اِین، اِوَن، اِوَن اور ن۔
 تنبیہ ۴۔ ا، ی، اُون، اِوَن وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کر لو۔ مثلاً اُو کو اَو، ا کو اِ اور ی کو اِی کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱)
 الف ا، ی، اُون، اِوَن، اِوَن، اِوَن، اِوَن، اِوَن اور اِوَن کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: اَبُوک (حالت رفعی) اَبَاک (حالت نصبی) اَبِیک (حالت جری)، لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز اِوَن کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ اَبِی، رَأِیْتُ اَبِی، قُلْتُ لِاَبِی، (دیکھو سبق ۱۱-۲)
 تنبیہ ۵۔ لفظ اِوَن عموماً اسم ظہری کی طرف مضاف ہوتا ہے، ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ فَم کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرا دی جاتی ہے: فُوک، فَاک، فِیک کہا جاتا ہے۔ فَم کو اعراب باحرکت بھی لگا سکتے ہیں: فَمُک، فَمَک، فَمَک۔
 تنبیہ ۷۔ مذکورہ اسمائے ستہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبر (غیر مصغر) ہوں اس لیے یہ اسمائے ستہ مکبرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرف رفع، نصب اور جر سے ہوگا: اُخِی، اُخِی، اُخِی وغیرہ۔ (مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۷۴-۶ میں)

ب۔ اِن، اِین اسم تشنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ.

ن۔ اُنُون، اِین جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَیْنِ.

ا۔ نِ مضارع کے تشنیہ کا اعراب ہے: یَفْعَلَانِ، تَفْعَلَانِ.

ا۔ نِ مضارع جمع مذکر اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے: یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ.

تنبیہ ۸ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں ن اور نِ صرف حالت رفعی میں لگائے جاتے ہیں، حالت نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کر دیے جاتے ہیں: لَنْ یَفْعَلَا، لَنْ یَفْعَلُوا، لَنْ تَفْعَلِی. اسی طرح لَمْ تَفْعَلَا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گرائیں)

تنبیہ ۹ تشنیہ و جمع کا نون اعراب کی علامت ہے اسی لیے نون اعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰ اسم میں تشنیہ کا الف اور جمع کا واو علامت اعراب ہیں اسی لیے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تشنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں، ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح یَفْعَلَنْ اور تَفْعَلَنْ کا نون اعرابی نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعراب لفظی کہتے ہیں، لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے: مُوسٰی اور عَصَا اسم مقصور ہیں کیوں کہ آخر میں الف مقصورہ لگا ہوا ہے۔ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاء موسیٰ، رأیت موسیٰ، جاء بموسى۔

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کر لیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلی اعراب کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۱۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضی یا القاضی، جار یا الجاری اسم منقوص یا ناقص ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)
ان پر حالت رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا، صرف حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیت قاضیاً، مررت علی قاضٍ اسی طرح جاء القاضی، رأیت القاضی، مررت علی القاضی۔

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

- ۱۔ اعراب کی تعریف کرو۔
 - ۲۔ اعراب کا مقام کہاں ہے؟
 - ۳۔ لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات و سکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟
 - ۴۔ علامات اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟
 - ۵۔ مبنی کے حرکات و سکنات کے کیا نام ہیں؟
 - ۶۔ اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟
 - ۷۔ اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا؟
 - ۸۔ نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟
 - ۹۔ یفعلون اور یفعلون میں اور مُسلمون اور مُسلمون میں علامت اعراب کیا ہے؟
- ۱۔ مبنی کو لے کر۔ ۲۔ میں گزرا (میرا گزر ہوا) ایک قاضی پر۔

۱۰۔ یفعلن اور تفععلن میں نون کیسا ہے؟

۱۱۔ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۲۔ یسبی اور صغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

۱۳۔ ماضی، رام، القاضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور ان کا اعراب تینوں حالتوں میں کیا ہوگا؟

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ

إِعْرَابُ الْفِعْلِ

تنبیہ: ۱۔ چوں کہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اس لیے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں، صرف فعل مضارع (جب کہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (يَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلْ، أَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمہ () سے، نصب فتحہ (-) سے اور جزم سکون (ـ) سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں، بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے، نصب اور جزم حذف نون سے۔
فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے، لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲۔ جب مضارع پر حروف ناصبہ (أَنَّ، لَنْ، كَيْ، يَأْلِكِي) اور إِذْنُ داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے۔

تم نے درس (۴۹) میں پڑھا ہے:

۱۔ اِنَّ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اِنَّ تَضُومُوا حَيْرًا لَكُمْ۔ یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے)۔

تنبیہ ۱. اکثر اُن کا ترجمہ اردو میں ”کہ“ کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

۲۔ لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

۳۔ كَيْ (یا لَکَی) سبب بتانے کے لیے آتا ہے: اُسَلِّمْتُ کَیْ اُفْلِحَ.

۴۔ اِذَا (اِذَا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اُسَلِّمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے: اِذَا تُفْلِحَ.

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مقدر ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:

۱۔ لام الجحود یعنی جو لام کان منفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ؕ (اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں ”لِيُعَذِّبَ“ لَانْ يُعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲۔ حتی کے بعد: لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذُنَ لٰی اِبْنِیْ ؕ

۳۔ اَوْ کے بعد جب کہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَّا لَزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیْنِیْ حَقِّیْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں اَوْ تُعْطِیْ کے معنی اِلٰی اَنْ تُعْطِیْ ہیں۔

۴۔ لام کَیْ کے بعد، یعنی وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِاُکَلِّمَنَّکَ

۱۔ اِذَنْ کے معنی ہیں ”تب“ یا ”جب تو“

۲۔ تب تو تو فلان پائے گا۔

۳۔ مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عہدت میں بولا نہ جائے، لیکن اس کے معنی لیے جائیں۔ ۴۔ انفال ۳۳

۵۔ میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں۔ (یوسف: ۸۰)

یعنی (میں تیرے پاس آیا، تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لَا کَلِمَ کے معنی ہیں:
کُنِیْ اَنْ اُکَلِمَ.

۵۔ ف کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جب کہ وہ:

امر کے جواب میں آئے: تَعْلَمُ فَتُفْلِحْ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمْ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ ۳ اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر ف داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا:
تَعْلَمُ تَفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)، لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر، شرمندہ ہوگا)۔

یا استفہام کے بعد آئے: اَلَيْسَ يَنْتُكَ فَاُزَوِّدُكَ؟

یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاُنْفِقْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

یا عرض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا فَتُكْرِمُ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيْهِ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

۶۔ واو معیت کے بعد جب کہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: اُسَلِّمُ وَتُفْلِحْ (تو مسلمان ہو جا معا فلاح پائے گا) لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيْ مِثْلُهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ ۴ غلم اور اسکے مشتقات کے بعد اُن آئے تو اسے اُن کا مخفف سمجھا جائے، وہ فعل مضارع کو نصب نہ دے گا۔ ۵۔ عِلْمٌ اِنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْصِيٌّ ۶۔ (دیکھو سبق ۴۹)

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۶

| | |
|---|-------------------------------------|
| إِرْتَاَضَ (یُرْتَاَضُ) ریاضت کرنا، ورزش کرنا | تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا |
| أَسْبَى (یَسُ) غلگین ہونا | جَاذَ (وَن) سخاوت کرنا |
| أَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا | خَابَ (یَض) ناکام ہونا |
| أَصْدَقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا | خَیْطُ (ج خِیْطُ) تاگا |
| اسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا | ذَنَّا (وَن) قریب ہونا |
| أَصَلَ (۱) مَراہ کرنا | الرِّیَاضَةُ الْجِسْمَانِیَّةُ ورزش |
| أَنْقَضَ (۱) توڑنا | زَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا |
| تَبَيَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا | سَادَ (وَن) سردار ہونا |
| ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا | ضَبَّيْلُ کمزور، ناتواں |
| تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذب ہونا | نَظَمَ (ض) پرونا |
| عَضَى (يَغْضَى) نافرمانی کرنا | |

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵ ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر

منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامت نصب کیا ہے؟

۱. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا.

۲. لَا تَكْسِلْ كِي لَا تَخِيبَ فِي مَرَادِكَ.

۳. هَلْ تَضِيعُ أَوْقَاتُكَ فَإِذَا تَكُونُ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

۴. صُمْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۵. ثَابِرٌ عَلَى الْاجْتِهَادِ حَتَّى نَحْصَلَ فِي مَسْتَقْبَلِكَ مَنَزَلَةً وَاعْتِبَارًا؛ لِأَنَّ الْكَسَلَ مَا كَانَ لِيَنْجَحَ أَحَدًا.

۶. مَا كُنْتُ لَأَحْلِفَ الْوَعْدَ وَلَمْ تَكُنْ لِنَحْصِ الْعَهْدِ.

۷. كُنْ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا لِذَوِي حُلَاوَةِ الْجَنَّةِ.

۸. تَاجِرٌ فَتْرَبِخْ.

۹. جُودُوا فَتَسُودُوا.

۱۰. لَا تَتَعَرَّضُوا لِلتَّغْيِيرَاتِ الْجَوِّ فَمُرْصُوا.

۱۱. مَتَى تَسَافَرُ فَاسَافِرْ مَعَكَ.

۱۲. هَلَّا تَتَعَلَّمُ آيَهَا الْوَلَدِ فَسَهَدَ عَقْلُكَ وَبَنَمَهْدَ لَكَ سَبِيلَ التَّقَدُّمِ؛ لِأَنَّ نَجَاحَ الْمَرْءِ بِقَدْرِ عِلْمِهِ.

۱۳. قَالَ صَدِيقِي: إِنِّي أَقْرَأُ لَيْلًا فِي نَوْرِ ضَمِيلٍ، فَقُلْتُ: إِذْنُ نَوْدِي غَيْنِيكَ فَاجْتَنِبِ الْمَطَالَعَةَ لَيْلًا مَا اسْتَطَعْتَ لَنَلَّا يَصْغَفُ بِصُرْكَ.

۱۴. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا.ؕ

۱۵. لَيْتَ الْكَوَاكِبَ تَدُنُّو لِي فَأَنْظِمَهَا

۱۶. لِأَسْتَسْهَلَنَّ الصَّعْبَ أَوْ أَذْرِكَ الْمُنَى

فَمَا أَنْقَادَتِ الْأُمَالُ إِلَّا لِصَابِرٍ

۱. تَاجِرَ (۳) باہم لین دین تجارت کرتا۔ تاجر امر ہے۔

۲. واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔

۳. یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔

مِنَ الْقُرْآنِ

- ۱۔ لَنْ تَسَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ.
- ۲۔ كَيْ نُسَحِّكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا.
- ۳۔ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ.
- ۴۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْسُ لَكُمْ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ.
- ۵۔ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ.
- ۶۔ مَنْ ذَا الَّذِي يقرضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفُهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً.

مشق نمبر ۸۳

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔
- ۲۔ اپنے اوقات ضائع نہ کرو تا کہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو۔
- ۳۔ کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔
- ۴۔ کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کر لے۔
- ۵۔ تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔
- ۶۔ ہم اپنے وطن کی آزادی کے لیے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (اُو) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔
- ۷۔ نہ تو ست تاجر نفع پانے والا تھا، نہ مخنتی تاجر ٹونا پانے والا۔

- ۸۔ متفق ہو جاؤ تا کہ مستقل (آزاد، خود مختار) ہو جاؤ۔
- ۹۔ کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔
- ۱۰۔ تم اہل مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مہمند عیون و فنون جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لیے ایثار کرنے لگو۔
- ۱۱۔ قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔
- ۱۲۔ خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ

مواضع جزم الفعل

۱۔ تم نے درس (۲۰) اور (۴۹) میں حروفِ جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِن شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لیے انہیں اسماء الشرط یا کلم الجَزَاۃ کہا جاتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ مَنْ (جو شخص) ۲۔ مَا (جو چیز، جو کچھ) ۳۔ اُنّی (جس طرح، جہاں کہیں)
- ۴۔ متّی (جب کبھی) ۵۔ اَیَّان (جب کبھی) ۶۔ اَیْنَمَا (جہاں کہیں)
- ۷۔ کَیْفَمَا (جب بھی) ۸۔ مَہْمَا (جو کچھ) ۹۔ حَیْثُمَا (جہاں کہیں)
- ۱۰۔ اَیَّ (جو کوئی۔ مذکر) ۱۱۔ اَیَّۃٌ (جو کوئی۔ مؤنث)۔

تنبیہ: مذکورہ الفاظ میں نمبر (۱) سے (۵) تک، نیز اَیْن، کَیْف، اَیَّ اور اَیَّۃ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، اَیَّ اور اَیَّۃ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ یَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) هذا مَنْ یُعَلِّمُنِی (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط اِن شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جب کہ دونوں مضارع ہوں:

- ۱۔ مَنْ یَعْمَلُ سَوْءٍ یُجْزَ بِهِ^۱ (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا)۔

۲۔ مَا تَفْعَلُوا مِنْ حَرٍْ نَعْلَمُ اللہ - (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

۳۔ مَهْمَا تُعْطِ تَعْزُ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

۴۔ مَتَى تَسْعِيَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

۵۔ اَلَسَا يَكُونُ اِسْمُكَ الْمَوْتُ ۲ (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

۶۔ كَيْفَمَا تَكُونُوا يَكُنْ قُرْنَاؤُكُمْ (جیسے تم رہو گے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

۷۔ اَيَّةُ سُوْرَةٍ تَقْرَأُ تَسْتَفْذُ مِنْهَا (تو کوئی سی سورت پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیہ ۲ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذَوِی الْعُقُولِ ۳ کے لیے ہے۔ اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَهْمَا غیر ذَوِی الْعُقُولِ کے لیے، مَتَى اور اَيَّانَ زَمَانِ کے لیے، اَيُّنَمَا اور حَيْثُمَا مکان کے لیے، اُنْیَ مکان اور زمان دونوں کے لیے آتا ہے۔ اَيُّ اور اَيَّةُ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ ۳ اُنْیَ کبھی کَیْفَ اور مَتَى کے معنی میں آتا ہے: ۴ فَالْاِنِّیْ یُخْبِنِیْ هٰذِهِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِہَا (اس نے کہا: اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کرے گا؟)

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا) یہ جزم اس وقت ہوگا جب کہ جملے کے شروع میں اِنْ (اگر) کے معنی پیدا کیے جاسکتے ہوں، چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں: اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جب کہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَدْ یا سِین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَیْسَ، عَسٰی وغیرہ، تو اُس جواب پر فَ داخل کرنا ضروری ہے:

۱۔ اِنْ يَمْسُسْكُمْ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (جواب میں جملہ اسمیہ ہے)

۲۔ اِنْ كَسَمْتُمْ اللّٰهَ فَاَسْعَوْسِ (جواب میں فعل امر ہے)

۳۔ اِنْ بَوَّلْتُمْ فَمَا سَالَنْتُكُمْ مِنْ اَحَدٍ (جواب میں مائے نافیہ داخل ہے)

۴۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفُرُوْهُ۔ (جواب میں لَنْ داخل ہے)

۵۔ اِنْ سَرَقْتَ فَقَدْ سَرَفَ اِحَدٌ۔ (جواب میں قَدْ داخل ہے)

۶۔ اِنْ حَفَمَ غِيْلُهُ فَسَوْفَ نَعْبِكُمُ اللّٰهَ۔ (جواب میں سَوْفَ داخل ہے)

۷۔ اِنْ بَرَأْنَا اِلَّا اَقْلَ مَلِكٍ مَّا لَا وِلْدَانٌ فَعَسَى رَبِّيْ اَنْ يُّوْنِسَ حَسْرًا

۱۔ اس فو کو حرف تعقیب کہتے ہیں۔ ۲ آل عمران ۳۱ ۳ یونس ۷۲

۲۔ تم جو کچھ بھائی کرو گے تو ہر گز ناشکری نہ کیے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔

۳ یوسف: ۷۷ ۴ افلاس۔ ۵ توبہ: ۲۸

۶۔ توبہ دراصل توبانی ہے۔ توبی کا الف حالت جزی کی وجہ سے گر گیا اور آخر سے یائے مکمل کا حذف کرنا۔

من جنتك ۰ (جواب میں فعل جامد داخل ہے)

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:

اسمیه طلییة و بجامید وبما ولن وبقد و بالتسویف ۱

یعنی جملہ اسمیہ ہو، طلبیہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور ما، لن، قد اور سین و سوف کے ساتھ ہو (تو جواب پر ف داخل ہوگا)۔

۶۔ جب کہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر ف لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

۰ ان یکن مکم الف یعنوا الفی ۰ ۰ ومن عاد فینقم اللہ مہ ۰

تنبیہ ۴: تم نے درس (۳۳) میں پڑھا ہے کہ حالت جزی میں فعل ناقص (مقتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تری سے لم تر، اذعو سے لم اذع، ترمی سے لم ترم۔

مشق نمبر ۸۴

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. من یعمل سوء یجز بہ۔

۲. ان لم تغلب عدوک فدار ۵

= کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح یوایین = یوایینی سے یا ئے متکلم حذف ہے۔ معنی ہیں اگر تو مال و اولاد کے لحاظ

سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔

۱۔ کیف: ۴۰، ۳۹ ۲۔ کسی فعل پر سوف داخل کرنا

۳۔ اگر تم میں سے ایک ہزار (محبوب) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غاب آجائیں گے۔ (انگل ۶۶)

۴۔ اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ (نہ ۹۵)

۵۔ دار امر ہے، مذاراۃ سے یعنی خاطر مدارات کر۔

۳ مَا تَفْعَلُوا مِنْ حَيْرٍ فَلَنْ تَكْفُرُوا.

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیوں کہ مبتدا ہے۔

(يَفْعَلُ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے، اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلاً مرفوع ہے۔

(سَوْءٌ) مفعول بہ ہے، اس لیے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(يُخْرُ) (= يُجْزَى = يُجْزَى) فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے، جس کی علامت آخر سے حرف علت کا اسقاط ہے، اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع۔

(ب) حرف جارہ (ہ) ضمیر مجرور متصل، جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۷۷

| | |
|--|--|
| أَصَابَ (۱-و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا، سَدِيدٌ (جہ سداد) مضبوط، درست | تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا، پہنچنا |
| خَالَ (يَخَالُ) خیال کرنا | ضَرَسَ (۲) چبنا |

۱۔ ما اسم الشرط ہے، جازم فعل ہے، مجرور منصوب کیوں کہ تَفْعَلُوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے۔

| | |
|--|---|
| خَفِيَ (س) چھپنا (۱) چھپنا | صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا |
| خَلِيقَةٌ خَلَّتْ | قُدُوۃٌ پیشوا، رہنما |
| ذَارِي (ی-۳) خاطر مدارات کرنا | لَطَفَ (ن، ہد) مہربانی کرنا (ک) پاکیزہ ہونا |
| ذِكْرِي يَارَ، نَفِیْحَتِ، نَفِیْحَتِ کرنا | مَنْسَمٌ چوپائے جانور کا کھر، ٹاپ |
| سَحَرُ (ف) جادو کرنا | وَطِئُ (س) روندنا |
| سَيِّئَةٌ (ج سَيِّئَاتٌ) برائی | وَقَرُ (۲) عزت کرنا |
| نَابٌ (ج أَنْيَابٌ) ٹوٹا، دانت | |

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵ ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ فلگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

۱. من لا یُرحمہ لا یُرحمہ. (الحدیث)

۲. من لا یرحمہ صغیرنا ولا یوفز کبیرنا فلیس مِنّا. (الحدیث)

۳. من لا یرحمہ ضیقہ فلیس مِنّا. (الحدیث)

۴. متی نحسن أخلاقک یرحمک أحبابک.

۵. حیثما بدخل نور الشمس یضعف دخول الطیب.

۶. اجتهدوا أیہا الایماء! فی أن تكونوا قُدُوۃً حسنةً لأولادکم؛ لِأَنَّکم کیفما تكونوا یکن أولادکم.

۷. إرحموا من فی الأرض یرحمکم من فی السماء. (الحدیث)

۸. قفّا ملک من ذکرى حییب ومنزل

اشعار

۹. وَمَنْ لَمْ يَصْنَعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ يَضْرِبَنَّ بِأَنْيَابٍ وَبُوطًا بِمَنْسِمٍ
۱۰. وَمَنْ يَغُرَّرْ، حَسْبَ عَدُوٍّ أَوْ صَدِيقِهِ وَمَنْ لَمْ يَكْرَمْ نَفْسَهُ لَمْ يَكْرَمْ
۱۱. وَمَهْمَا يَكُنْ عِنْدَ أَمْرٍ مِنْ خَلِيقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ، نَعْلَمُ
۱۲. وَلَا تَغْتَرَّرْ تَدْمٌ وَلَا نَفْسٌ حَاسِدَا نَدَلٌ، وَلَا تَحْقِرْ سِوَاكَ تَحْقِرْ
۱۳. وَانْتَهَزْ مِنَ الشُّورَى فَإِنَّكَ إِنْ نَصَبَ نَحْذَ مَا دَحَا أَوْ تَحْطَى الرَّايَ تَعْدِرُ

تنبیہ ۶: چار ایامیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں، مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لیے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنْسِم کو دوزیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنْسِم پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق نمبر ۸۶

من القرآن

۱. فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا.
۲. قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا، قُلْ لَمْ تَوَدُّوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا، وَلَمَّا بَدَخَلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ.
۳. قُلْ إِنْ تَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَخَاسِكُمْ بِهِ اللَّهُ.
۴. وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ.
۵. وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتَانَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا، فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ.
۶. اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُضْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ.
۷. إِنْ تُصْنَكُمْ حَسَنَةً تَسْؤُهُمْ وَإِنْ تُصْنَكُمْ سَيِّئَةً يَفْرَحُوا بِهَا.

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

إعراب الاسم (ألف)

۱۔ اسم بہ لحاظِ اعراب کے تین قسم کا ہے:

۱۔ **مبنی**: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هؤلاء، رأيت هؤلاء، قلت لهؤلاء.

۲۔ **معرب منصرف**: جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جرتنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں: جاء رجلٌ، رأيت رجلاً، قلت لرجلٍ.

۳۔ **معرب غیر منصرف**: جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت ناصی و جری میں فتح (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمرُ، رأيت عُمرَ، قلت لعُمَرَ.

۲۔ اسمائے مبنیہ بہت کم ہیں، جن کی قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ ضمائر۔ (دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱)

۲۔ اسماء الاشارة۔ (دیکھو سبق ۱۲)

۳۔ اسماء الاستفهام۔ (دیکھو سبق ۱۳)

۴۔ اسماء الموصولة۔ (دیکھو سبق ۴۲)

۵۔ اسماء الشرط۔ (دیکھو سبق ۵۶)

۶۔ اعداد مرکبہ یعنی أَحَدٌ عَشَرَ سے تِسْعَةُ عَشَرَ تک۔ (دیکھو سبق ۴۴)

- ۷۔ اسماء الکناہیہ: کُم، کَأَیْن، کَذَا، کَیْتُ وَذَیْتُ (سبق ۶۵)۔
- ۸۔ اسماء الصوت، آواز کے نام: غاق غاق، بَخ، وغیرہ۔
- ۹۔ اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: ہِیْہَاتُ (سبق ۷۵)۔
- ۱۰۔ فَعَال کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَام (عورت کا نام) فَسَاق (فاسق) حَذَارِ (بمعنی اَحْذَرُ)۔
- تنبیہ اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ معرب ہوتا ہے: هَذَانِ، هَذَیْنِ، ذَانِکَ، ذَیْنِکَ، اللَّذَانِ، اللَّذَیْنِ۔

الْمُعْرَبُ الْغَيْرُ الْمُنْصَرَفُ

- ۳۔ غیر منصرف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:
 - ۱۔ اسم علم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:
 - الف مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا متحرک الوسط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطمَةُ، زَیْنَبُ، سَقْرُ (دوزخ)۔
 - ب یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو، اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: إِدْرِیْسُ، اِبْرَاهِیْمُ۔ اسی لیے نُوحٌ منصرف ہے یا متحرک الوسط ہو: شَتْرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ، مگر ہند میں اختلاف ہے۔
 - ج یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبْکُ (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکب مزجی یا امتزاجی کہتے ہیں۔

۱۔ بہتر ہے۔ ۲۔ کئی، بہتر ہے۔ ۳۔ اتنا، ایسا۔ ۴۔ ایسا ایسا۔

۵۔ کوئے کی آواز۔ ۶۔ اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ ۷۔ دور ہوا۔

۸۔ بعل ایک بت کا نام ہے اور بک ایک بادشاہ کا نام ہے۔

۱۔ یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ۔

۲۔ یا فعل کا ہم وزن ہو: اُحْمَدُ، یَزِيدُ (بر وزن یبیع)۔

۳۔ یا وہ اسم علم فَعْلُ کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ، اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ: بعض اسمائے صفت کی جمع بھی فَعْلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخْرُ جمع اُخْرٰی کی، جُمْعُ جمع جَمْعَاءُ^۱ کی، لیکن اسم تفضیل کی مؤنث جو فَعْلُ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبْرٰ، صُغْرٰی کی جمع صُغْرٰ۔ (دیکھو سبق ۱۲-۱۳)

۲۔ اسم صفت اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جب کہ وہ:

الف۔ فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ، عَطْشَانُ^۲ ان کا مؤنث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے یہی وجہ ہے کہ نَذْمَانُ^۳ منصرف ہے کیوں کہ اس کا مؤنث نَذْمَانَةٌ آتا ہے۔

ب۔ یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اُحْمَرُ، اُحْسَنُ وغیرہ۔

ج۔ یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دہرائے جاتے ہوں: اَحَادُ (ایک ایک) مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحد واحد کے معنی مفہوم ہوتے ہیں، ثَنَاءُ (دودو) مَثْنٰی (دودو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک۔

(دیکھو سبق ۳۶-۵)

۳۔ جب کسی اسم یا صفت کے آخر میں الف ممدودہ (ـاء) [یعنی الف سے پہلے زیر اور بعد میں ہمزہ] زائد آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسَنَاءُ (بڑی خوب صورت) حَمْرَاءُ وغیرہ، خواہ وہ

لفظ جمع ہو: عَلَمَاءُ، أَنْبِيَاءُ وغیرہ۔

تبیہ ۳ اُسْمَاءُ (جمع اِسْم کی) منصرف ہے، کیوں کہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لیے کہ اِسْم اصل میں سِمُو ہے۔

مگر لفظ اُنْشَاءُ (جمع شَيْء کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لَا تَسْلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ۔

۴۔ وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيلُ، أَفَاعِلُ، أَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ، تَفَاعِلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: ذَرَاهِمُ، ذَنَانِيرُ، أَكَابِرُ، أَكَاذِيبُ، مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ، تَمَانِيلُ (جمع تَمَثَالُ کی) دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةُ کی)۔

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: أَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنَبِلٍ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغہ منتهی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیوں کہ انکی اور جمع مکسر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: أَكْبَابِرُونَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

۵۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتح دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جری میں اسے کسرہ دیا جائے گا: فِي مَدَارِسٍ مِصْرَ وَمَسَاجِدِهَا مُقَامٌ لِلْأَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ۔ دیکھو رنگین شدہ اسما غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

۲۔ اکادیب جمع ہے المذنبۃ کی یعنی جھوٹی بات۔

۱۔ مانند ۱۰۱

۳۔ دائرہ = دائرہ یعنی گول لکیر، رفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

۴۔ صورت۔

اسی طرح کسی اسم علم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جر پڑھ سکتے ہیں: رأیت عُثْمَانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تشبیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، اَحْمَرَيْنِ، اَحْمَرُونَ، اَحْمَرَيْنِ۔

تنبیہ: ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو، وہ یہ ہے۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے:

۱۔ علمیت (علم ہونا) ۲۔ صفت ۳۔ تانیث ۴۔ وزن الفعل

۵۔ عدل ۶۔ الف نون زائدہ ۷۔ عجمہ (غیر عربی ہونا)

۸۔ ترکیب مزجی ۹۔ الف ممدودہ زائدہ ۱۰۔ جمع منتہی المجموع۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد ”کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے۔“ اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی)، جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثَلَاثٌ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیت ہے دوسرا سبب عدل ہے۔ چوں کہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہوگا اور ب معدول ہو کر ثَلَاثٌ بن گیا ہے اس لیے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں، لیکن ان میں علمیت کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ

در اصل غامراً اور زافراً ہوں گے اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے، ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ علمیت کے ساتھ وصفیت جمع نہیں ہو سکتی، اگر کسی اسم صفت کو علم بنا دیا جائے تو وصفیت باقی نہیں رہے گی: حامدٌ دراصل اسم صفت ہے کیوں کہ اسم فاعل ہے، جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسم علم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفت نہ عجمی ہو سکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔

چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغہ منتہی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماء، مَسَاجِدُ، قَنَادِيلُ۔

اچھا تو اب **علمیت** کے ساتھ نمبر (۳) سے (۸) تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا: فاطمة (علمیت اور تانیث) احمدٌ (علمیت اور وزن الفعل) عَمْرٌ (علمیت اور عدل) عُثْمَانُ (علمیت اور الف نون زائدہ) اِبْرَاهِيمُ (علمیت اور عجمہ) بَعْلَبَكُ (علمیت اور ترکیب مرزجی)۔

اور **صفت** کیساتھ نمبر (۳) سے (۶) تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا، لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث^۱ (ة) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰی حَسَنَاءُ میں صفت اور تانیث ہے، اَحْمَرُ (صفت اور وزن الفعل) ثَلَاثٌ يَامَثَلْتُ (صفت اور عدل) عَطَشَانُ (صفت اور الف نون زائدہ)۔

۱۔ تم نے عربی کا معلم حصہ اول میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ تائے تانیث (ة) ۲۔ الف مقصورہ (ی) اور ۳۔ الف ممدودہ (اء)۔

۶۔ امثلة للأسماء الغير المنصرفه

- ۱۔ لِلْعَلَمِ الْمُؤَنَّثِ: سَعَادُ (نم عورت) مَكَّةُ، حَمْرَةُ (نام مرد) خَذِجَةُ.
- ۲۔ لِلْعِلْمِ الْعَجَمِيِّ: اَدَمُ، اِسْمَاعِيلُ، يَعْقُوبُ، يُؤْنَسُ.
- ۳۔ لِلْعِلْمِ الْمَرْكَبِ: قَاضِي خَانُ، مُحَمَّدُ خَانُ، مَعْدِيكَوْبُ، اُرْدَشِيرُ.
- ۴۔ لِلْعِلْمِ الْمُوَازِنِ لِلْفِعْلِ: شَمْرُ، اَشْهَبُ، يَعْلى، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔
- ۵۔ لِلْعِلْمِ عَلَى وَزْنِ فُعْلٍ: مُضَرُ (قیہ کا نام) هُبْلُ (ایک بت کا نام) زُفْرُ.
- ۶۔ لِلْعِلْمِ مَعَ الْاَلِفِ وَالتَّوْنِ: عَفَّانُ، حَسَّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ.
- ۷۔ لِلصِّفَةِ مَعَ الْاَلِفِ وَالتَّوْنِ: شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلَّانُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)۔
- ۸۔ لِلصِّفَةِ الْمُوَازِنَةِ لِأَفْعَلٍ: اَعْظَمُ، اَكْثَرُ، اَكْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کثردہ)۔
- ۹۔ لِلْعَدَدِ الْمَكْرُرِّ فِي الْمَعْنَى: رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبِعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔
- ۱۰۔ لِمَا فِيهِ الْاَلِفُ الْمَمْدُودَةُ الزَّائِدَةُ: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُورَاءُ (دسواں دن) خَنَسَاءُ (نام عورت)۔
- ۱۱۔ لِصِغَةِ الْمُنْتَهَى الْجُمُوعِ: مَسَائِلُ (جمع مَسْأَلَةٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مَنِيرٌ کی) تَوَارِيخُ، قَنَادِيلُ، مَسَاكِينُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸

| | |
|-----------------------------------|---|
| أَبَدُ (جہ آباد) زمانہ، عرصہ | سَاءَ (يَسُوءُ) برا لگنا، بدنام ہونا دینا |
| أَبْدَى (۱-ی) ظاہر کرنا | شَدِيدُ (جہ شَدَادُ) مضبوط، سخت |
| تَكُونُ (۳) وجود پانا، بن جانا | شَمِيلَةٌ (جہ شَمَائِلُ) فطرت، خصلت |
| إِرْتِيَاحٌ (۷-و) آرام پانا، رحمت | طَابَ لَهُ (ض) پسند آنا |

| | |
|---|--|
| طَافَ (ن، و) پھیرے لگانا | بُرْتُقَالِيَّ نَارُجِي رَنگ |
| عَكْفَ (ن) عبادت کے لیے ٹھہرے رہنا | إِبْرِيْقُ (جہ اَبَارِيْقُ) وہ برتن جس میں ٹوٹی اور قبضہ ہو، بدھنا (لونا) |
| عنايةً (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا | تَحَلَّى (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا |
| قَوْسُ (جہ اَقْوَاسُ و قِيسِي) کمان | جَدُّ كَوْشِ، چستی |
| قَوْسُ فُرُحٍ رَنگ بہ رنگ کی کمان جو آسمان کے افق میں ہارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔ | جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا (أَجَلُّ) بڑا عظیم الشان |
| كَأْسُ (جہ كُؤُوسُ) گلاس | جَمِيْلُ احسان، خوب صورت |
| كُوبٌ (جہ اَكْوَابٌ) پیالہ | حُلَّةٌ (جہ حُلَلٌ) لباس |
| لَا عَرُو كُوْلِي عَجِبْ نہیں | خَلْدَ (۲) بیکسلی بخشا |
| مَجْدٌ عزت، بزرگی | رُكْنٌ (جہ اَزْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت |
| مَعِيْنٌ آب رواں، چشے سے بہتی ہوئی شراب | کا ایک فرد، ممبر |
| وَافِي (یو اَفِي) اچانک آپہنچنا، حق ادا کرنا | مدی انتہا، درازی |

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

۱. الخلفاء الراشدون أربعة: أبو بكر وعمر وعثمان وعليّ
۲. خلفاء بني أمية أربعة عشرة، أولهم معاوية بن أبي سفيان وآخرهم مروان بن محمد، ومدة خلافتهم اثنتان وتسعون سنة.

۔ فُرح جمع ہے فُرْحَةٌ یعنی رنگ بہ رنگ لکیریں، غیر منصرف ہے۔

۳. ہرّاءُ مدینۃ عظیمۃ بخراسان، فُتِحَتْ فی زمّ عثمان بن عفّان .
 ۴. قوسٌ قزح قوسٌ عظیم یظہر فی السماء فی آیام المطر وهو یتکوّن من سبعة ألوان: أحمر وبرتقاليّ وأصفر وأزرق ونیلّی وبفسجی وأخضر.

من القرآن

۵. فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع.
 ۶. ووهبنا لہ اسحق و یعقوب کلاً ہدینا ونوحا ہدینا من قبل ومن ذریّتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ و ہرون وكذلك نجزی المحسنین وزکریّا ویحییٰ وعیسیٰ والیاس کلّ من الصّالحین واسمعیل والیسع ویونس ولوطاً وکلاً فضّلنا علی العلمین.
 ۷. یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدّ لکم تسوؤکم.
 ۸. انّ ہی الا اسماء سمّیتوها انتم وابائکم.
 ۹. ما ہذہ التّماثیل الّتی انتم لها عاکفون
 ۱۰. یطوف علیہم ولذانّ مُخلدّون^۱ باکواب و اباریق و کاس من معین.

مکتوب من الوالد الی ولده النجیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولدی المکرّم!

وعلیک السّلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

وبعد تقبیل خدّیک والدّعاء بدوام العافیۃ علیک، اُنَبِّئُکَ اَنّہ وصلتنا

۱۔ حنّہ (۲) میث قائم رہن۔ مُخلدّ جو ہمیشہ ایک جگہ میں زندہ رہا جائے۔

رسالتك في التهنئة بالعيد. (متعك الله بكثير من أمثال هذا العيد).

لقد سررنا سرورا عظيما بحسن تخيلك في إبداء معرفة جميلنا عليك.
فما كان أشد ابتهاجنا بقراءتها، وما أعظم ارتياح إخوتك عمر وعثمان
وعليّ بسماعتها وأختيك زاهدة وطاهرة لرؤيتها.

وافت رسالتك تقرر ما تحليت من خلل الفضائل ومحاسن الشمائل
وتبشر بحسن مستقبلك وبلوغ أملك، فحمدنا الله على عنايته بك.
بُني! إنني أكرمك، فقال نبينا ﷺ: **أكرموا اولادكم**. وأمثالك أحق
بالإكرام.

أرجو من الله أنك ستصير رجلا ماهرا في الإنشاء وركنا شديدا لأُسرتك
وتزيدها مجذا على مجدها وتُبقي مع الأيام ذكراها، ولا غرو إذ:
نعمُ الإله على العباد كثيرةً وأجلُّهنَ نحابة الأولاد
فلرب مولود أقام لوالده شرفا يذوم على مدى الأباد

فداوم يا بُني على جدك
تر ما يسُرُّك في يومك وغدك

والسلام

طالب خیرک

أبوك عبد الغفور

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْحَمْسُونَ

إعراب الاسم

المرفوعات

۱۔ حصہ اول سبق (۱۰) میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔
اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے، کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جب کہ ۱۔ فعل ہو ۲۔ یا نائب الفاعل ہو ۳۔ یا مبتدا ہو ۴۔ یا خبر ہو۔
ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جب کہ ۱۔ مفعول بہ ہو ۲۔ یا مفعول مطلق ہو ۳۔ یا مفعول لہ ہو
۴۔ یا مفعول فیہ ہو ۵۔ یا مفعول معہ ہو ۶۔ یا حال ہو
۷۔ یا تمیز ہو ۸۔ یا مستثنیٰ ہو ۹۔ یا منادئیٰ ہو

۱۰۔ یا لا لنفی الجنس کا اسم ہو ۱۱۔ یا إِنْ اور اس کے اخوات کا اسم
۱۲۔ یا تَنْكِاح اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرا الاسم

جب اسم ۱۔ کسی حرف جر کے بعد واقع ہو ۲۔ یا مضاف کے بعد، یعنی مضاف الیہ ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا، غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

المرفوعات

۱. الفاعل ۲. نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: اُکْرِمَ زَيْدٌ خَالِدًا اور اُکْرِمَ زَيْدٌ۔

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہو جائیں گے ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کبریٰ)۔ چنانچہ زید اکرم خالد جملہ اسمیہ ہوگا، اس طرح:

| | | | | |
|------------------|-------|-------|--------------|------|
| مبتدا اور خبر | مبتدا | جملہ | فعل، اس میں | زید |
| مل کر | خبر | فعلیہ | ضمیر ہو فاعل | اکرم |
| جملہ اسمیہ کبریٰ | ہوا | مفعول | | خالد |
| ہوا۔ | | | | |

۵۔ فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ تشبیہ ہو خواہ جمع: حضر الوالد، الولدان، الأولاد۔ حضرت المرأة، المرأتان، النساء۔ (دیکھو سبق ۱۸-۱۹)

۶۔ تم نے سبق (۱۸) میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکرر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لے سکتے ہیں اور مؤنث بھی: حضر الرجال بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت الرجال بھی، حضر النساء بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النساء بھی۔ جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا حضرت نہیں کہیں گے، لیکن ابن کی جمع سالم بنون (یا بنین) کا شمار ابناء (جمع مکرر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لے سکتے ہیں۔ **امثله** (دیکھو سبق ۱۱)

تنبیہ: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بنو ہے۔ اس لیے اس کی جمع سالم بنون ہوتی جسے مخفف کر کے بنون بنالیا۔

۷۔ فعل مضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر اور تانیث میں فعل اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے: **حصر الأولاد وحلسوا، حضر البنات وحلسنا** مگر فعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے، یہی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے: اشتريت الكلاب فحرسنت یا حرسن بیٹی۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعس کیا جاتا: استأجرت^۱ الغلمان^۲ فحرسوا بیٹی کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد ہر فصل ہے اس کے بعد مفعول کا مقام ہے، اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں، کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ

۱۔ بنون کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرادیا گیا ہے۔ (یونس: ۹۰)

۲۔ استأجر (۱۰) نوکر رکھنا، مزدوری پر لگانا، کرایہ سے لینا۔

۳۔ جمع ہے غلام کی یعنی نو جوان لڑکا۔

بھی آسکتا ہے۔ قرأ الیوم علی کتابا۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرأ کتابا علی، کتابا قرأ علی، لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے، مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلے گا۔

فعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معری ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اُکرمَ یحییٰ عیسیٰ (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی) اگر عیسیٰ کو مقدم کر دیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلم کا مقصد فوت ہو جائے گا، البتہ اُکل یحییٰ کُمثری (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فعل کو مؤخر کرنا جائز ہے، کیوں کہ کُمثری کوئی ایسی چیز نہیں جو یحییٰ کو کھا جائے۔

۲۔ جب کہ مفعول اِلا یا اس کے ہم معنی لفظ کے بعد واقع ہو: ما اُکرمَ زیدٌ اِلا علیاً یا غیر علی (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کر دیں اور کہیں ما اُکرم علیاً اِلا زید (زید کے سوا کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ اِنما بھی حصر کے معنی دیتا ہے: اِنما اُکرم زیدٌ علیاً (زید نے صرف علی کو تعظیم دی) یہی معنی پہلے جملے کے ہیں، اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو: اُکرم خالداً

قومہ^۱: اس مثال میں قوم فاعل ہے، اس کے ساتھ (ہ) کی ضمیر ہے جو خالداً (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومہ خالدا کہیں تو اضماع قبل الذکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تب ۲ تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں، لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومہ کو مقدم کریں تو (ہ) کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظاً و رتبہً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں، البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضماع قبل الذکر جائز ہوگا۔ اکرم قومہ خالداً^۲ کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ خالدا اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے، لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رتبہً مقدم ہے۔

۲۔ جب کہ فاعل اِلا کے بعد واقع ہو: ما اکرم علیاً اِلا زیداً^۳ یا غیر زید۔ اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

۳۔ یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضربک زیداً۔ اس مثال میں (ک) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے۔

۱۱۔ تم نے درس (۱۰) میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں، مگر ان کے مجہول کا نائب اغاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: علیم زید حامداً غنیاً (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول

۱۔ خالداؤ اس کی قوم نے عزت دی۔ ۲۔ حامد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

۳۔ زید کے سوا اعلیٰ کسی نے عزت نہ کی۔

بنائیں تو کہیں گے: عَلِمَ حامدٌ غنیاً.

تنبیہ ۳ تم نے سبق (۱۴، ۱۵ اور ۲۵) میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲۔ مصدر اور بعض اسمائے مشتقہ کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے (دیکھو سبق ۲۲) اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسَهُ فَرَسَ زَيْدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا ”فَرَسَ“ السَّابِقِ کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السَّابِقِ کا مطلب الَّذِي سَبَقَ ہے۔ (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسمائے مشتقہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹

| | |
|---|---------------------------------------|
| إِبْتَلَى (ے-و) مبتلا ہونا، آزمانا | بَيَّضَ (ج بیض) اِثْدا |
| اسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا، اُچک لینا | بَيْعَ (ج بیع) گرجا، عیسائیوں کا معبد |
| أَلْهَى (۱-و) غفلت میں ڈالنا | بَغْتَةَ اچانک |
| جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زیر دینا | جَلَدُ (ج جلود) کھال |
| حَضَنَ (ض) انڈے سینا، بچہ سنبھالنا | حَيْنَ (ج اَحْيَانٌ) وقت |
| رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا | رُومَرَةٌ (ج رُومَرٌ) ٹولی، گروہ |
| رَاوَدَ عَنْ نَفْسِهِ کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا | سَاحِرٌ (ج سَحَرَةٌ) جادوگر |
| قَطَعَ (عز-ف) تعلق کاٹ دینا | سَاحَةُ ميدان، صحن |

| | |
|--|---|
| لَامَ (ن، و) ملامت کرنا | شَحِمَ (ج شَحُوْمٌ) چربی |
| مَزَقَ (ز) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا | شَمِعَ (ج شَمَعَاتٌ) موم بتی، چراغ |
| وَثَبَ (يَثِبُ) حملہ کرنا، چھلانگ مارنا | صَحِيحٌ (ج أَصْحَاءُ) تن درست |
| هَدَمَ (ض) ڈھا دینا | صَوَمَعَةٌ (ج صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ |
| أَغْرَابِيٌّ (ج أَغْرَابٌ) دیہاتی | طَائِرٌ (ج طَيْرٌ اور طَيْرٌ) پرندہ |
| بَعْرٌ مِثْقَلِي | عَرَاثٌ بڑا پیچانے والا، چالاک آدمی |
| فَارَةٌ (ج فَيْرَانٌ) چوہا، چوہیا | لُبُوسٌ لباس |
| فَرُخٌ (ج أَفْرَاحٌ اور فِرْوُخٌ) چوزہ، پرندے کا بچہ | مُبَاغْتَةٌ (۳- مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا |
| فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (ج فَرُوسٌ) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے | نَعْلٌ (ج نَعَالٌ) جوتا |
| فَتْسِيٌّ (ج فَتْيَانٌ) جوان غلام | وَبْرٌ (أَوْ بَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال |
| وَقُوْدٌ ایدھن | |

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمحل کو پہچاننا اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

۱. جاء یا جاءت أجبتي وجلسوا عندي ليسألوا عن أحوال السفر.

۲. ولو ارتفع المتكبرون حيناً يسقطون أخيراً.

۳. لَا يَعْرِفُ يَا لَا تَعْرِفُ الْأَصْحَاءَ قِيَمَةَ الصَّحَّةِ حَتَّى يُبْتَلُوا بِالْمَرَضِ.
۴. جَاءَ يَا جَاءَتْ نِسْوَةُ الْقَرْيَةِ يَشْتَكِيْنَ غَفْلَةَ الْحُكُومَةِ عَنْ تَعْلِيمِ أَوْلَادِهِنَّ وَصِحَّتِهِمْ.
۵. تَحْضُنُ الطَّيْرُ بَيْضَهَا وَتَحْفَظُ يَا يَحْفَظُنْ فِرْوَحَهَا.
۶. أَحْسِنُ إِلَى أَقَارِبِكَ وَلَوْ قَطَعُوا عَنْكَ.
۷. الْأُمَرَاءُ يَسَافِرُونَ فِي الطَّيَّارَاتِ بِتَمَامِ الرَّاحَةِ وَتَطْيِيرِ بِهِمْ وَتَوْصَلُهُمْ إِلَى مَنَازِلِهِمْ سَرِيعًا مَعَ السَّلَامَةِ، وَتَقْطَعُ السَّبِيلَ الْفُقَرَاءُ يَمْشُونَ بِأَرْجُلِهِمْ حِينَ وَيَسَافِرُونَ بِالْقَطَارِ أَوْ السَّفِينَةِ حِينَ وَيَبْلُغُونَ مَنَازِلَهُمْ بِتَمَامِ الْمَشَقَّةِ، مَعَ هَذَا نَرَى الْمَسَاكِينَ يَنْسُونُ الْمَشَقَّةَ إِذَا بَلَّغُوا مَنَازِلَهُمْ وَيَحْمَدُونَ اللَّهَ بِخِلَافِ الْأُمَرَاءِ: فَإِنَّهُمْ مَا دَامُوا فِي الطَّيَّارَةِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ خَوْفًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَمَّا نَزَلُوا مِنْهَا يَنْسُونُ مَا أَعْطَاهُمْ رَبُّهُمْ مِنْ نِعْمَائِهِ لَا يَشْكُرُونَ اللَّهَ بَلْ يَشْتَكُونَ التَّعَبَ ثُمَّ يَشْتَغِلُونَ فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ، فَلَا تَكُنْ مِنْهُمْ، أَيُّهَا الْمُسْلِمُ الْعَاقِلُ! بَلْ كُنْ شَاكِرًا عَلَى مَا أَعْطَاكَ رَبُّكَ مِنْ نِعْمَةِ الْحَيَاةِ وَالصِّحَّةِ وَالْإِيمَانِ.

مشق نمبر ۸۹

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ.
۲. قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنِنِي فِيهِ.
۳. قَالَتِ الْأَعْرَابُ امَّا قُلْ لَمْ تَزِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ

الایمانُ فی قلوبکم۔

۴. اذا جاءك المنافقون قالوا نشهدُ انک لرسولُ اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکذبون۔
۵. اذا جاءك المؤمنت یبایعنک علی ان لا یُشرکن باللہ۔
۶. یا ایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔
۷. وَالْقَی السَّحَرَةُ ساجدین۔
۸. وسیق الذین اتَّقوا ربہم الی الجنة زُمراً۔
۹. ولولا دَفْعُ اللہ الناس بعضهم ببعض لہدمت صوامعُ وبيعُ وصلواتٌ ومسجدُ یذکرُ فیہا اسمُ اللہ کثیراً۔
۱۰. واِذَا ابْتَلٰی ابراهیم ربُّہ بِکَلِمَاتٍ فَاتَمَّهَنَّ۔

مشق نمبر ۹۰

اردو سے عربی بناؤ

کہا جاتا ہے کہ (اِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربۃ) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی اکثر) رات کو شکار کے لیے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کَمَا اَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بِاِنَّہ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (کَمَا اَنَّہ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لیے اسے جانوروں کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

- ۱۔ فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟
- ۲۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائے گا؟
- ۳۔ اُكْرَمَ زَيْنٌ عُمَرًا اور زَيْنٌ اُكْرَمَ عُمَرًا کی تحلیل کرو۔
- ۴۔ فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر ہوگا اور مضمر ہو تو کیا تغیر ہوگا؟
- ۵۔ جمع مذکر سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کیساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟
- ۶۔ فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟
- ۷۔ جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟
- ۸۔ ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

- ۱۔ یخضع العرافون الجہلاء ویستنزفون أموالہم۔
- ۲۔ یستخدم الإنسان الخیل لجبر العربات ومباغۃ العدو فی ساحة القتال۔
- ۳۔ یأکل العرب لحماً الجمّل ویصنعون من وبرہ اللبوس ومن جلدہ البعال ومن شحمہ الشمع ومن بعرہ الوقود۔
- ۴۔ أعطینا السائل درہمین۔
- ۵۔ أعطیت أخاک کتاباً۔
- ۶۔ رزقکم اللہ علماً نافعاً۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ

المرفوعات

۳. المبتدأ ۴. الخبر

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ: لیکن مبتدایا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: **إِنَّ الْأَرْضَ مَدَوْرَةٌ**، **كَانَ خَالِدٌ شَجَاعًا**۔

۲۔ مبتدا مفرد^۱ بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے، مگر جملہ یا شبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہو سکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آ سکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شبہ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱۔ الولد طیب مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔

۲۔ الولد المطیع طیب مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

۳۔ کتاب الولد طیب مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴۔ زیدٌ رجل صالح خبر مرکب توصیفی ہے۔

۵۔ زیدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔

۶۔ المجتهدُ سیفوزُ خبر فعل ہے جو جہد فعلیہ ہے۔

۱۔ یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ مشبہ یا جمع۔

۷۔ حامدٌ أبوه عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔

۸۔ الكتابُ فوق المنضدة خبر ظرف ہے۔

۹۔ الدنانيز في الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھو کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹی ہے اور وی فعل ہے، اس لیے فعل اور فعل ل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتهد) کی۔

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں أبوه عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ أبوه مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عالم خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ھو الغفور الودود ذو العرش المحید۔ اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔

کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد و خالد و صالح جالس و قائم و راکب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے) اس ترتیب کو لف و نشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا

۱۔ نفی معنی ہوں گے حامد س کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔

۲۔ منضدة = میز۔ ۳۔ بروج: ۱۴، ۱۵

کو مؤخر کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ خبر اسم استفہام ہو: اَیْنَ زَیْدٌ؟ کَیْفَ أَبُوکَ؟

ان مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیوں کہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ مبتدا نہیں بن سکتے، ان کو مؤخر اس لیے نہیں کر سکتے کہ اسمائے استفہام ہمیشہ صدر کلام (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں، چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔
 تنبیہ ۲۔ اَیْنَ، اُنْیَ، مَنْیَ، اَیَّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لیے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور ما و غیرہ بقیہ اسمائے استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

۲۔ یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جز کی طرف راجع ہو:

فِی الدَّارِ صَاحِبُہَا (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں صاحبہا مبتدا مؤخر ہے اور فِی الدَّارِ خبر مقدم ہے، کیوں کہ مبتدا کے ساتھ خبر (دار) کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی ہے، اگر مقدم کریں تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔
 ۳۔ جب کہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو:

عِنْدِی ثَوْبٌ، فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

۴۔ جب کہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلَّا کے بعد واقع ہو:

مَا خَاسِرٌ اِلَّا الْکَسْلَانُ (ست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الْکَسْلَانُ ہے، مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

تنبیہ ۳۔ مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱. اللہ يعلم الغیب۔

(اللہ) مبتدا مرفوع (يعلم) فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (الغیب) مفعول بہ منصوب ہے۔
فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کہی ہوئی ہوا۔

۲. إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسُخْرًا

(اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم ہے (مِنَ) حرف جر (البیان) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے، محلا مرفوع۔ (ل) حرف تاکید غیر عامل ہے (سُخْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیوں کہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔
مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳. کیف حالک؟

(کیف) اسم استفہاء مبنی ہے، خبر مقدم ہے اس لیے محلا مرفوع سمجھا جائے گا۔ (حَالُک) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰

| | |
|-------------------------------|--|
| أَغْضَبَ (ا) غَضَبٌ میں لانا | خَيْرٌ خِي |
| اَنِيةٌ (جِ اَوَان) برتن | رَائِحَةٌ (جِ رَوَائِح) بو |
| إِطْنَانٌ (۱- مصدر) کھٹکھٹانا | سَتَرٌ (ن) ڈھانک دین، چھپا دین، پردہ پوشی کرنا |

| | |
|--|-------------------|
| بَدْرُ ماہِ کامل، پورا چاند | سَنَا چمک دک |
| بطالۃٴ سستی، بیکاری | شُرُوقُ طلوع ہونا |
| تَوْحیدۃُ الْحُسْنٰی کِتائے حسن، مصری شاعرہ عائشہ تیوریہ کی بیٹی کا نام ہے۔ | کَذَّ مشقت، تکلیف |
| تَحْرِیکۃ (۲- مصدر) ہلانا، حرکت | لَهْفٌ سخت افسوس |
| تَحْجَبُ (۴) حجاب کر لینا، چھپ جانا | مِنْطَقٌ گفتگو |
| تَنْقَبُ (۴) نقاب ڈال لینا، منہ چھپالینا | مُتَمَرِّدٌ سرکش |
| تَسْكِينَة (۲- مصدر) سکون، ٹھہرنا | مُسْكٌ مشک |
| جَفْنٌ (جہا جفان) پلک | وَرَى مخلوقات |

مشق نمبر ۹۲

تذکرہ ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

۱. المسلم لا يخاف الموت.
۲. خير الناس من ينفع الناس.
۳. الانبياء تمتحن بالاطنان والانسان بالمنطق.
۴. امانتي الكسلان تقتله فان يديه تائبان العمل.
۵. لكل فرعون موسى.
۶. عند التلميذ كتاب.
۷. لي حاجة.
۸. ان لي حاجة.

۹. مَتَى نَصْرُ اللَّهِ؟
۱۰. أَفِي اللَّهِ شَكٌّ؟
۱۱. لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَالِ مَالٌ.
۱۲. فِي الْبُسْتَانِ أَزْهَارُهَا.
۱۳. كَلَامُ الْمُلُوكِ مَلُوكُ الْكَلَامِ.
۱۴. أَمَ الْعُيُوبِ الْبَطَالَةُ.
۱۵. الْبَطَالَةُ أَمَ الْإِخْتِرَاعِ.
۱۶. حَامِلُ الْمَسْكِ لَا تَخْفَى رَوَائِحُهُ.
۱۷. الْجُمْلَةُ الْمُرَكَّبَةُ مِنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ تُسَمَّى جُمْلَةً فَعْلِيَّةً.
۱۸. إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو:

۱. وَلِلَّهِ فِي كُلِّ تَحْرِيكَةٍ وَفِي كُلِّ تَسْكِينَةٍ شَاهِدٌ
وَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ وَاحِدٌ
۲. سُبِّرَ السَّنَاوُ وَتَخَجَّبَتْ شَمْسُ الضُّحَىٰ وَتَنَقَّبَتْ بَعْدَ الشُّرُوقِ بُدُورٌ
۳. لَهْفِي عَلَى تَوْحِيدَةِ الْحُسْنِ الَّتِي قَدْ غَابَ عَنِّي بِدْرُهَا الْمَسْتُورُ

۱۔ یہ تین اشعار (نمبر ۲، ۳، ۴) اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرہ عظمی سیدہ عائشہ تیموریہ (متوحدہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا۔

- ۴۔ فسی و حمی و لسان و حالہی ر ض و ن، سَاکِر و عَمُور -
 ۵۔ اِنَّ الْاَکَابِرَ یَحْکُمُونَ عَلَی الْوَرِی وَعَلِی الْاَکَابِرَ تَحْکُمُ الْعُلَمَاءُ
 ۶۔ یَجُود عَلَیْنَا الْخَیْرُونَ بِمَالِهِمْ وَنَحْنُ بِمَالِ الْخَیْرِیْنَ نَجُودُ
 ۷۔ بِقَدْرِ الْکَدِّ تُکْتَسَبُ الْمَعَالِی وَ مِنْ طَلَبِ الْعُلَی سَهَرُ الْیَالِی

سوالات نمبر ۲۰

- ۱۔ مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟
- ۳۔ جیسے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟
- ۴۔ کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟
- ۵۔ فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہوں گے؟
- ۶۔ ذیل کے جملوں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے، اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:

یَعْرِفُ الْإِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ.

لَا يَنْفَعُ الْعِلْمُ بَغَيْرِ الْعَمَلِ.

لَا يُكْرَمُ الْبُخْلَاءُ وَلَا يُهَانُ الْأَسْخِيَاءُ.

خَضَرَتِ الشُّهُودُ وَ شَهِدُوا بِالْحَقِّ.

الْحَدِيدُ يَوْجَدُ فِي الْمَعْدِنِ مَخْلُوطًا بِالتُّرَابِ.

- پہلے مصرع میں چار مبتدا ہیں، دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف و نشر مرتب کہتے ہیں۔

أَعْطِيَ السَّائِلَانِ دِينَارَيْنِ.

الأحمق لا يجد لذّة الحكمة.

۷۔ ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:

أين المنزل؟

ما اسم ولدك؟

المرأة الصالحة تسرّ زوجها.

الولد الذي يُحسِن القراءة فله الجزاء.

في الدار (جذور) صاحبها وعلى الشجرة ثمرها.

الابن الفاضل الأدب عارٌّ لأبيه.

۸۔ پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ

جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

الدَّرْسُ السِّتُونُ

المنصوبات

۱. المفعول به

۱۔ مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔ اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے، بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں: عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اُعْلِمَ کے تین: عَلِمَ حَامِدٌ عَلٰی عَالَمًا. اُعْلِمَ حَامِدٌ مَحْسُودًا عُنَا عَالَمًا. (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)۔

۳۔ مفعول بہ کے لیے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: يُكْرِمُ زَيْدٌ أُمَّهُ وَأَبَاهُ وَأَخُوهُ وَعَمَّاتِهِ وَالْأَقْرَبِينَ.

۴۔ مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسے کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: أُرْشِدُنِي الْعِلْمَ وَإِيَّاكَ وَإِيَاهُمْ. اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔ تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے، لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہیے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶۔ ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔ جب کہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: اُكْرَمَ الأستاذَ تلميذَه.

۲۔ جب کہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اُكْرَمَنِي الأميرُ.

۳۔ جب کہ فاعل پر حصر کیا جائے: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

(اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے: لَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْعُلَمَاءُ.

۶۔ جب کہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لیے کلام کی صدارت ضروری ہو اور وہ اسمائے استفہام، اسمائے شرط اور کم خبریہ ہیں: مَنْ رَأَيْتَ؟ مَا تُرِيدُ؟ مَا تَفْعَلُ مِنْ خَيْرٍ تُجْزِئْ بِهِ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کَمُ كِتَابًا قَرَأْتَ؟ کَمُ كِتَابٍ قَرَأْتَ (اس میں کم خبریہ ہے): اس صورت میں مفعول کو صدارت کلام کے لیے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۔۔ ذیل کے تین مقاصد میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:

۱۔ نَحْذَرُ (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: اَلْكَسَلُ الْكَسَلُ (سستی سے سستی سے، یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِخْذَرِ الْكَسَلُ ہے۔ پس اِخْذَرُ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔

اسی طرح اِيَّاكَ وَالْكَسَلُ (اپنے آپ کو اور سستی کو) یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں اِخْذَرُ نَفْسَكَ مِنَ الْكَسَلِ

وَالْكَسْلُ مِنْكَ. اخْذِرْ كِيْ جَلَّةِ اِتَّقِ يَ بَعْدَ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔
 ۲۔ اغراء (اُکسانا) کے موقع پر: الاجتهاد الاجتهاد (کوشش کو کوشش کو،
 یعنی کوشش کو لازم بنا لو) گویا دراصل الزم الاجتهاد ہے۔ اسی طرح المروءة
 والنجدة (مروت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی الزم جو کہ فعل بافاعل ہے
 مقدر ہے۔

۳۔ احتصاص (مخصوص کرنا، مراد لینا) نحن معانسر^۱ الاساء لا ندرث
 ولا ندرث (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ (کسی کے) وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و
 متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ اخصص^۲ یا اغني^۳ کو مقدر مان لیا جاتا
 ہے اور لفظ معاشر کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔
 اسی طرح نحن العرب، نحن المسلمین وغیرہ کہا جائے گا۔

۶۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہتری مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔
 ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں، جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ
 بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحب خانہ کہتا ہے: أهلاً وسهلاً
 ومرحباً (= أتيت أهلاً ووطئت سهلاً وصادفت مرحباً) امرءاً و نفسه^۴
 (= أتوك امرءاً و نفسه) غفرانك ربناً^۵ (= نطلب غفرانك)۔

۱۔ معسر (ج معاشر) گروہ، جماعت۔ ۲۔ میں مخصوص کرتا ہوں۔ ۳۔ میں مراد لیتا ہوں۔

۴۔ آپ اپنے اہل میں جتنی اپنوں میں سے اور نرم و آسان راستہ سے آیا اور شدہ مقدم حاصل کریں، یعنی بلا تکلف
 پآرام تشریف رکھیے۔

۵۔ مراد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو، یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

۶۔ غفران مصدر ہے یعنی بخشش، جتنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

اشتغال الفعل

- ۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے۔ **الکتاب قَرَأْتُهُ**، ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغول عنہ (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں، کیوں کہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔
- تنبیہ: یہ مسئلہ مفعول مقدم کا نہیں ہے، بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔
- ۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات **اشترط** اور **حروف التحفیف** (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: **إِنَّ الْعِلْمَ حَصَلَتْهُ نَفْعُكَ** (اگر تو علم حاصل کر لے تو وہ تجھے نفع دے گا) **هَلَّا وَلَدُكَ تَعْلَمُهُ** (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)۔

۲۔ اور جب وہ اسم حرف نفی (ہا اور لا) یا حرف استفہام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے لازم نہیں: **مَا زَيْدًا لَقِيتُهُ وَلَا عَمْرًا رَأَيْتُهُ**۔ **هَلْ الرَّجُلَيْنِ تَعْرِفُهُمَا؟** مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

۳۔ جب وہ اسم "إِذَا" **الْفُجَائِيَّة** (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو اس کو رفع دینا لازم ہے: **دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَإِذَا الْغُلَامُ يُوبِخُهُ أَبِي**۔

۱۔ کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟

۲۔ میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (یہ دیکھتا ہوں) کہ [ایک لڑکا ہے] اس کو میرا باپ دھکا رہا ہے۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسمائے موصولہ، لام الابتداء، ما نافیہ یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے: العلمُ انَّ خدمته رَفَعَكَ، الولدُ الذي رَأَيْتَهُ ذَكِيٌّ.

۴۔ مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں جائز ہیں: الكتبُ النافعةُ أَقْرَأُهَا دَائِمًا.

۱۱۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مفسر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لو گے:

مشق نمبر ۹۳

۱ ان العلم حصلته بمعك ۲ العلم ان حصلته بمعك

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔

(ان) حرف شرط

(العلم) مفعول بہ ہے فعل مقدر حَصَلْتُ کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بدل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسر ہے۔

(حَصَلْتُ) فعل با فاعل (ہ) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسر ہے پہلے جملہ کا۔ مفسر اور مفسر دونوں جملہ ل کر شرط ہے۔

(مع) فعل ماضی واحد غائب، اس میں ضمیر مستتر ہے جو علم کی طرف راجع ہے، وہی فاعل ہے۔

۱۔ اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کر دے گا۔

(ک) مفعول بہ، محلاً منصوب، فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔
شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

| | |
|--|--|
| <p>الْعَلَمُ انْ حَصَلَتْهُ بَعْلَتُ</p> | <p>جملہ فعلیہ ہوا فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوا شرط جزا مرفوع خبر محلاً مل کر مبتدا مرفوع مبتدا اور خبر جملہ اسمیہ ہوا۔</p> |
|--|--|

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱

| | |
|--|---|
| أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا، متوجہ ہونا | زَبُونٌ (جہ زبانن) جدید محاورے میں گا ہک اور خریدار کو کہتے ہیں |
| أَنَارَ (۱-و) روشن کرنا | شَافِقٌ بہت اونچی |
| إِفْرَاطٌ (۱-مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا | غُرَيَّانٌ (جہ غُرَاةٌ) ننگا |
| تَفَرُّطٌ (۲-مصدر) کوتاہی کرنا | فَقْهَرٌ (ف) دباؤ ڈالنا، غصہ کرنا |
| بِضَاعَةٌ (جہ بضائع) مال تجارت، پونجی | كَمَسَا (ن، و) پہنانا |
| جَلَبٌ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا، حاصل کرنا | لُقْطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز |
| جَانِعٌ (جہ جِيعٌ) بھوکا | الْمُسْتَنْبِي مدعی نبوت، عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے |
| جَلِيسٌ (جہ جُلَسَاء) ہم نشین | مَخْزَنٌ (جہ مَخَازِن) گودام، دکان |
| دِيَوَانٌ (جہ دِوَائِن) اشعار کا مجموعہ، کچہری | نَهَرَ (ف) جھڑکنا |
| مَحَا (ن، و) مٹانا | |

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کون سی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو، یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں، کس جگہ کون سا فعل محذوف ہے؟

۱. كَافَأْنَا أَخَانَا الصَّغِيرَ.
۲. كَافَأْنَا أَخَوَنَا الْكَبِيرَ.
۳. مَا رَأَى مُوسَى عَيْنِي.
۴. بَنَى الْمَحْرَابَ زَكَرِيَّا.
۵. أَلْقَى الْعَصَا مُوسَى.
۶. أَكْرَمَ أَخِي أَبِي.
۷. قَرَأَ كِتَابِي صَدِيقِي.
۸. أَيُّ رَجُلٍ لَقِيتُ؟
۹. كَمْ رُمَانَةً أَكَلْتُ؟
۱۰. كَمْ تَفَاحَةً أَكَلْتُ؟
۱۱. مَنْ عَلِمْتُ وَمَنْ تَعَلَّمْتُ؟
۱۲. أَصَاحِبًا لَا عَيْبَ فِيهِ تَرِيدُ؟
۱۳. فَاأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ.
۱۴. مَا تَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ.
۱۵. إِيَّاكُمْ وَالشِّقَاقَ.
۱۶. إِيَّاكَ وَجَلِيسَ السُّوءِ.
۱۷. الْإِتِّحَادَ الْإِتِّحَادَ.
۱۸. الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ.
۱۹. اللَّهُ اللَّهُ عِبَادَ اللَّهِ! (يا عباد الله).

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں، ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

۲۰. هل دیوان المتنبي قرأته؟
۲۱. حیثما المحسن وجدتموه فَعَظُمُوهُ.
۲۲. لا الإفراط أريدہ ولا التفريط أبتغيه والاعتدال هو مذهبي.
۲۳. الناس تغرهم الدنيا فيهلكون.
۲۴. أبوك يا أباك أغرفه فقد كان رجلا صالحا.
۲۵. الجائع أطعمموه والعريان اكسوه.
۲۶. اللقطة حیثما وجدتموه وجب عليكم ردُّها إلى صاحبها.
۲۷. الكتاب الذي نقرؤه نافع جدًا.
۲۸. البضائع الجيدة هل استجلبتها لمخزنك حتى تشتهر بين التجار ويكثر عليك إقبال الزبائن؟
۲۹. وأين الوعد قلت لها، فقالت:
- كلام الليل يَمْحُوهِ النَّهَارُ

مشق نمبر ۶۶

- ۱۔ کون سی کتاب تم نے خریدی؟
- ۲۔ کتنے روپے تم نے مزدور کو دیے؟
- ۳۔ تم نے بھینٹی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟
- ۴۔ میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا۔
- ۵۔ تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے (اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا)۔
- ۶۔ صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔

- ۔۔ حامد جہاں بھی مل جائے اسے میرے پاس بھیج دو، میں اسے ایک عمدہ گھڑی دوں گا۔
۱۔ لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب نہ ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

خرج صباح الجمعة أخوان للتفرج إلى الضاحية وأخذاً معهما أختيهما رقية، فدخلوا في بستان فرأوا هناك أشجاراً شاهقة وأزهاراً طيبة الرائحة وأثماراً مختلفة الألوان والأشكال، فطمعت البنت في تفاحة ناضجة وأرادت أن تقطفها فصاح أخوها: إياك والشم، يا رقية! لا تمسي شيئاً من الأزهار والأثمار دون^۱ إجازة البستاني، إنما يسرق الأثمار الأولاد الشرار فلا تكن منهم ولنكن من الكرام. فإن طابت لك ثمرة فاشترى بها ولا تسرق.

فثلاثة من التفاح اشتريتها رقية بستّ انات وباقة^۲ من الورد بانه. أما أخوها فاشترى ثمانی رمانات برویة واحدة. ثم خرجوا على شاطئ النهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا في الماء وسروا مسرة عظيمة. ثم رجعوا إلى بيتهم وقصّوا على أمهم فتبسّمت وفرحت على قصة الأثمار.

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالسِّتُونَ

المنصوبات

۲. المفعول المطلق

۱۔ **كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا**، **ضَرَبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيدًا**، **بَسَرْتُ سَيْرَ الْبَرِيدِ**، **ذُقْتُ السَّاعَةَ ذُقَّتَيْنِ**۔

۲۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہو گے: تَکْلِیمًا، ضرباً شدیداً اور ذُقَّتَيْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے، کیونکہ تم نے حصہ سوم سبق (۴۳) میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ نوعیت صفت سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافت سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: **قَامَ الْخَطِيبُ وَقُوفًا**، **جَلَسْتُ قَعُودًا**۔

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفت کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے:

۱۔ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ (ساء ۱۶۴)

۲۔ چور کو سخت مار ماری گئی۔

۳۔ میں چلا قاصد کی چال۔

۴۔ گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔

۵۔ قیام اور وقوف مترادف ہے، اسی طرح جلوس اور قعود۔

خاطَب أَفْصَحَ خَطَابًا. (خطاب مصدر ہے خطاب کا)

۔۔ لفظ کُلُّ اور بعض، نیز صفت اور اسم عد و مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مَالُ كُلِّ الْمَيْلِ، تَأَثَّرَ بَعْضُ التَّائِثِ؛ اذْكُرُوا اللَّهَ كَسْرًا^۱ (= ذکرا کثیرا) جُلْدَ السَّارِقِ عَشْرًا (= جلدۂ عشرًا یا عشر جلدات)۔

دیکھو میل مصدر ہے مال کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلُّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور حمد کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: هَيِّئْ لَكَ (هَنَا هَيِّئْ)، عَجَبًا لَكَ (= عَجَبْتُ عَجَبًا لَكَ)، شُكْرًا لَكَ (= أَشْكُرُكَ شُكْرًا لَكَ)، رَغِيًا (= رَعَاكَ^۲ اللَّهُ رَغِيًا)، سَمْعًا وَطَاعَةً (= اسْمَعُوا سَمْعًا وَأَطِيعُوا طَاعَةً) أَيْضًا (= اضْ^۳ أَيْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے: لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ. لَيْتَكَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں أَلْبُ لَكَ الْبَابِينَ فعل حذف کر دیا گیا اور الْبَابِينَ کو ضمیر مخاطب ل کی طرف مضاف کر دیا گیا، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا، الْبَابِيكَ ہو گیا پھر اس میں تخفیف کر کے لَيْتِكَ کہہ دیا گیا۔

معنی ہیں: میں آپ کی خدمت کے لیے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔

۱۔ مائل ہو اور مائل ہونا، یعنی پوری طرح مائل ہو گیا۔ ۲۔ کسی قدر متاثر ہوا، جتنی کچھ اثر قبول کر لیا۔

۳۔ جمعہ ۱۰۔ ۴۔ تجھے خوش گوار ہو، مبارک ہو۔ ۵۔ روعی بوعی رَغِيًا حفاظت کرنا، چرنا۔

۶۔ اصْ يَصِلُ أَيْضًا. دوش، دو بارہ وہی کام کرنا، اسی من سبت سے ”بھی“ ”پھر وہی“ کے معنی میں استعمال

اسی طرح سَعَّدِيكَ واصل اُسْعِدْكَ اِسْعَادِيْنَ ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دوبار کرنے کو حاضر ہوں۔ اسکو بھی اِسْعَادِيكَ سے محقق کر کے سَعَّدِيكَ بنالیا گیا۔

تنبیہ اردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے، اس لیے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۴. المفعول له یا لِأَجْلِهِ

۹۔ المفعول له یا المفعول لِأَجْلِهِ (یعنی جس کے لیے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصہ سوم سبق (۴۳) میں ہو چکا ہے۔

مفعول له بھی ایک مصدر ہوتا ہے، مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لیے ہوتا ہے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِلْأَسْتَاذِ، ضَرَبْتُ الْوَلَدَ تَأْدِيبًا۔ ان جملوں میں اِکرام اور تَأْدِیب مفعول له کہلاتے ہیں، مگر مصدر پر لام جائزہ لگا دیں تو اسے مفعول له نہیں بلکہ جار مجرور کہیں گے: ضَرَبْتُ الْوَلَدَ لِلتَّأْدِيبِ۔

ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:

۱. أَذَّبْتُ وَلَدِي تَأْدِيبًا۔ ۲. ضَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيبًا۔
فعل بافعول مفعول بہ مفعول مطلق فعل بافعول مفعول بہ مفعول له

۳. أَذَّبْتُ وَلَدِي لِلتَّأْدِيبِ۔

فعل بافعول مفعول بہ جار مجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تَأْدِیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول له اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲

| | |
|--|--|
| اَبُّ چارہ، گھاس وغیرہ | ثَقَّةٌ (وثق یشقُّ کا مصدر ہے) اعتمٰ وکرن، بھروسہ کرنا |
| اِبْتِغَاءٌ (۷-ی، مصدر) چاہنا | جَائِزَةٌ انعام |
| اَخَذَ (مصدر ہے) پکڑنا، گرفت | جَزُوْعٌ بے صبر، آزرده |
| اِكْتَشَفَ (۷) کھوج لگانا، معلوم کر لینا | خَشِيَّةٌ (ض، ی، مصدر) خوف، ڈرنا |
| اِمْلَاقٌ (۱) مفلسی | شُعَاعٌ (اَشْعَعْتُ) شعاع، کرن |
| تَجَوَّعٌ گھوٹ گھوٹ پینا | شِرْكَةٌ یا شِرْكَةٌ کمپنی، صاحب |
| تَذَخِيْنٌ (۲) تمباکو پینا، دھونی دینا | شَهْمٌ ہوشیار، تیز فہم، سردار |
| تَشْجِيعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا | شِيْمَةٌ (ج شِيْمٌ) خست، فطرت |
| تَعَمَّدَ (۳) دیدہ وائستہ کرنا | كَادَ (يَكِيْدُ) تدبیر و حیلہ کرنا، داؤ چلنا |
| صَاحِبٌ مصاحب، دوست، آقا | مَنَاعٌ (ج اَمْنَعَةٌ) فائدہ، اسباب |
| صَبٌّ (ن، مصدر) گرانا، اُنڈیلنا | مُتَمَرِّدٌ سرکش |
| صَلَّةٌ (ج صَلَاتٌ) انعام، میل جول | مَرَضَاةٌ مرضی، رضامندی |
| طَبْعٌ (ج طَبَاعٌ) طبیعت | مُقْتَدِرٌ صاحبِ اقتدار، قدرت وال |
| عَاقِبَ (۳) سزا دینا، پیچھا کرنا | مُقَاسَاةٌ (۳-مصدر) تکلیف اٹھانا |
| عَصْرٌ (ج عُصُوْرٌ، اَعْصَارٌ) زمانہ | نَعَمٌ (ج اَنْعَامٌ) چوپائے، پالتو جانور |
| عُتُوَانٌ پتہ، نشن | نَعْمَةٌ آسودگی |

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| غُلِبَ (جمع ہے غلباء کی) گھنے | نکالُ عذاب، سزا |
| قُضِبَ اونچا شاخ دار درخت، باش | هَجَرَ (ن) جدا ہونا، چھوڑ دینا |
| قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر | |

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو۔

- لقد سرّني سرورا عظيما كمالُ صحّة ابنك بعد مقاساة مرض شديد.
- أشكركَ شكراً قلبياً من إرسالك لي عنوانَ صاحبك.
- يضرّ التدخين مُستَعْمِلِيهِ إضراراً بليغاً، فإذا شئت السّلامة من مضارّه فاتركه تركاً أبدياً.
- اكتشف العلماء في هذا العصر اكتشافات كثيرة.
- نأْكُلُ في النهار اَكْلَيْنِ ما عدا أَكْلَةَ الصّباح.
- إذا أكرمت اللّيم بعض الإكرام ظنّ أنّك في احتياج إليه.
- وقّف أعرابي بين يدي المبلّك فخاطبه أفصحَ خطاب، فأعجبه وأمر له بصلّة.
- ينبغي أن نصبر كلّ الصبر على حوادث الأيّام.
- يُعطى الأولاد النّاجحون في العلم جائزة تشجيعاً لهم على تحصيل العلم.
- عيّنت شركة السكة الحديدية أحد شركائها رئيساً على قلم الحسابات اعتماداً على خبرته وثقة بأمانته ونشاطه.
- يُعاقبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُحاراةً على إثمه وعبرة لأمثاله.

۱۲ تُشْعَلُ الْقَنَادِيلُ لَيْلًا فِي الْمَدْنِ انَارَةٌ لِلشَّوَارِعِ وَهَدَايَةٌ لِلْمَارِينَ.

۱۳ كُلَّمَا يَدْعُونِي أَبِي: "يَا سَعِيدُ" أَقُولُ: "لَسْتُ وَسَعْدُكَ يَا سَيِّدِي"
وَأَقُومُ لَا مُتَثَالِ أَمْرِهِ قِيَامَ الْخَادِمِ الْوَفِيِّ.

۱۴ فَصِرًا جَمِيلًا يَا بُنَيَّ وَلَا تَكُنْ جَزُوعًا فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنْ شِمَةِ الشَّهْمِ

۱۵ هَسًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمَسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

مشق نمبر ۹۹

من القرآن

۱. إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا.

۲. إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا.

۳. وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا وَذُرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ
أُولَى النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا.

۴. فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ أَنَا صَبَّبْنَا الْمَاءَ صَا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا
فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعَنْبًا وَقَضْيَا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدائقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ.

۵. وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حَسْبُكُمْ إِمْلَاقٌ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ.

۶. وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ اسْتَعَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا.

۷. وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا سَكَالًا مِنَ اللَّهِ.

۸. فَأَخَذْنَا هِمَّ أَخْذٍ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ.

مکتوب من تلمید الی اختہ الکیرۃ ذات الثروة

یطلب منها بعض ما یدلرمہ

أختی المحترمة زینة السیدات!

السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ،

جَمیلُ صُنْعِکَ مَعِیَ قَدْ عَوَّدَنِی أَنْ أَلْجَأُ إِلَیْکَ فِی جَمِیعِ أُمُورِی. وَإِنِّی أَرَانِی الْیَوْمَ فِی حَاجَةٍ إِلَى شِرَاءِ بَعْضِ أَشْیَاءَ تَلْزُمُنِی فِی الْمَدْرَسَةِ. فَقَصَدْتُکَ رَاجِئًا مِنْ مَکَارِمِکَ أَنْ تُرْسِلَی إِلَیَّ لِذِی- أَوَّلِ فُرْصَةٍ مَا تَسْمَحُ بِهِ نَفْسُکَ مِنَ النِّقُودِ لِأَقْضِیَ بِهَا حَاجَتِی وَأَحْفَظَ الْبَاقِیَ تَحْتَ یَدِ الْلُّزُومِ، وَبِذَلِكَ یَزْدَادُ شُکْرِی لِفَضْلِکَ وَتَتَضَاعَفُ مَحَبَّتِی لَکَ، دُمْتُ لِأَخِیکَ.

أخوک المطیع

حامد

ترجمہ: اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

سوالات نمبر ۲۱

۱۔ منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ مفعول بہ کی تعریف کرو۔

- ۱۔ صاحب ثروت، مال دار۔
- ۲۔ لزوم (س) لازم ہونا، ضروری ہونا، کسی کے ساتھ لگے رہنا۔
- ۳۔ جمیل صُنْعُکَ تیرا اچھا سلوک۔
- ۴۔ مجھے عادی بنا دیا ہے۔
- ۵۔ لجا (ف) التجا کرنا۔
- ۶۔ خریدنا، خرید و فروخت۔
- ۷۔ لذی: پاس، بوقت۔
- ۸۔ سمع بہ: اجازت دینا، مناسب جاننا۔
- ۹۔ تحت يد اللزوم ضرورت کے ہاتھ کے نیچے یعنی ضروری کام کے لیے۔

۳۔ مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں؟

۴۔ کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

۵۔ کون کون سی صورتوں میں فعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

۶۔ اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

۷۔ اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

۸۔ مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

۹۔ مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

۱۰۔ بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لیے ہو، چار میں

کیفیت اور نوع کے لیے ہو، اور چار میں عدد بتانے کے لیے ہو۔

۱۱۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ سجد المصلیٰ سجدتین۔

۲۔ یُمیلُ الصَّالِحُ إِلَى الْفَضِيلَةِ كُلَّ الْمِيلِ۔

۱۲۔ مفعول لہ کی تعریف کرو۔

۳۔ دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کیے گئے ہوں:

| ثَقَّةٌ | تَعْلِيمًا | احْتِرَامًا | إِعَانَةً | إِفَادَةً |
|-------------|-------------------|------------------------|-------------------------|-----------|
| مُكَافَأَةً | طَلَبًا لِلْغِنَى | رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ | تَوْكَلًا عَلَى اللَّهِ | |

۱۴۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:

۱۔ يَتَصَدَّقُونَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ۔

۲۔ نَتَاجِرُ أَمَلًا بِالرَّيْحِ۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۴ المفعول فيه

۱۔ قرأت الدرس صباحاً أمام المعلم.

تم نے سبق (۶۳) میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لیے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لیے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جمے میں صباحاً اور أمام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیوں کہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ، یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان۔

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہترے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لیے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسمائے ظرف اکٹھا لکھ دیے جاتے ہیں۔

ظرف زمان:

| ثَانِيَة (سِکِنْد) | دَقِيقَة (مِن) | سَاعَة (سَاعَة) | يَوْم | أُسْبُوع |
|--------------------|----------------|-----------------|------------------------|----------|
| سَنَة | عَام (سَال) | قَرْن (صَدِي) | دَهْر (زَمَان، مَبِيش) | حِين |
| بَكْرَة (مَهِير) | أَصِيل (شَم) | صَبَاح | مَسَاء | لَيْل |
| نَهَار | أَبَد (مَبِيش) | وغيره۔ | | |

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں توین آتی ہے: اذکروا اللہ بکرةً وأصیلاً.

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مبہم (غیر معین) ہوں۔

| | | | |
|----------------------|---|-----------------------|--|
| فَوْق | تَحْتَ | أَمَامَ | فُتَامَ (آگے، سامنے) |
| خَلْفَ (پیچھے) | وَرَاءَ (پیچھے) | قَبْلَ (پہلے) | قَبِيلَ (ذرا پہلے) بُعِيدَ (ذرا پیچھے) |
| بَعْدَ | إِزَاءَ (مقابل) | جِذَاءَ (مقابل) | نُجَاهَ (حرف، مقابل) |
| تَلْقَاءَ (حرف) | مَعَ (ساتھ) | عِنْدَ | لَدُنْ (پاس) لَدَى (پاس) |
| بَيْنَ (درمیان) | بَيْنَ يَدَيَ (سامنے، آگے) | يَمِينًا (دائیں طرف) | |
| شِمَالًا (بائیں طرف) | يَسَارًا (بائیں طرف) | شَرْقًا | |
| غَرْبًا | جَنُوبًا | شِمَالًا ^۲ | فَرَسُخًا (تین میل) |
| مِيلًا | بَرِيدًا (تقریباً بارہ میل کا، پہ، ڈاک، قصد)۔ | | |

تنبیہ: عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لیے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضراشیا کے لیے کہا جاتا ہے، مثلاً هذا القول عندی صواب کہہ سکتے ہیں لَدُنِّي صواب نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندی کتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّي کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب کہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدَى اور عِنْدَ میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲: لَدُنْ اور لَدَى کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور عَلٰی کی طرح ملائی جائیں گی: لَدُنْهُ سے لَدُنِّي اور لَدُنَّا تک اور لَدِيْهِ سے لَدِيْ اور لَدَيْنَا تک۔ (دیکھو سبق ۴۰)۔

۱۔ وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

۲۔ لَدُنْ اور لَدَى پر کوئی اعراب نہیں آئے گا۔

۳۔ شمال فتح شین سے = اُتر کی جہت اور شمال سرہ شین سے = ہیں، ہاتھ یا بائیں طرف۔

۳۔ مذکورہ اسمائے ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یَمِین، یَسار، شِمال اور جہاتِ اربعہ بھی اضافت کیساتھ استعمال ہوتے ہیں:
فَوْقَ الْجَبَلِ، تَحْتَ الشَّجَرَةِ، جَلَسْتُ يَسَارَهُ، جَزَيْتُ مِیْلًا لَا فَرَسَخًا.

۴۔ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروفِ جارہ بھی لگائے جاتے ہیں یَمِین اور شِمال کے ساتھ اکثر غُن لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِّن لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِی لگاتے ہیں: **عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدًا** ۱، **نَحْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَرُ** ۲، **الْبَحْرِ فِي غَرْبِ الْهِنْدِ**.

۵۔ وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دار، بَیت، مسجد، مدرّسة، مَکّة وغیرہ عموماً فِی کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: **صَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ**، **سَكَنْتُ فِي مَكَّةَ** ۳.

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد مذکورہ اسمائے ظروف اکثر بغیر فِی کے بولے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں: **دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ**، **نَزَلْتُ قَرْيَةً**، **سَكَنْتُ مَكَّةَ**.

۶۔ بعض اسمائے ظرف مبنی ہیں:

الف. قَطُّ (کبھی) زمانہ ماضی کے لیے، عَوْضُ (ہرگز، کبھی) زمانہ مستقبل کے لیے، یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمّہ پر مبنی ہیں: **مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ** **وَلَا أَشْرَبُهَا عَوْضُ**.

۱۔ جری (ض) دوڑنا، بہنا

۲۔ بیٹھا ہوا۔ ۳۔ ق: ۱۷، ۴۔ بقرہ: ۲۵

۵۔ مَکّة غیر منصرف ہے، اس لیے حالتِ جری میں فتح دیا گیا ہے۔

ب حَيْثُ (جہاں، جب کہ، ایسی کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے، یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے: **لَمْ يَصْوَ** **مَنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ**۔

ن قَبْلُ اور بَعْدُ دراصل معرب ہیں، لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمہ پر مبنی ہو جاتے ہیں۔ **لِلَّهِ الْأَمْرُ قَبْلَ وَمِنْ بَعْدُ**۔ یعنی قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ۔

لا غَیْرُ بھی جب مقطوع الاضافت ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے: **أَنَا أَكُلُ الْفَوَاكِهَ لَا غَیْرَ** = لا اَکُلُ غَیْرَهَا۔

تبصرہ ۳ بعض اوقات بَعْدُ کے معنی ”اب تک“ ہوتے ہیں: **لَمْ يُقْضِ الْأَمْرُ بَعْدُ** (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

هَهُنَا (یہاں) هُنَاكَ اور هُنَاكَ (وہاں، اس وقت) ثُمَّ يَأْتُمُهُ (وہاں، اُس طرف) یہ الفاظ اسمائے اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف بھی ہیں: **إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ**، **مَنْ جَالَسَ هُنَاكَ؟** **هَالِكٌ دَعَارٌ كَرِبَارٌ**، **فَاسْمَا بُولُوا فَمِنْ وَحْدِ الدَّ**۔

تبصرہ ۴ **مَنْ ثُمَّ** ”اسی لیے یا اسی وجہ سے“ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: **الْخَمْرُ تُزِيلُ الْعَقْلَ وَمِنْ ثُمَّ حُرِّمَتْ فِي الْإِسْلَامِ**۔

افاض من المكان چل پڑنا، یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَيْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔

۲۔ حَيْثُ بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے، اس وقت اسکے بعد اُن مفتوحہ دیا جاتا ہے حَيْثُ ابہ حَاحِلٌ لَمْ أَحَاطَ بِهِ۔

ہ اُنِیْن، اُنْی، اُیَّان اور مُنْی۔ یہ الفاظ استفہام کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لیے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لیے ہوئے ہیں اس لیے اسمائے ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اُنِیْن ظرف مکان ہے، اُنْی زمان اور مکان دونوں کے لیے آتا ہے۔ اُیَّان اور مُنْی زمان کے لیے آتے ہیں۔ کبھی اُنِیْن اور مُنْی کے ساتھ مَا بڑھا کر اُنِیْمَا اور مُنْیْمَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ: اُیَّان اور مُنْی کے معنی ایک ہیں لیکن اُیَّان سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: ہَاں یَوْمَ الدِّیْنِ (جزائز اکا دن کب ہے؟) اُیَّان ذَاہِبٌ اَنْتَ نہیں کہیں گے۔

کُلَّمَا (جب کبھی) رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک) طَالَمَا (عرصہ دراز سے، اکثر اوقات) قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: کَلَّمَا اَوْ قَدَّوْا بَارَا لِلْحَرَبِ اَطْفَافُهَا اللہ (جب کبھی وہ (کافر) لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وَقَفَ الْغُلَامُ رَیْثَمَا صَلَّیْنَا (لڑکا اتنی دیر کھڑا ہوا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا کُنَّا نَنْتَظِرُکَ (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رَاٰیْنَاهُ (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

ز اِذَا شرطیہ (جب) اِذْ (جب) ظرف زمان ہیں۔ اِذَا عَمُوْا زَمَانَهُ مُسْتَقْبَلُ کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: اِذَا السَّمَاءُ انْفِطَتْ (جب آسمان پھٹ جائے گا) اور اِذَا اَکْثَرُ زَمَانَهُ ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو:

۱۔ کہاں، جہاں۔ ۲۔ کہاں سے، جہاں، جب۔ ۳۔ کب، جب۔ ۴۔ کب، جب۔

۵۔ وَاِذَا يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاسْمَعِلَ ۔ (اور جب ابراہیم اور اسمعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵۔ اِذَا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور اِذَا کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: ۵۔ اِذَا هُمَا فِي الْغَارِ ۶۔ مگر اِذَا فُجِئَتْ اِسْمَہِیْ کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئے گا: طَلَعْتُ الْجَبَلَ وَاِذَا اَسَدٌ نَّائِمٌ فِي الْغَارِ کبھی اِذَا بھی مفاعلات کیلئے آجاتا ہے۔ ۷۔ تنبیہ ۶۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں اِذَا آیا ہے وہاں اِذَا کُسرُ یا اِذَا کُروا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: ۸۔ وَاِذَا يَرْفَعُ ۹۔ کے معنی کے لیے جاتے ہیں "یاد کرو جب کہ ابراہیم الخ۔"

تنبیہ ۷۔ اِذَا کے معنی "اس لیے" بھی ہوتے ہیں: اٰکْرَمْتَهُ اِذَا هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ ۱۰۔ یعنی لِاَنَّہُ، ایسے اِذَا کا شمار حروف میں ہوگا۔

۱۱۔ یَوْمَ اور حِیْنَ جب اِذَا کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے یَوْمَئِذٍ = یَوْمَ اِذَا (اس روز، جس روز) حِیْنِئِذٍ (اس وقت، جس وقت) اسی طرح وَقْتِئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں اِذَا کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے: یَوْمَ اِذَا كَانَ كَذَا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

۱۲۔ بقدرہ: ۱۲

۱۳۔ جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ (توبہ: ۲۵)

۱۴۔ اِذَا بعض اوقات مفاعلات (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔

۱۵۔ میں پہرہ پہن چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔

۱۶۔ اِذَا فُجِئَتْ اِسْمَہِیْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے سُبْحًا اِنَّا حَالِسٌ اِذَا حَاءَ رِيْدٌ۔

۱۷۔ میں نے اس کی تعظیم کی اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔

تنبیہ ۸ یَوْمَ إِذْ كُؤِ یَوْمَئِذٍ، جِئِنِ إِذْ كُؤِ حِئْنِذِ اور وَقْتُ إِذْ كُؤِ وَقْتِئِذِ كِی شِکْلِ مِیْلِ لَكِیَا جاتا ہے۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

مصدر، کم، اسم عدد، اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں: جَنَتْ طُلُوعُ الشَّمْسِ (مِیْلِ آقَابِ نَکْطَے كِے وَقْتُ آیَا) كَمْ لَبِثْتُ؟ (= كَمْ یَوْمًا یَا كَمْ سَنَةً لَبِثْتُ؟) لَبِثْتُ أَرْبَعَةَ أَیَّامٍ، وَقَفْتُ هَذِهِ النَّاحِیَّةَ، مَشِیْتُ كُلَّ النَّهَارِ یَا طُولَ النَّهَارِ وَرُبْعَ اللَّیْلِ.

تنبیہ ۹ تیسری مثال مِیْلِ كَمْ اور چوتھی مِیْلِ اسم اشارہ محلًا منصوب ہوں گے کیوں كِی مِیْلِ ہیں۔ ان پر لفظی اعراب نہیں آسكتا۔

۵. المفعول معه

۹۔ جو اسم واو معیت (دیکھو سبق ۵۱-۷۰) كِے بعد واقع ہوا اسے مفعول معه کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سَرَتْ وَالشَّارِعَ (مِیْلِ سُرْكَ كِے سَاتِھ سَاتِھ چلا گیا) سَافَرْتُ وَأَخَاكَ (مِیْلِ نِے تِیرِے بھائی كِے سَاتِھ سَاتِھ سَفَرِ كِیَا) سَلَمْنَا عَلَیْهِ وَأَبَاهُ (ہم نے اس پر مع اس كِے باپ كِے سلام كِیَا)۔

۱۰۔ واو كِے بعد نصب اسی ترکیب مِیْلِ پڑھا جائے گا جب كہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں مِیْلِ عطف نہیں ہو سكتا۔

پہلی مثال مِیْلِ اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے ”مِیْلِ نے اور سُرْكَ نے سیر كِی“ یہ ایک مہمل بات ہو جائے گی۔

دوسری مثال میں اس لیے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں۔ البتہ اگر کہیں: سافرت أنا وأخوك تو یہاں واو عطف ہوگا واو معیت نہ ہوگا۔

تیسری مثال میں اس لیے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جب کہ معطوف پر بھی حرف جر کا اندہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہیں گے سلمنا علیہ وعلیٰ اٰبیہ تو واو عطف ہوگا نہ کہ واو معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق (۶۷) میں پڑھو گے)۔ بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیت دونوں جائز ہو سکتے ہیں۔ قدم الأمير وجندہ یا وجندہ۔

۱۱۔ اس جملے کی تحلیل کرو:

دخلت المدرسة وأخاک يوم الأربعاء۔

(دخلت) فعل بافاعل، (المدرسة) ظرف مکان، مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے (و) واو معیت مبنی برفتح (أخاک) مفعول معہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ (ک) ضمیر مجرور متصل مضاف ایہ، محلاً مجرور (يوم الأربعاء) ظرف زمان، مفعول فیہ۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳

| | |
|---|--|
| أَرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا، دین سے پھر جانا | خَرِيطَةٌ، خَارِطَةٌ نَقْشَ (جـ خرائط) |
| أَرَضَعَ (۱) دودھ پلانا | ذُبُرٌ (جـ أذبار) پیٹھ، چوڑ، پیچھے |
| أَسْرَى (۱-ی) رات کے وقت سیر کرنا (ب) رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا | |
| کے ساتھ (سیر کروانا) | |

| | |
|--|---|
| اَلِی (یُوْلِی) قسم کھانا، عہد کر لینا | شَبَکَّة (جہ شباک) جال |
| بَارَک (۳) برکت دینا | عَامِل (جہ عملہ) کام کرنے والا، مزدور، حاکم |
| ہَاسْ خوف، مضائقہ | قَضَی (۲) پورا کرنا مقصد کا |
| تَفَرَّع (۴) شاخ در شاخ ہونا | لَعْبُ الصُّوْلَجَان کرکٹ کا کھیل |
| حَبَب (۲) محبوب بنادینا، پسندیدہ بنادینا | المَسْجِدُ الْحَرَام حرمت والی مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے |
| حِیَّة (جہ حیات) سانپ | المَسْجِدُ الْأَقْصَی بیت المقدس کی مسجد |
| مَأْرَب (جہ مارب) مقصد، غرض، آرزو | |

مشق نمبر ۱۰۰

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

۱. إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ الْجِهَاتِ الْأَرْبَعِ فَاسْتَقْبِلْ جِهَةَ طُلُوعِ الشَّمْسِ،
فَمَا كَانَ أَمَامَكَ فَهُوَ الشَّرْقُ، وَمَا كَانَ خَلْفَكَ فَهُوَ الْغَرْبُ، وَإِلَى
يَمِينِكَ الْجَنُوبُ، وَإِلَى يَسَارِكَ الشَّمَالُ.
۲. تَرَى خَلِيجَ الْبَنْغَالِ فِي الْخَارِطَةِ شَرْقَ الْهِنْدِ وَبَحْرَ الْعَرَبِ فِي غَرْبِهَا.
۳. تَرَى السَّكَّكَ الْحَدِيدِيَّةَ فِي الْخَرِيطَةِ كَالشَّبَكَةِ مَتَفَرِّعَةً شَرْقًا وَغَرْبًا
وَجَنُوبًا وَشَمَالًا.
۴. يَشْتَغَلُ الْعَمَلَةُ طَوْلَ النَّهَارِ وَيَعُودُونَ إِلَى بُيُوتِهِمْ غِيَابَ الشَّمْسِ
وَيَنْهَضُونَ قُبَيْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ثُمَّ يَذْهَبُونَ ثَانِيًا إِلَى أَعْمَالِهِمْ.

۵. قُرْبَ الْحَيَّةِ نَمُ وَقَرَبَ الْعَقْرَبِ لَا تَجْلِسُ. [مثلاً]
 ۶. كُلُّ بَيْتِ الْيَهُودِيِّ وَنَمُ بَيْتَ النَّصْرَانِيِّ. [مثلاً]
 ۷. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بَيْنَ يَدَيِّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ.
 ۸. كُنْ وَجَارَكَ مُتَوَافِقَيْنِ.
 ۹. مَا لَكَ اَيُّهَا التَّاجِرُ وَالْمُبَاحِثُ الْفَلَسْفِيَّةُ؟
 ۱۰. كَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ؟
 ۱۱. مَا لَكَ وَاَيَّاهُ؟
 ۱۲. اَمَّا تُقِيْمِيْنَ وَاَحَاكَ؟

اشعار

وَلِيٌّ وَطَنٌ الْيَتُّ اَنْ لَا اُبَيْعُهُ وَاَنْ لَا اُرَى غَيْرِيْ لَهٗ الدَّهْرُ مَا لَكَ
 وَحُبُّ اَوْطَانِ الرَّجَالِ اِلَيْهِمْ مَا رُبَّ قَضَا الشَّابِّ هُنَالِكَ
 فعل مفعول قائل یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

أَحْسِنُ إِلَى النَّاسِ تَسْتَعْبِدُ قُلُوبُهُمْ

فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْإِنْسَانُ إِحْسَانًا

۱۔ الدَّهْرُ: مفعول فیہ ہے اس لیے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔

۲۔ مَا لَكَ: وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے۔

۳۔ جَوَانِی۔

۴۔ هُنَالِكَ = هُنَا لَكَ الف زائد ہے۔

۵۔ پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۶۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابوالفتح البستی (۴۰۱ھ) کا ہے۔

مشق نمبر ۱۰۱

من القرآن

۱. يَٰعَلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ.
۲. سَبَّحْنَ الذِّى اسْرَىٰ بَعْدَهُ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِى بَرَكْنَا حَوْلَهُ.
۳. قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.
۴. وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ.
۵. يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِى كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ.
۶. قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنُورِدُهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ.
۷. وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَءُونَ.

مشق نمبر ۱۰۲

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ جب تم نقشہ میں چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو (جہت) اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے۔
- ۲۔ ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔

۳۔ میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے۔

۴۔ ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ہم دن بھر ہم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نماز عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں۔

۶۔ اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے۔

۷۔ صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لیے ضروری ہے۔

۸۔ میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو، اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من أحت الى أخيهما

أخي الحبيب!

وعليك السّلام ورحمة الله وبركاته،

بَيْنَمَا أَنَا فِي شَوْقٍ إِلَى أَخْبَارِكَ وَنَاضِرًا أَزْهَارَكَ إِذْ وَفَدْتُ عَلَيَّ
رَسَالَتُكَ الْمُوَرَّخَةَ بِكَذَا التِّي أَبَدَتْ مَا فِي قَلْبِكَ الْمَخْلَصِ مِنْ
حَسَنِ الظَّنِّ إِلَى أَخِيكَ.

۱۔ بینما درمیان اس حالت کے لیے۔

۲۔ ماضی تروتازہ۔ دھڑ پھول یعنی تیری تروتازہ صحت و عافیت کی خبریں۔

۳۔ اِذْ۔ اس جگہ مفاجات کے لیے ہے۔

۴۔ وفدت آنا۔

يَا أَخِي! لَقَدْ سُرِرْتُ عَلَى طَلَبِكَ مِنِّي مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ. وَحَيْثُ إِنَّكَ
 نَشِيطٌ فِي دُرُوسِكَ، حَرِيصٌ عَلَى وَاجِبَاتِكَ، قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ بَكْذَا وَكْذَا
 مِنَ النُّقُودِ. وَإِذَا بَلَغَنِي عَنْكَ مَا يَسِرُّنِي أَجَزْتُكَ بِأَكْثَرِ مِمَّا تَرِيدُ.
 هَذَا، وَأَرْجُو أَلَّا تَوَخَّرَ عَنِّي رِسَالَتَكَ، حَتَّى أَكُونَ دَائِمًا عَلَى بَيِّنَةٍ^۳ مِنْ
 أَمْرِكَ، أُرْشِدُكَ اللَّهُ إِلَى مَا فِيهِ كَمَالُكَ. وَالسَّلَامُ

اُخْتِكَ

راشدة

سوالات نمبر ۲۲

- ۱۔ مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔
- ۲۔ کون سی قسم کے اسمائے ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟
- ۳۔ ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟
- ۴۔ دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:
 ذِرَاعَيْنِ، مِائِلَيْنِ، جَنُوبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،
 حَوْلًا كَامِلًا، نِصْفَ النَّهَارِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.
- ۵۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:
 ۱. قُمْتُ نِصْفَ اللَّيْلِ.
 ۲. نِمْتُ بَعْدَ الْعِشَاءِ إِزَاءَ الشَّبَاكَةِ (کھڑکی) فَوْقَ السَّرِيرِ.

۱۔ اُخِي اُحی کا مصغر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے حتیٰ اے میرے چھوٹے بھائی۔

۲۔ ادا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی یہ جاتے ہیں۔ ۳۔ بَیِّنَةٌ معبودات۔

۲۔ مفعول معہ کی تعریف کرو۔

۔۔ واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

۱. كُلُّ مِنْ هَذَا الطَّعَامِ وَأَخَاكَ.

۲. سَافَرْتُ إِلَى الشَّامِ أَنَا وَأَخُوكَ.

۳. مَا لَكُمْ وَإِيَّاهُ؟

۴. سَافَرَ إِبْرَاهِيمُ وَخَالِدٌ.

۵. سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَقَارِبَهُ.

۶. سَلَّمْنَا عَلَيْكَ وَعَلَى عَمِّكَ.

۹۔ مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی (۱) اور (۵) کی۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۶. الحال

۱۔ اذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا ۝ شَرَبْنَا الْمَاءَ صَافِيًا، كَلَّمَ زَيْدٌ عَمْرًا رَاكِبِينَ، دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مُمْتَلِنًا مِنَ النَّاسِ، اغْتَسَلْتُ فِي الْحَوْضِ مَمْلُوءًا مِنَ الْمَاءِ.

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیًا، راکبین وغیرہ کس لیے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لیے منصوب ہیں، کیونکہ تم نے سبق (۱۰-۲) اور سبق (۲۳-۹) میں پڑھا ہے کہ جو ”اسم“ فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔ یہاں نئی بات یہ ہے کہ مُمْتَلِنًا ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَمْلُوءٌ مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲۔ صاحب حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذْكُرُوا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (أنتم) ذوالحال ہے، دوسری میں الماء، تیسری میں زید اور عمرو، چوتھی میں مسجد اور پانچویں میں حوض ذوالحال ہیں۔

۳۔ جمعے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ ”کس حالت میں“ یا ”کس طرح“ کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو۔

۴۔ حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: اَمْسْتُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ^۱ اس مثال میں وَحْدَهُ لفظ جلالۃ (= اللہ) کا حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحْدَ اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: كَرَّ عَلَيَّ اُسْدًا^۲ یہ ترتیب پر دلالت کرے: اَدْخُلُوا رَجُلًا رَجُلًا^۳ یا اسم عدد ہو: جَاؤْا اَمْثَنِي وَثَلَاثَ وُرُبَاعٍ^۴ یا نرغ بتلائے: يَبِيعُ الزَّيْتُ رَطْلًا بَدْرَهَمٍ^۵ یہ وہ موصوف ہو: اِنَّا اَرْسَلْنَا^۶ فراما عربنا^۷ یا جانین کے معاملے پر دلالت کرے: بَعَثَ الْقَمَحَ يَدًا بِيَدٍ^۸۔

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابطہ واو حالیہ ہوتا ہے: اَطْلُبُ الْعِلْمَ وَأَنْتَ فَتَى، یا ضمیر غائب: جَاءَ رَشِيدٌ يَضْحَكُ^۹ یا دونوں: جَاءَ رَشِيدٌ وَهُوَ يَضْحَكُ^{۱۰} (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

۱۔ میں ایمان لایا اللہ پر جب کہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔

۲۔ علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) وٹ پڑا جتنی دوبارہ حمد سردیا۔ ۳۔ ندر وایک ایک آدمی۔

۴۔ وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر۔ ۵۔ تیل فی رطل ایک درہم میں بیچ گیا۔

۶۔ ہم نے اس (کتاب) کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا۔ (یوسف ۲)

۷۔ میں نے گےہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے۔

۸۔ یضحک صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (ہو) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابطہ ہے۔

تنبیہ: اگر جَاءَ رجلٌ يَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں يَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رجل کی صفت ہوگا اسے حال نہیں کہا جائے گا کیوں کہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے، مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: ۵ رجع موسیٰ الی قومہ غضبا اسفا ۵۔

۸۔ قرینہ ہو تو حال کے قبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں، چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں: سَالِمًا غَانِمًا یعنی اِذْهَبْ سَالِمًا وَارْجِعْ غَانِمًا (سوامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

مشق نمبر ۱۰۳

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. ﴿اٰتٰیہَا الْحَکْمَ صَبِيًّا﴾ ۱۔

(اٰتٰیہَا) فعل بافاعل (ہ) مفعول بہ، ذوالحال (الحکم) دوسرا مفعول (صبیّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. ﴿جاءوا اباہم عشاءً یبکون﴾ ۲۔

(جاءوا) فعل بافاعل، اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے (اباہم) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ (عشاءً) مفعول فیہ (سکون) فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے۔

پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۱۔ اعراف ۱۵۰ ۲۔ ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی۔ (مریم: ۱۲)

۳۔ وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشاء کے وقت روتے ہوئے۔ (یوسف: ۱۶)

سلسلہ الفاظ ۵۴

| | |
|---|---|
| اِذْی (یُوْذِی) ایذا دینا | حَلَقَ (۲) سر منڈانا |
| تَبَسَّمَ (۴) مسکراتا | فِجَعٌ کَچا |
| تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگوار بات کا | قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا، سر کے بال کتروانا |
| جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو | مُسْرَجٌ زین کسا ہوا |
| قَلْبَ (۲) الٹ پلٹ کرنا | |

مشق نمبر ۱۰۴

تبیہ ۲ ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کی اقسام پہچانو:

۱. إِذَا اجْتَهِدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا.
۲. عَشْ عَزِيزًا أَوْ مُتَّ كَرِيمًا.
۳. وَلَّى الْعَدُوُّ مُذْبِرًا.
۴. لَا تَأْكُلِ الْفَوَاكِهَ فِجْعَةً وَلَا الطَّعَامَ حَارًّا.
۵. رَكِبْنَا الْفَرَسَ مُسْرَجًا.
۶. قَلَبْنَا الْكِتَابَ صَفْحَةً صَفْحَةً وَقَرَأْنَاهُ أَبَاً أَبَاً.
۷. السُّعْدَاءُ يَشَاهِدُونَ اللَّهَ فِي الْجَنَّةِ وَجْهًا إِلَى وَجْهِهِ.
۸. إِصْطَفَى التَّلَامِذَةُ أَرْبَعَةً أَرْبَعَةً.
۹. يَمُوتُ التَّقِيُّ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ وَالسَّعَادَةُ تَنْتَظِرُهُ، وَيَمُوتُ الشَّقِيُّ وَضْمِيرُهُ يُعَذِّبُهُ وَالشَّقَاوَةُ تَتَرَصَّدُهُ.
۱۰. لَا تَخْرُجْ لَيْلًا وَحَدَاكَ.
۱۱. رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (۱۰).

اشعار

أنت الذي وَلَدْتَكَ أُمُّكَ بَاكِئًا وَالنَّاسُ حَوْلَكَ يَضْحَكُونَ سُورًا
فاحْرِضْ عَلَى عَمَلٍ تَكُونُ إِذَا بَكَوْا فِي يَوْمٍ مَوْتِكَ ضَاحِكًا مَسْرُورًا

مشق نمبر ۱۰۵

من القرآن

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا.
۲. تَرَاهُمْ رُكْعًا سَحَدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا.
۳. لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ **أَمْسِرْ** مُخَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ.
۴. فَتَبَسَّمْ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا.
۵. وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُتَّالًا **يِرَاءُؤُنَ النَّاسَ**.
۶. **إِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوًّا**.
۷. مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ **يَسْتَغْفِرُونَ**.
۸. وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِأَبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.
۹. فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُغْرَصِينَ.
۱۰. وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُوذُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ.

۱۱. وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

۱۲. وَاذْ قَالِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمِمَّنْ أَرْسَلْنَا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

مشق نمبر ۱۰۶

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں۔

۲۔ گرم گرم چائے مت پی، کیوں کہ وہ دانتوں کے لیے مضر ہے۔

۳۔ میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے۔

۴۔ میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جب کہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا۔

۵۔ منافق نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۶۔ میرے بھائیو! تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علوم دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ۔

۷۔ میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق الٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا۔

۸۔ اے شریف عورت! تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جب کہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّتُونَ

المنصوبات

۷. التَّمْيِيزُ

۱. اشتریت رطلا سَمْنًا. ۲. زَكَاةُ الْفَطْرِ صَاعٌ شَعِيرًا.^۱
 ۳. بعت عشرة ذراع حویرًا. ۴. عندي عشرون فَرَسًا.
 ۵. علی التَّمْرَةِ مثلها رُبْدًا.^۲ ۶. ما فی السماء قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا.

۱. اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ لَبْنًا. ۲. طاب المکانُ هَوَاءً.
 ۳. خیرُ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. ۴. أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا.

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمیز یا ممیز کہا جائے گا۔

کیوں کہ تم نے حصہ سوم سبق (۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اسے تمیز یا ممیز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیز کہتے ہیں۔

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں ممیز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چنانچہ رطل وزن کی ایک مقدار ہے، صاع کیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے، ذراع مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے، عشرون ایک عدد ہے، مثل اور قدر کسی قسم کی مخصوص مقدار کے

۱۔ صاع: پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ ۲۔ شعیر = جو۔ ۳۔ رُبْد = کھن۔ ۴۔ رَاحَةٌ = تھیلی، آرام۔

نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں۔ الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمیز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جسموں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امثالہ الإناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا، مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا۔ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبْنَا تو مطلب کی تعیین ہوگئی۔

۳۔ کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمیز آتی ہے جب کہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ حَدِيدًا^۱ (ایک انگوٹھی لوہے کی)۔

۴۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میزبہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اسکے ساتھ تنوین یا جمع کا نون لگایا ہو یا مضاف ہو، مگر معرف باللام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵۔ میزبہ بھی نکرہ ہی ہوتا ہے، مگر جب اس پر مَنْ داخل ہو تو معرف باللام ہو سکتا ہے: رَطُلٌ مِّنْ لَّبَنِ يَامِنَ اللَّبَنِ۔

۶۔ وِزْنٌ، كَيْلٌ اور مِسَاحَةٌ کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے کبھی اضافت سے یا مَنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبْتُ رَطْلًا لَبْنًا - رَطْلٌ لَّبَنِ - رَطْلًا مِّنَ اللَّبَنِ يَامِنَ اللَّبَنِ۔

اشْتَرَيْتُ كَيْسًا قَمْحًا - كَيْسٌ قَمْحٍ - كَيْسًا مِّنَ الْقَمْحِ يَامِنَ الْقَمْحِ۔

عِنْدِي فِدَانٌ^۲ أَرْضًا - فِدَانٌ أَرْضٍ - فِدَانٌ مِّنَ الْأَرْضِ يَامِنَ الْأَرْضِ۔

۱۔ خاتم: انگوٹھی، مہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے، معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

۲۔ کيس (جو انکیاس) تھیل، بوری۔ کيس کی ایک مقدار ہے جو چار سومر مع بانس کے برابر ہے۔

۔۔ عدد کی تمیز کا مفصل بیان سبق (۴۴) اور (۴۵) میں لکھا جا چکا ہے۔

۱۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ یا ”کس لحاظ سے“ کے جواب میں واقع ہو۔

کنایات العدو

۹۔ کَم (کئی، بہتیرے) کَائِنُ (بہتیرے) کَذَا (ایسا، اتنا اتنا) ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ان کو اسمائے کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے۔ جس کو دور کرنے کے لیے تمیز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کم استفہامیہ کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: کم کتاباً قرات؟ اور کم خیرہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: کم کتاب قرات کبھی جمع: کم کُتُب قرات۔ (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)

جب کہ کم استفہامیہ خود ہی حالت جری میں ہو اس وقت اس کی تمیز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِکَمۡ ۱ درہم اشتریت؟ ۲ اگرچہ بِکَمۡ ۳ درہم بھی کہہ سکتے ہیں۔

کَائِنُ کی تمیز پر ہمیشہ مَن آیا کرتا ہے اس لیے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: ۴ وَ کَائِنُ مَن سِی قَاتِل مَعَهُ رَبُّوُن کَثِیْرَ ۵۔

کَذَا کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: اَنْفَقْتُ کَذَا درہمًا، عِنْدِی کَذَا دینارًا، اشتریتُ الْکِتَابَ بِکَذَا رُبَّیَّةً۔

۱۔ اس جملہ میں (ب) کی وجہ سے کَم حالت جری میں ہے۔ ۲۔ کتنے درہم میں تو نے خریدا۔

۳۔ بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ (آل عمران ۱۳۶)

کذا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: اَنْفَقْتُ كَذَا وَكَذَا دَرْهَمًا.^۱ کم اور کائین ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں، ما کے لیے یہ ضروری نہیں۔

تنبیہ ۱ کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فعل یا قال زیڈ کذا وکذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) مگر اس مطلب کے لیے اکثر کینٹ و ذینت بھی بولتے ہیں: فعل یا قال زیڈ کینٹ و ذینت۔
تنبیہ ۲ کم خبر یہ اور کائین سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور کذا سے قلیل کا۔

مشق ۱۰۷

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو:

۱. مَثْقَالٌ ذَهَبًا أَرْفَعُ قِيَمَةً مِنْ ثَلَاثَةِ أَرْطَالٍ نَحَاسًا.
۲. زَكَاةُ الْفِطْرِ صَاعٌ شَعِيرًا أَوْ نِصْفُ صَاعٍ قَمْحًا.
۳. زَرَعْتُ فِدَانًا أَرْزًا.
۴. خَمْسَةُ أَمْدَادٍ قَمْحًا جَيِّدًا يَبْلُغُ ثَمْنُهَا ثِنْتِي عَشْرَةَ قَرَشًا.
۵. شَرَبْتُ فَنَجَانٍ قَهْوَةً وَرَطْلِي لَبَنٍ.
۶. اللَّيْمُونُ الْبَرْتَقَالُ مِنَ الدَّالِّ الْفَوَاكِهِ طَعْمًا وَأَحْسِنُهَا مَنْظَرًا وَأَطْوَلُهَا بَقَاءً.
۷. اشْرَبْ فَنَجَانًا قَهْوَةً بَعْدَ الطَّعَامِ وَلَا تَشْرَبْ خَمْرًا أَبَدًا فَإِنَّهَا أَقَلُّ نَفْعًا وَأَكْثَرُ ضَرَرًا وَأَكْبَرُ إِثْمًا.
۸. جَرَّةٌ^۲ مَاءٍ تَكْفِي يَوْمًا لَشُرْبِ غِيلَةٍ^۳ صَغِيرَةٍ.
۹. الْإِنْسَانُ أَعْدَلُ الْحَيَوَانِ مَزَاجًا وَأَكْمَلُهُ أَفْعَالًا وَأَلْطَفُهُ حَسًّا.

۱۰. صحّا الجوُّ فما تَرى فيه قدرَ راحةٍ^۱ سحاباً.
۱۱. عندي ذراعان حريرا وثلاثة أذرع^۲ ثوباً من الصُّوف.
۱۲. فاض^۳ قلب الوالد سرورا لما بلغه أن أولاده ناجحون.
۱۳. طاب رئيس المدرسة نفساً إذا رأى التلامذة ناجحين.
۱۴. خير الأعمال أعجلها عائدةً^۴ وأكثرها فائدة.
۱۵. بُنيَ اقتدى بالكتاب العزيز فزِدْتُ سرورا وزاد ابتهاجاً^۵
فما قال لي أف في عمره لِكُونِي أباً وَلِكُونِي سراجاً^۶

مشق نمبر ۱۰۸

من القرآن

۱. فالله خيرٌ حافظاً وهو أرحم الراحمين.
۲. فَجَرْنَا الارضَ عُيُونًا.
۳. لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا.
۴. إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا
وَيَصْلُونَ^۱ سَعِيرًا^۲.

۱۔ صحا بضم صاء، فاض کا صاف ہو جانا، نشر اتر جانا۔ ۲۔ راحة، بہت سی۔

۳۔ فاض بضم فاء، پر ہو کر ابل پڑنا۔ ۴۔ انجام، نتیجہ۔ ۵۔ ابتهاج، خوش۔

۶۔ سراج، چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شعر کا تخلص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو آف کہن قرآن میں منع آیا ہے چراغ کو آف کریں تو بجھ جائے گا۔ شاعر کہتے ہیں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لیے میرے بیٹے مجھے کبھی آف تک نہیں کہا۔

۷۔ حجر (۲) شگاف ڈان۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ ۸۔ دری یذری، جانا۔

۹۔ صلی یضلی، جھنسا، جلنا۔ ۱۰۔ سعیر، دھکی ہوئی آگ، دوزخ۔

- ۵۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا^۱۔
- ۶۔ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا۔
- ۷۔ وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا۔
- ۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا^۲ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا^۳ كَانَتْهُمْ بُيُوتًا مُرْصُوصًا۔
- ۹۔ قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔
- ۱۰۔ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ^۴ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلَهُ فَحَاسِبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكَرًا^۵۔

مشق نمبر ۱۰۹

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا۔
- ۲۔ آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں۔
- ۳۔ ابھی میں نے دو پیالی کافی پی ہے۔
- ۴۔ دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لیے کافی ہے۔

۱۔ بھٹک جانا، کھوجانا۔ ۲۔ ضَعُ. کام، کاریگری ۳۔ مَقْتٌ۔ سخت ناراضی
 ۴۔ صَفًّا اس جگہ حل ہے تیز نہیں ۵۔ عَتَا يَعْتُو (عَنْ) سرکشی کرنا ۶۔ نُكَرًا بہت ناگوار
 ۷۔ فَتَحْنَان یہ الفاظ تیز نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

- ۵۔ محمود عمر کے یظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن عمر کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے۔
- ۶۔ اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے۔
- ۷۔ ہند اور پاکستان میں مزہ، خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم (انبلہ) بہت ہی مشہور میوہ ہے۔
- ۸۔ میں نے جب تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔
- ۹۔ بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو۔
- ۱۰۔ یہ گھڑوں میں (طولاً) بیس نر ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے۔

مشق نمبر ۱۱۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ **بَغْتُ مَتْنِ سَنَكْرَا**

(بغت) فعل بافعل (متن) مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے، تثنیہ ہے اس لیے اس کا نصب (-) نیں سے آیا ہے، تمیز ہے (سَنَكْرَا) تمیز ہے اس لیے منصوب ہے۔
سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ **حَبِیرُ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا** (الحديث)

(خیر) اسم صفت ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۳-۶) مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے مضاف ہے (الناس) مضاف الیہ مجرور، (احسن) اسم تفضیل ہے، خبر ہے اس لیے مرفوع ہے (ہم) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لیے (خُلُقًا) تمیز ہے اور منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائے گا۔

أَكْمَلُ الْجُمْلِ الْآتِيَةِ بِوَضْعِ أَلْفَاظِ التَّمْيِيزِ الْمُنَاسِبَةِ فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ.

۱. الْفِصَّةُ أَرْفَعُ مِنَ النَّحَاسِ.

۲. الْكُمْتُرى أَلَدُّ مِنَ التُّفَاحِ

۳. الْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ ...

۴. الشَّمْسُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَمَرِ وَأَسْطَعُ .

۵. دَخَلْتُ حَدِيقَةَ الْحَيَوَانَاتِ وَشَاهَدْتُ مَا فِيهَا مِنْ صُنُوفِ الْحَيَوَانِ،

فَوَجَدْتُ الزَّرَافَةَ أَطْوَلَهَا وَالطَّاوُوسَ أَجْمَلَهَا وَالْقِيلَ

أَضَحَمَهَا وَالْأَسَدَ أَشَدَّهَا

مشق نمبر ۱۱۲

اجْعَلْ كُلَّ اسْمٍ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْآتِيَةِ تَمْيِيزًا فِي جُمْلَةٍ مُنَاسِبَةٍ.

| | | |
|----------------|-------------|------------|
| سُكْرًا | بَاسًا | طُولًا |
| أَخْلَاقًا | رِطْلًا | هَوَاءً |
| مِنْ بُنٍّ | لَاعِبًا | ثَمَنًا |
| مِنَ الْكُتُبِ | مِنْ عَسَلٍ | تَلْمِيزًا |

۱۔ خالی مقامات میں تیز کے لیے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کر دو۔

۲۔ صَفٌّ (حـ صوف اور اَصْفَاءُ) قسم۔ ۳۔ طَاوُوس (جـ طواووس) مور۔

۴۔ آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تیز بناؤ۔

مشق نمبر ۱۱۳

غیر التَّمیِز فی الجُمْل الاِتیة من صُورته الّتی جاء علیها إلى کُل صورةٍ أُخری مُمکنۃ لہ، وراع ما یُسْتدعیۃً ذلک من التّغییر فی المُمیِز۔

۱. رأیت البنت تحمِلُ جَرَّةَ ماءٍ.

۲. مثقالُ ذهبًا خیر من رطل نحاسا.

۳. اشتریت مائتَی ذِراعٍ کتّاناً۔

۴. هل اشتریت سَلْتِی عِنَبٍ؟

۵. باع التاجرُ قُنطاراً صابوناً۔

۶. زکاةُ الفطر نصفُ صاع بُراً.

مشق نمبر ۱۱۴

مِیزُ الأَعْداد المذکورة فی الجُمْل الاِتیة بمعدودات تُناسِبُها.

۱. فی السّنة اثنا عشر وفي الشّهر ثلاثون وفي الیوم اربع

وعشرون

۲ طول الطریق مائةً وعرضُهُ عشرون

۳ فی المدرّسة خمسة وستون ومائتا وتسعة عشر .

۱۔ ذراع امر ہے راعی بُراعی (۲) سے یعنی رعایت کر اور طوطہ رَہ۔ ۲۔ اُسْتدعی (۱۰) تقاضا کرنا، چاہنا۔

۳۔ تَکدہ جملوں میں ہر ایک تَمیِز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آتی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر

مُکَن صورتوں سے بدل دواور اس تبدیلی کی وجہ سے تَمیِز میں جس تغیر کی ضرورت پیش آئے اس کو طوطہ رکھو۔

۴۔ کتّان، یمن سے بنا ہوا کپڑا۔ ۵۔ سورطل کا ایک وزن ہے، بہت سامال۔ ۶۔ یعنی تَمیِز بیان کرو۔

۴. يقطع القطار في الساعة خمسين

۵. يشتمل المنزل على بهوَيْنِ وتسع ..

مشق نمبر ۱۱۵

۱. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء الكيل.

۲. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء الوزن.

۳. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من أسماء المساحة.

۴. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون التمييز فيها جمعا مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.

۵. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون التمييز فيها مفردا منصوبا والمميّز اسما من أسماء العدد.

۶. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرورا والمميّز اسما من أسماء العدد.

۷. كَوْنُ ثلاثِ جُمَلٍ يكون المميّز فيها ملحوظا في الجملة.

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۸۔ المستثنى بـ إِلَّا (الَّا کے ذریعے استثنایا ہوا)

۱۔ حصہ سوم سبق (۴۳-۸) میں مستثنیٰ بـ إِلَّا کا بیان پڑھ لیا ہے۔ یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:

۲۔ استثنا کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا، یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: اَكَلْتُ الفواكه إِلَّا عِنَبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی انگور نہیں کھایا) مَا أَكَلْتُ الفواكه إِلَّا عِنَبًا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور یعنی صرف انگور کھائے)۔

۳۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

- ۱۔ مستثنیٰ متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.
 - ۲۔ مستثنیٰ منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو: جَاءَتِ الْأَفْرَاسُ إِلَّا جِمَارًا.
- تنبیہ: مستثنیٰ منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنیٰ بـ إِلَّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے، مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور إِلَّا سے پیشتر کلام موجب تام^۱ ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور

۱۔ کلام موجب یعنی کلام مثبت اور تامہ یعنی پور جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔

استفہام نہ ہو یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائے گا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر **إِلَّا** سے پیشتر کلام غیر موجب (غیر مثبت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: **لَمْ تَنْفَتَحِ الْأَزْهَارُ إِلَّا وَرْدًا** بھی کہہ سکتے ہیں اور **وَرْدٌ** بھی۔ **مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ إِلَّا الْأَوَّلَ** یا **إِلَّا الْأَوَّلَ**۔

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ **إِلَّا** سے پیشتر کلام ناقص ہو، تو حالت ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں **إِلَّا** کا کوئی اثر نہ ہوگا: **مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ**، **مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا**، **لَمْ أَصَافِرْ إِلَّا مَعَ زَيْدٍ**۔ ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

۵۔ **إِلَّا** کے علاوہ الفاظ استثنائیہ بھی ہیں: **غَيْرُ**، **سِوَى**، **خِلَا**، **عَدَا**، **مَّا خِلَا**، **مَّا عَدَا** اور **حَاشَا**۔ ان سب کے معنی ہیں ”مگر“ یا ”سوا“۔

۶۔ **غَيْرُ** اور **سِوَى** اسم ہیں، انکے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ خود لفظ **غَيْرُ** کا اعراب مستثنیٰ ب **إِلَّا** کی مانند تین طور سے ہوگا:

۱۔ **إِتَّقَدَتْ الْمَصَابِيحُ غَيْرَ وَاحِدٍ**۔

۲۔ **سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ غَيْرَ سَعِيدٍ**۔

۳۔ **مَا عَادَ الْمَرِيضُ عَائِدٌ غَيْرَ الطَّيِّبِ** یا **غَيْرُ الطَّيِّبِ**۔

۴۔ **لَا تَعْتَمِدْ عَلَى أَحَدٍ غَيْرِ اللَّهِ** یا **غَيْرِ اللَّهِ**۔

۱۔ تفتح (۴) کھلنا، کھل جانا۔ ۲۔ قادم سفر سے آنے والے۔

۳۔ عاد (ن) عیادت کرنا، بیمار پر کسی کو جانا، لونا۔

۵. لَا يَنَالُ الْمَجْدَ غَيْرُ الْعَامِلِينَ.
۶. لَمْ يَفْتَرِسِ الذِّئْبُ غَيْرَ شَاذَةٍ^۱.
۷. لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ.

۔۔۔ خَلَا اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلام عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لیے نحو یوں نے ان کو حروف جارہ میں بھی شمار کر لیا ہے۔ حاشا کو حرف جر بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد متشقی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جر بھی مگر مَا خَلَا اور مَا عَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لیے ان کے بعد متشقی ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱. قَطَفْتُ الْأَزْهَارَ خَلَا الْوَرْدُ يَا الْوَرْدُ.
۲. زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِينَةِ عَدَا وَاحِدًا يَا وَاحِدَ.
۳. قَطَعْتُ الْأَشْجَارَ حَاشَا النَّخِيلَ يَا النَّخِيلَ.
۴. قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَا خَلَا (يَا مَا عَدَا) صَفْحَةً.

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵

| | |
|--------------------------------------|---|
| سَيِّءٌ برا | اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا |
| صَحْب (س) ساتھی ہونا | اُعْيِي (يُعْيِي) تھکا دینا، عاجز کر دینا |
| ضَلَالٌ (مصدر، ض) گمراہی | تَذَارَكَ (۵) تلافی یا اصداح یا علاج کرنا |
| غَمَةٌ (ف) بے راہ بھٹکنا، متحیر ہونا | جَرِيحٌ (جـ جَوْحِي) زخمی |

| | |
|--|----------------------------------|
| حَاق (يَحِقُّ) کھیر لین، لپیٹ میں لے لین | غزلُ عورتوں کے متعلق، شقائد کلام |
| خَلَا (يَخْلُو) خن ہونا، تنہائی میں من | لا مُحَالَة ضرور |
| دَاوِی (۳) علاج کرنا | نِیْرُ روشنی دینے والا ستارہ |
| دَاءٌ (جہ اَدْوَاء) مرض، بیماری | نِیْرَان چاند سورج |

مشق نمبر ۱۱۶

تعبیر ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو۔

۱ قَدِمَ الْجُنُودُ إِلَّا الْعَاقِدَ، فَإِنَّهُ مَشْغُولٌ فِي تَدَارُكِ الْمَرْضَى وَالْجُرْحَى
وَسَيَقْدُمُ عَدَا وَبَعْدَ الْعَدِ.

۲ يَعْيشُ النَّاسُ بِرَاحَةٍ إِلَّا الْكِسْلَانَ وَسَيِّءِ الْأَخْلَاقِ.

۳ اِنْتَبِهَ الْمُسْلِمُونَ إِلَّا الْمَافِقِينَ مِنْهُمْ، الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ بَعْدَ مَا هُمْ أَظْهَرُوا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ وَقَتَلُوا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَيَأْبُونَ إِلَّا اسْتِعْمَادَ الْمُسْلِمِينَ وَتَذْلِيلَهُمْ.

۴ صَادَقَتْ كُلَّ الْجِيرَانِ إِلَّا الْمُسْكِرِينَ.

۵ لَمْ يَضْحَكْ عِنْدَ مَوْتِكَ إِلَّا عَمَلُكَ.

۶ لَا يَقَعُ الْحَالُ إِلَّا بُكْرَةً مُسْفَةً إِلَّا فِي بَعْضِ الْأَمْثَلَةِ يَكُونُ الْحَالُ مَعْرِفَةً
وَأَسْمًا جَامِدًا.

۱۔ اسی یابی انکار کرنا، (تمہاری باتوں سے) انکار کرتے ہیں سو مسلمانوں کے خلاف بنانے اور انہیں ذلیل کرنے کے، یعنی وہ مسلمانوں کو خلاف بنانے کے سو کچھ نہیں چاہتے۔

۲۔ جمع ہے حَارِکِ، یعنی پڑوسی۔

۷. لم تَخُلْ منظومات الشعراء من الغزل سوى ديوان ابن العتاهية
والخنساء.

۸. ما لي أنيس سوى الكتاب.

۹. ما ساد إلا ذو العرم (يا ذا العرم) المجدد المحير المؤثر صاحب العلم
والعقل، وما ذل إلا الجاهل الكسلان البحيل ابن الغرض.

۱۰. لا يأكل مالك إلا تقى ولا تأكل إلا مال تقى.

۱۱. لن أتبع غير الحق ولن أخشى غير الله.

اشعار

لكل داء دواء يُستطب به إلا الحمافة أُغيت من يُداويها

ألا كل شيء ما حلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائل

مشق نمبر ۱۱

من القرآن

۱. واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا إلا ابليس.

۲. ما هذه الحيوة الدنيا إلا لهو ولع.

۳. لا يحيق المكر السيئ إلا بأهله.

۴. فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين.

۵. فما ذا بعد الحق إلا الضلال.

۶. لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله.

۷. هل جزاء الإحسان إلا الإحسان.

مشق نمبر ۱۱۸

اردو سے عربی بناؤ

- ۱۔ سب لڑکے کامیاب ہو گئے مگر سب لڑکا۔
- ۲۔ مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر نہ مدہ۔
- ۳۔ میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نہ رہی۔
- ۴۔ مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے۔
- ۵۔ میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے۔
- ۶۔ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے۔
- ۷۔ آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمد۔
- ۸۔ سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک نہ رہی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دیے تھے۔

مشق نمبر ۱۱۹

- أَكْمِلِ الْجُمْلَةَ الْآتِيَةَ بِوَضْعٍ مُسْتَثْنَى بِإِلَّا فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ وَاشْكُلْهُ ۱
- وَيَبَيِّنْ مَا يَجُوزُ وَجِهَانِ فِي إِعْرَابِهِ ۲
۱. قَدِمَ الْحَاجَّ ۲
 ۲. قَرَأَتِ الْكِتَابَ ۳
 ۳. لَمْ يَنْجَحْ أَحَدٌ ۴

۱۔ اشکل (ن) اور اشکل اعراب لگانا۔

۲۔ خود جگہوں میں مستثنیٰ بہِ اِلَّا رکھ کر سننے والے جملوں کو کامل کر دو، اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔

۴. لَا تَنْمُوْا الثَّرَوَةَ

۵. صَامَ الْغُلَامُ رَمَضَانَ

۶. لَمْ يُسَلِّمْ أَخُوْكَ عَلَى أَحَدٍ

۷. لَا يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ

۸. أَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ

اِسْتَنْ بِغَيْرٍ مِنَ الْجُمْلِ الْاِتْيَةِ وَاشْكُلِ الْمُسْتَشْنَى وَأَدَاةُ الْاِسْتِنَاءِ^۲۔

۹. مَا قَطَعْتُ الْأَزْهَارَ

۱۰. لَا يَبْقَى لِلْإِنْسَانِ بَعْدَ الْمَوْتِ

۱۱. تَصَدَّأْتُ^۳ الْمَعَادُنَ

۱۲. لَمْ يَصِدْ الصَّيَّادُ

۱۳. حَضَرَ الْوَلِيْمَةُ^۴ جَمِيعُ الْأَصْدِقَاءِ

۱۴. عَادَ الْجَنُودُ

اَتَمَّ الْجُمْلِ الْاِتْيَةِ بِوَضْعِ الْمَحْذُوفِ مِنْهَا فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ۔

۱۵. عَلَى غَيْرِ نَفْسِكَ۔

۱۶. إِلَّا قَلَمًا۔

۱۷. إِلَّا الْعَامِلُونَ۔

۱۸. غَيْرِ اللَّبَنِ۔

۱۔ لَمَّا يَنْمُو: بڑھنا، بڑھتا رہنا۔ ۲۔ اَدَاةُ (حِادَات) حرف، لفظ، رسم۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں لفظ غیر کے ذریعے استثنیٰ کرو یعنی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر ضلیٰ جگہ پور کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ

استثنیٰ (یعنی غیر) کو اعراب لگاؤ۔ ۴۔ صَدَا (ف) زنگ کھانا۔ ۵۔ وَلِيْمَةُ خوشی کا کھانا۔

۱۹. ما عدا قائدہم.

۲۰. خلا اثنین.

مشق نمبر ۱۲۰

اجعل كُلَّ اسمٍ من الأسماء الآتية مستثنىً منه في جملة مفيدة. -

| | | | | |
|---------|------------|---------|---------|-----------------------|
| الأبواب | التُّجَّار | المُدُن | الأشجار | البُقُول ^۱ |
| الأزهار | التلاميذ | الطيور | الليل | المُسَافرون |

مشق نمبر ۱۲۱

۱. كَوْنُ ثلاثٍ جُمْلٍ يكون المستثنى بِإِلَّا في كُلِّ منها واجباً نَضْبَةً^۲.
۲. كَوْنُ ثلاثٍ جُمْلٍ يكون المستثنى بِإِلَّا في كُلِّ منها يجوز صورتين في الإعراب.
۳. كَوْنُ ثلاثٍ جُمْلٍ يكون المستثنى بِإِلَّا في كُلِّ منها مُعْرَباً عَلَى حَسَبِ مَا يَقْتَضِيهِ مَوْقَعُهُ في الجملة^۳.

۱۔ اے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنیٰ منہ بناؤ۔

۲۔ بُقُولُ جمع نَقْل کی = سبزی (کھانے کی)۔

۳۔ تین جیسے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بِإِلَّا واجب النصب ہو۔

۴۔ تین جیسے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بِإِلَّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جیسے میں اسکے قفص کے مطابق ہو۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُونُ

المنصوبات

۹. المُنَادَى

۱۔ حصہ سوم سبق (۴۳-۹) میں تم نے منادی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادی بھی منصوبات میں شامل ہے، لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا سَاكِنَ الْهِنْدِ، يَا سَاكِنِي مَكَّةَ، يَا سَاكِنِي الْمَدِينَةَ یا وہ مشابہ بالمضاف ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ غیر مقصود ہو: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

تنبیہ: طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے، لیکن معنی میں طالع الجبل کے ہے۔ اس لیے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ يَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے، جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادی مفرد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا، پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا مُحَمَّدُ، يَا رَجُلُ، يَا رَجُلَانِ، يَا مُسْلِمُونَ۔

تنبیہ: ۲۔ لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں: ۱۔ واحد ۲۔ غیر مرکب ۳۔ غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لیے آیا ہے۔

زید بن عُمَرُو جیسی ترکیب جب منادی ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں:

۱۔ زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی، لیکن نصب بہتر ہے: يَا زَيْدُ بْنُ

عَمْرُو اور يَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو۔

۲۔ اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے، لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیوں کہ وہ مضاف ہے۔

۳۔ ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ہمزہ وصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۳۔ کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: **يُوسُفُ اغْرِصْ عَنْ هَذَا** : ۱۰۰ رُنا **اغْفِرْ لَنَا** یا رَبِّی کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي سُبْحَانَكَ**

۴۔ تم نے سبق (۱۱ ۵) میں پڑھا ہے کہ منادی جب معرف باللام ہو تو یا کے بعد لفظ **أَيُّهَا** یا **أَيْتُّهَا** بڑھانا چاہیے۔ کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں: **بَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ** : ۱۰۰ یا **أَيْنَهَا الْمَسْ الْمَطْمَنَةُ** : ۱۰۰ یا **هَذَا الرَّجُلُ أَمِنَ بِاللَّهِ**۔ کبھی یا کے بغیر ہی کہتے ہیں: **أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ**۔

مگر لفظ جلالۃ یعنی لفظ اللہ کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے، لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یا اللہ کہتے ہیں، اس کی جگہ عموماً **اللَّهُمَّ** بھی کہتے ہیں۔

۵۔ منادی یا ئے متکلم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: یا **غُلَامِي**، یا **غُلَامِي**، یا **غُلَام**، یا **غُلَامًا**، یا **غُلَامَاه**۔

یا **أَبْنِي** اور **أُمِّي** میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں: یا **أَبْتُ**، یا **أَبْتُ**، یا **أَبْنَا**، یا **أُمْتُ**، یا **أُمْتُ** اور **أُمَّنَا**۔

۶۔ **أُمِّي** اور **عَمِّي** کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں: یا **ابْنُ أُمِّ** (اے میری

۱۔ اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑو۔ (یوسف ۲۹) ۲۔ آل عمران ۱۵۷ ۳۔ عرفان ۱۵۱

ماں کے بیٹے)، یا اَبْنُ عَمِّ۔ یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۷۔ تم نے سبق (۴۳) تنبیہ (۷) میں پڑھا ہے کہ منادی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں، منادی اور جواب ندائل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔

(دیکھو اس کی ترکیب کے لیے سبق ۴۳)

ترخیم

۸۔ کبھی تخفیف کے لیے منادی کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یا مَالِک سے یا مَالِ یا مَالُ، اَفَاطِمَةُ سے اَفَاطِمَ یا اَفَاطِمُ کہا جاتا ہے، اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے منادی کو منادیِ مرخم۔

تنبیہ ۳ سبق (۴۹-۵۰) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں: (۱) یا (۲) اَیَا (۳) ہِیَا (۴) اَیُّ اور (۵) اُ۔ ان میں سے یا قریب و بعید دونوں کے لیے، اَیُّ اور اُ قریب کے لیے، اَیَا اور ہِیَا بعید کے لیے آتا ہے۔

مندوبہ

۹۔ میت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَةٌ کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یا کی بجائے وا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وا اُمّاء، وا بَنَاتاہ (اے میری بیٹی)۔

توالیع المنادی

۱۰۔ منادی مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفت واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اُل سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یا خَالِدُ صاحب السَّجَاعَةِ، یا زَیْدُ بنِ خَالِدٍ۔ اور اگر وہ معرف باللام ہو خواہ مضاف

ہو خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی۔ یا رَشِيدُ الْكَرِيمِ الْأَب (اے شریف باپ والے رشید) یا رَشِيدُ الطَّرِيفِ (اے خوش طبع رشید)۔

منادی پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادی کی مانند ہوگا، لیکن معطوف پر آل لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں۔ یا عَبْدُ اللَّهِ وَامْنَةُ، یا جِبَالُ أَوْبِي مَعْنَةُ وَالطَّيْرِ تے

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶

| | |
|--|--|
| أَبْشَرَ (۱) خوش خبری پانا، خوش خبری دینا | تَغَانَى تَغَانِيًا ہم بے نیاز ہو جانا |
| إِسْفَارًا (۱- مصدر) صبح کا اُجالا، کھل جانا | تَكَلَّفَ تَكَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا |
| أَفْتَى (۱- و) فتویٰ دینا | جَدُّ عَزَتْ، وَرَجَبُ مَالٍ وَدَوْلَتِ، دادا، نانا |
| بَغِيٌّ بدکار عورت، باغی | خَلَفَ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا |
| تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چن، ہوتا نا | ذُنَا يَذْنُو ذُنُوًّا قَرِيبٌ ہونا |
| رَعَى (ف) رعایت کرنا، چرانا | لِحْيَةٍ (ح لحي) اور لحي) ڈانٹھی |
| رَفَتْ گالی گلوچ، ہم بستری | أَمْرٌ سَوْءٌ بر مرد |
| سَمِينٌ (ج سَمَانٌ) قریب، موٹا۔ مونٹ | مَهْلًا (مفعول مطلق ہے، دراصل اِمْهَلْ مَهْلًا) ٹھہر جا، چھوڑ دے |
| سُمْنَةٌ کی جمع بھی سَمَانٌ ہے | نَائِي يَنَائِي نَائِيًا دور ہونا |
| سُنْبَلَةٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ | نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا |
| صَفُو صَافِ دلی، صفائی، اخلاص | |

۱۔ اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی۔

۲۔ اے پہاڑ اور پرندہ! اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ (تبیح و تہلیل میں) جوابی بن جا، یعنی تم بھی اس کے ساتھ دو۔ (سبا ۱۰) اَوْبِي امرہ ضرب مونث کا صیغہ ہے۔ کیوں کہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔

| | |
|-----------------------------------|--|
| ظلام اندھیرا، اندھیرا اچھا جانا | نحا (ان، و) نجات پانا |
| عن (ض) پیش آنا، آڑ سے آنا | نزع (ض) چھین لینا، نکال لینا، خالی کرنا |
| عجفاء (ج) عجاظ (د) بن، مزور | وداد (مصدر - س) دوستی، محبت کرنا |
| فاتحة الكتاب سورة الحمد (قرآن کا) | ود (ج) اوداد (د) دوستی، گہرا دوست (مصدر بھی) |
| ویاچہ (و یا چہ) | ہے اور اسم صفت بھی ہے |
| فُسُوْقُ کنہ کا کام، بدکاری | یابِسُ خش |

مشق نمبر ۱۲۲

تذکرہ ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادئ اور لا لنفہی الجنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

- ۱ یا عبد الرحمن! احفظ درسک واسع دائما أن تكون أولاً في فضلك.
- ۲ یا انا سعيد! هلا تعلم ولدك اللغة العربية كي يسهل له فهم القرآن.
- ۳ انا ساعيا في الخير! أبشر بالفوز العظيم.
- ۴ هيا احدا بيد الضعيف! ستجزي بما يرضيك.
- ۵ أي ريب! تعلمي القرآن وعلميه ناتك وأولادك.
- ۶ فاطمة! مهلا بعض هذا التدلل.
- ۷ یا آیتھا السّان من المسلمین! تخلّقوا بأخلاق الرّسول واهتدوا بهذی الخلفاء الراشدین، فإنکم لم تكونوا صالحین للسیادة والحکومة ما لم تحسنوا أخلاقکم.

۸ السلام عليك، أَيُّهَا السَّيِّءُ، ورحمة الله وبركاته.

۹ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق.

۱۰ لا صلاة إلا بفاتحة الكتاب.

۱۱ اللَّهُمَّ لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد.

اشعار

فصبرا جميلا ^۱معنى الملك إن عن حادث
ألم تر أن الليل بعد ظلامه
فعاقبة الصبر الجميل جميل
عليه لإسفار الصباح دليل^۲

إذا المرء لا يردك ^۳إلا سكلها
إذا لم يكن صفو الوداد طبيعة
فدعه ولا تكبر عليه التأسفا
فلا ^۴حمر في ودّ يجيء تكلفا

فإن تدن ^۵منّي تدن منك مودّتي
كلّنا غني عن أخيه حياته^۶
وإن تنأ عنّي تلقني عنك ^۷سانا
ونحن إذا مبتنا أشدّ ^۸تعايا

۱۔ معین الملک مذکور ہے، حرف ندا محذوف ہے، واصل یا معین الملک ہے۔

۲۔ یہ اشعار طغرانی (اتوفی ۵۲۳ھ) کے ہیں، معین الملک کو سلی دے رہا ہے۔

۳۔ الف زائد ہے جو ترجمے کے لیے بڑھایا گیا ہے۔ ۴۔ یہ اشعار حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے ہیں۔

۵۔ پہلا تدن، ذنا یندؤ سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تدن واحد مؤنث غائب ہے۔ یہ دونوں حالت

جزی میں ہیں اس لیے آخر کا حرف علت گرادیا گیا ہے۔ ۶۔ حیاتہ مفقوس فیہ ہے یعنی فی مدۃ حیاتہ

۷۔ ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر

جاویں گے تو زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۱۲۳

من القرآن

۱. رَسَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
۲. قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.
۳. يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.
۴. يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً.
۵. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ.
۶. يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابَسَاتٍ.
۷. يَا أُخْتُ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيًّا.
۸. قَالَ يَا ابْنِ آدَمَ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي.
۹. قَالَ يَا آدَمُ اقْعُدْ مَا تَوْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ.
۱۰. ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ.
۱۱. قَالُوا سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ.
۱۲. فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا حِدَالَ فِي الْحَجِّ.

مشق نمبر ۱۲۴

اردو سے عربی

- ۱۔ اے بدترین! تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔
- ۲۔ اے میرے بچے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر۔
- ۳۔ اے حاجی اسماعیل کے بیو! [یا بنی الحاج اسماعیل] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جا نشین بن جاؤ۔
- ۴۔ اے نبی! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے۔
- ۵۔ اے نبی! اگر تو اس کتاب کو پڑھے گا اور یاد رکھے گا تو وہ علم صرف ونحو میں تیرے لیے کافی ہوگی۔
- ۶۔ کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے۔
- ۷۔ میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ۔
- ۸۔ اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی دین نجات نہیں ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُونَ

المجرورات

۱. المجرور بالحروف ۲. المجرور بالإضافة

۱۔ کسی اسم کو جرد ہی صورتوں میں آتا ہے:

۱۔ یا تو وہ کسی حرف جارہ کے بعد واقع ہو: خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ.

۲۔ یا تو وہ مضاف الیہ ہو: خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲۔ حروف جارہ کی تفصیل درس (۴۹) میں لکھی جا چکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس

(۷) اور درس (۱۱) میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں

لکھی جاتی ہیں:

اقسام اضافت

۳۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ لفظیہ ۲۔ معنویہ

اضافت لفظیہ اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسمائے صفت (اسم فاعل،

اسم مفعول اور صفت مشبہ) میں سے کوئی لفظ ہو: سَالِكُ الطَّرِيقِ، مُقْطَوِعُ الْيَدِ،

حَسَنُ الْمَوْجِہِ اور اضافت معنویہ اس ترکیب میں سمجھی جائے گی جس میں مضاف

اسمائے صفت کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نَوْرُ الْقَمَرِ، طَرِيقُ السَّالِكِ، وَجْہُ الْحَسَنِ

(یہاں حسن خاص نام ہے یعنی حسن کا منہ)۔

۱۔ ایک انگوٹھی چاندی سے یعنی چاندی کی انگوٹھی۔ ۲۔ چلنے والا۔

۳۔ ہاتھ کا کٹنا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ ۴۔ منہ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا۔

۲۔ اضافت معنویہ میں مضاف ال کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے اس لیے اس پر ال داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اضافت لفظیہ سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لیے اس میں بوقت ضرورت ال داخل ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ تشبیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہو سکتا ہے جب کہ اس کا مضاف الیہ معرف باللام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو۔ اَلْمُتَّبِعُ الْحَقَّ مَنصُورًا، السَّالِكُ طَرِيقَ الْبَاطِلِ مَخْذُولًا، الْفَاتِحَا بِلَادِ الشَّامِ خَالِدًا وَأَبُو عَبِيدَةَ ()، السَّائِكُو مَكَّةَ وَالْحُجَّاجُ كُلُّهُمْ اَمْنُونَ الْيَوْمَ فِي عَهْدِ السُّلْطَانِ ابْنِ السَّعُودِ (أَيَّدَهُ اللَّهُ بِنَصْرِهِ الْمُبِينِ مَا دَامَ مُتَّبِعُ السُّنَّةِ وَ مُحَافِظُ حَرَمَةِ الْبَلَدِ الْأَمِينِ)۔

مذکورہ بیان کے مطابق الناصر الرجل تو کہہ سکتے ہیں مگر الناصر زید نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے الناصر زید کے الناصر زید کہیں گے: خَالِدُ النَّاصِرِ زَيْدًا (زید کو مدد کرنے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا اس کی تفصیل آئندہ درس (۲۰) میں ملے گی۔

۳۔ اسم صفت کی اضافت کا بیان درس (۲۳) میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۴۔ یائے متکلم (ی) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو (ی) کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتح بھی: کِتَابِي یا کِتَابِي، ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ (ہ) بھی بڑھا دینا جائز ہے: کِتَابِي (میری کتاب) حَسَابِي (میرا حساب)۔ اگر یائے متکلم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸) مضاف ہو تو اس (ی) کو فتح ہی پڑھا جائے گا: عَصَاي، قَاضِي (میرا قاضی) یا حِثْنِي اور جمع سالم مذکر اس کی طرف

مضاف ہو تو بھی فتح پڑھنا چاہیے: کتابان، کتابین اور محبتون، مُحَبِّین کو کتابای، کتابی اور مُحَبُّو اور مُحَبِّی کہیں گے۔ قاضون سے قاضوی، قاضین سے قاضی۔

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷

| | |
|---|---|
| اِبْتَدَلَ (۷) حقیر ہونا | ثَبَات (مصدر ہے) ثابت قدمی |
| اُحْرَقَ (۱) جلانا | جَزَعٌ سخت پریشانی |
| أَعْوَزَ (۱) حاجت مند ہونا، کسی چیز کی کمی محسوس کرنا | حَاضِرَ (۳) پہنچے رہنا، چوکنا رہنا |
| أَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا | خَلِیْتُ بات، ولی خیالات، نیا |
| اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا، کھل جانا، خوش ہونا | حَلَّ (ن) داخل ہونا، گرہ کھل جانا |
| اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا، ناخوش ہونا | حِجَّةٌ (ج حجج) برس |
| اِنْفَرَدَ الگ ہو جانا (-لہ) سب چھوڑ چھوڑ کر کسی کام میں لگ جانا (-بہ) یکتا ہو جانا | حَمِيمٌ (ج اَحْمَاءُ) گہرا دوست، رشتہ دار |
| اِنْكَبَّ (علی شیء) کسی کام میں منہمک ہو جانا | خُحِلَ (إلیہ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آ جانا |
| تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا | دَخَلَ اُپرا اُپری طور پر |
| تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ و خواہشات ترک کر دینا | رَاهِبٌ (ج رُهَبَانٌ) تارک دنیا |
| رَوْحٌ رحمت، مدد، راحت | الرُّبَا جمع ہے رُبُوءَ کی ٹیلہ، اونچی زمین |

| | |
|---|---|
| سُكِبَ (ن) اُنڈیلنا، بہنا | مُبْتَدِلٌ حقیقہ چیز، حقیقہ آدمی |
| سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ، حکومت | مُسْعَاةٌ کوشش |
| شَوُطٌ (جہ اشواط) ایک دوڑ کا فاصلہ | مُشْمَسٌ سورج نکلا، ہوا دینا |
| شَاوَرٌ (۳) باہم مشورہ کرنا | مُقَمَّرٌ چاندنی رات |
| صَاغٌ (يَصُوغُ) بنانا، گھڑنا | مَلِيٌّ طویل عرصہ۔ ملیا کافی عرصہ تک |
| صَوْرٌ (۲) تصویر بنانا | مِعَاشٌ زندگی۔ زندگی گزارنے کی جگہ، اسباب زندگی |
| عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا، تسلی دینا | نَزْعٌ (ف) فساد ڈالنا |
| عَنْفٌ (س) تشدد کرنا، دباؤ ڈالنا | نَزْعٌ وسوسہ، فساد خیال |
| عَيْشَةٌ زندگی | نَسَأُ (ف) تاخیر کرنا، طول دینا |
| غَابٌ (يَغِيبُ غِيَابًا) غائب ہونا | نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (۱) نکاح کروادینا |
| غَالِيٌ (يُغَالِي بِالْشَيْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا | نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بہ) اُٹھادینا |
| غَدَرٌ (س) بے وفائی، وعدہ خلافی کرنا | نُورٌ (جہ انوار) پھول، سفید پھول |
| فَطَنَ (ن۔ بِلَا مُر) معاملہ کو سمجھ جانا | وَجَّهَ (إِلَيْهِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا |
| قَائِدٌ (جہ قواد) سالار لشکر | وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز، جانب |
| لَغِيٌ (يُلَغِي) بیہودہ بکواس کرنا | وَهْدَةٌ (جہ وھاڈ) گہرا گڑھا |
| لَقِيَ (يُلْقِي) کسی کو کوئی چیز دے دینا | وَلِيدٌ (جہ ولدۃ اور ولدان) بچہ |
| ها (جہ هاؤم) ہاں یہ لے، ہاں یہ لو | |

مشق نمبر ۱۲۵

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات، مجرورات پہچانو۔ خصوصاً اضافت کی قسموں اور مضاف و مضاف ایہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القرآن

- ۱ وقال الذين كفروا لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون.
- ۲ ومن احسن قولاً ممن دعا الى الله وعمل صالحا وقال اننى من المسلمين ○ ولا تستوى الحسنة ولا السيئة ادفع بالتي هي احسن ○ فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه لى حميم ○ وما يلقاها الا الذين صبروا وما يلقاها الا ذو حظ عظيم ○ واما ينزغتك من الشيطان نرغ فاستعذ بالله انه هو السميع العليم ○
- ۳ واما من اوتى كتابه بيمينه فيقول هاء م اقرءوا **كاسيه** (=كتاني) اننى ظننت انى ملاق **حسايد** ○ فهو فى عيشة راضية ○
- ۴ واما من اوتى كتابه بشماله فيقول يلبتنى لم اوت كتابيه ولم ادر ما **حسايد** (=حساني) ياليتها كانت القاضية ما اغنى عنى **ماله** (=مالي) هلك عني **سلطانية** (=سلطاني).
- ۵ قال انى اريد ان انكحك احدى ابنتى هاتين على ان تأجرنى ثمانى حجج.

۱۔ یہاں ادا جانیہ ہے جنی تاہیں۔ ۲۔ حمیم ہر اوست، گرم پانی۔

۳۔ ہاء = اے۔ دراصل ابن ما ہے، اس میں ما زائد ہے۔ (دیکھو سبق ۵-۱۳)

۴۔ ہا کی ضمیر حیوۃ الدیان طرف راجع ہے۔

۵۔ اے کاش کہ وہ (دین کی زندگی) فیصد کن ہوئی یعنی اس پر ختم ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

۶. **یا سَیِّدُ** اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ یُوسُفَ وَآخِیْهِ وَلَا تَبْیَسُوا مِنْ رُوحِ اللّٰهِ. اِنَّهُ لَا یَبِیْسُ مِنْ رُوحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ.

مشق نمبر ۱۲۶

کَتَبَ امیر المؤمنین سَیِّدُنَا أَبُو بکر الصّدِّیق إلى بعض قُوادِہ:
 اِذَا سِرْتُ فَلَا تَغْنَفْ عَلٰی اَصْحَابِکَ فِی السَّیْرِ وَلَا تُغْضِبْ
 قَوْمَکَ، وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ وَاسْتَعْمِلِ الْعَدْلَ، وَبَاعِذْ عَنْکَ
 الظُّلْمَ وَالْجَوْرَ، فَاِنَّهُ مَا اَفْلَحَ قَوْمٌ ظَلَمُوا وَلَا نَصَرُوا عَلٰی
 عَدُوِّهِمْ. وَاِذَا نَصَرْتُمْ فَلَا تَقْتُلُوا وَلِیْدًا وَلَا شِیْخًا وَلَا امْرَاةً
 وَلَا طِفْلًا وَلَا تَقْرَبُوا نَحْلًا وَلَا تُحْرِقُوا زَرْعًا وَلَا تَقْطَعُوا شَجَرًا
 مُّثْمِرًا. وَلَا تُغْدِرُوا اِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا اِذَا صَالَحْتُمْ.
 وَتَسْمُرُوْنَ عَلٰی قَوْمٍ فِی الصَّوَامِعِ رُہْبَانٍ تَرٰہُبُوا لِلّٰهِ فَدَعُوْهُمْ
 وَمَا اَنْفَرْدُوْا لَہٗ وَارْتَضَوْہُ لَا نَفْسَہُمْ، فَلَا تَہْدِمُوا صَوَامِعَہُمْ
 وَلَا تَقْتُلُوْہُمْ. وَالسَّلَامَ

مشق نمبر ۱۲۷

اشعار

للطُّغْرَانِیِّ ۲۳۱ھ

غَالِیَ بِنَفْسِیْ عِرْفَانِیْ بِقِیْمَتِہَا فَصُنَّتْہَا عَنْ رَخِیصِ الْقَدْرِ مُتَبَدِّلِ
 اَعْدٰی عَدُوْکَ اَدْنٰی مَنْ وَثَّقَتْ بِہِ فَحَاذِرِ النَّاسِ وَاصْحَبْہُمْ عَلٰی دَخَلِ

ان کو اور س چیز کو جس کے لیے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لیے پسند کر رکھا ہے
 (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔ اے اَدْنٰی بمعنی قریب۔

فی وصف الربیع لأبی تمام حبیب بن اوس ۲۳۱ھ

یا صاحبی تَفْصِیاً نَظَرِیْکُما تَرِیا وَجْوَہَ الْأَرْضِ کِیفَ تَصَوِّرُ
تَرِیا نِہَاراً مُشْمِئاً قَدْ زَانَهُ زَہْرُ الرُّبَا فَکَأَنَّما هُوَ مُقْبِرُ
أَضْحَتْ تَصَوُّغٌ بَطُونُہَا لِظُہُورِہَا نَوْرًا تَکَادِلُہُ الْقُلُوبُ تَنَوِّرُ
ذُنِیَا مَعَاشٌ لِلوَرَى حَتَّى إِذَا
حَلَّ الرَّیْعُ فَإِنَّمَا هِیَ مُنْظَرُ

مشق نمبر ۱۲۸

من ابنة إلى أمها بعد وصولها إلى المدرسة

سیدتی الوالدہ

سلام و تحیۃ طیبہ من ابنتک.

وَبَعْدُ فَأَخْبِرُكَ أَنَّ قَلْبِي لَمْ يَعْزْ عَنْكَ بِغِيَابِي فَإِنَّكَ لَمْ تَزَلْ لِي حَدِيثِي وَوُجْهَةَ
أَفْكَارِي. يَا أُمَاهَا لَمَّا وَصَلْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ضَاقَ صَدْرِي وَأَظْلَمَتِ الدُّنْيَا
فِي عَيْنِي حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنِّي لَنْ أَعُودَ أَنْسُ بِمُشَاهَدَتِكَ.

فَقَطَنْتُ لِحَالِي الْمَعْلَمَاتُ فَلَا طَفَنِي وَوَجَّهَنَ إِلَيَّ فَوَائِدَ الْعُلُومِ وَالْآدَابِ
وَعَرَّفَنِي أَنَّ الْبِنْتَ لَا تَكْمُلُ تَرْبِيَّتَهَا بَدُونِهَا فَتَذَكَّرْتُ أَنَّهُ لَا تَبْتَغِي أُمِّي
إِلَّا أَنْ تَرَانِي ابْنَةً كَامِلَةً تَسُرُّ النَّاظِرِينَ. فَكَانَ فِي هَذَا وَذَلِكَ جَمِيلُ الْعِزَاءِ
وَالسَّلْوَانِ، فَتَهَضَّتْ بِي هِمَّتِي مِنْ وَهْدَةِ الْجَزَعِ وَالْأَحْزَانِ. وَانْبَسَطَ قَلْبِي
بَعْدَ الْانْقِبَاضِ. فَسَرَّتُ بِحَمْدِ اللَّهِ شَوْطًا بَعِيدًا فِي مِيدَانِ التَّعْلِيمِ

والتهذيب. ولم يُعوزني سوى أذعيتك الصالحة، حتى تُقرن مسعاتي
بالتجاح وأكون جديرة للقائك، نسأ الله في بقائك.

والسلام

ابتك فلانة

مشق نمبر ۱۲۹

الجواب

عزیزتی!

عليك السلام ورحمة الله وبركاته.

قد اتصلت بنا رسالتك المورخة في كذا، وبها اطمأن قلوبنا بعض
الاطمئنان فإن فراقك كان حوّل فرحنا ترحاً وهناءنا عناءً. ولا سيما أنا
والذاتك فإني مكثت ملياً أسكب الدموع الغزار اناء الليل وأطراف النهار
ولم نزل هكذا حتى وردت علينا رسالتك تصف أحوالك السارة وتبين
ما صرت إليه من جميل الصبر والانكباب على أشغالك المدرسية.
فحمدنا الله تعالى وسألناه أن يُديم عليك حلة العافية ويرزقك حُسن
الثبات ويُبلغك مقصودك في أقرب الأوقات ويحفظك من جميع الافات.

والسلام

أملك فلانة

۱ یعنی ایسے یا فلاں دن میں۔

۲ یہ لفظ اختصار کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ مفعول ہے۔ ہے فعل مقدر اخص یا اغنی کا۔ دیکھو سبق ۶۰-۷۰ (۳)

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُونَ

التَّوَابِعُ

تنبیہ اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے۔

۱۔ تابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو، سابق کو متبوع کہتے ہیں۔

۲۔ تابع کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ نعت یعنی صفت ۲۔ توكيد (یا تاکید) ۳۔ بدل ۴۔ معطوف

۱. النعت (الصفة)

۳۔ نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرجل الكريم (شریف مرد) الرجل الكريم أبوه (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفت کہا جائے گا۔

پہلی قسم کی نعت کو النعت الحقيقي اور دوسری کو النعت السببي کہتے ہیں۔

۴۔ نعت حقیقی۔ اعراب، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، وحدت و تشبیہ و جمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اول کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ یا ہے، لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف و تنکیر میں منعوت کے

مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منوعات چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع، یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر و تانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منوعات کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳-۲۴)۔
میں تم پڑھ چکے ہو)۔ ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو:

منوعات واحد

| حالت | العب الحقیقی | العب السی |
|--------|--|--|
| رُفِی | جاء الرَّجُلُ المَهْدَبُ. | جاء الرجل المَهْدَبُ أخواه. |
| نَصَبی | حَضَرَتِ السَّيِّدَةُ العَاقِلَةُ. | حَضَرَتِ السَّيِّدَةُ العَاقِلُ زَوْجُهَا. |
| جَرِی | تَسَلَّقْتُ شَجَرَةً غَلِيظَةً. ^۱ | تَسَلَّقْتُ شَجَرَةً غَلِيظًا جَذُّهَا. ^۲ |
| | تَعَلَّمْتُ فِي المَدْرَسَةِ العَالِيَةِ. | تَعَلَّمْتُ فِي المَدْرَسَةِ المَعْرُوفِ نِظَامُهَا. |

منوعات تثنیہ

| حالت | العب الحقیقی | العب السی |
|--------|---------------------------------------|---|
| رُفِی | هَاتَانِ صُورَتَانِ جَمِیلَتَانِ. | هَاتَانِ صُورَتَانِ جَمِیلٌ إِطَارَاهُمَا. ^۱ |
| نَصَبی | اِشْتَرَيْتُ بَسَاطِينَ شَرْقِيَّينَ. | اِشْتَرَيْتُ بَسَاطِينَ شَرْقِيًّا نَقْشُهُمَا. |
| جَرِی | أَبْصَرْتُ بِطَائِرَيْنِ غَرِيبَيْنِ. | أَبْصَرْتُ بِطَائِرَيْنِ غَرِيبٍ شَكْلُهُمَا. |

۱ غلیظہ موٹا، کثیف، گاڑھا۔

۲ جڑھ جانا۔

۳ جَذُّع (جہ جُلُوع) تارخت کا۔

۴ إِطَارٌ: فریم۔

۵ أَبْصَرَ (ا) دیکھنا، سمجھنا اس کے بعد (ب) زیادہ کر دیتے ہیں۔

۶ بَسَاطٌ: فرش۔

منعوت جمع

| حالت | النعْت الحَقِيقِيّ | النعْت السَّبَبِيّ |
|---------|-------------------------|--------------------------------|
| رُفِی | هؤلاء بناتٌ عاقلاتٌ. | هؤلاء بناتٌ عاقلٌ أبواهُنَّ. |
| نُصِبَی | عاشرتُ إخواناً مؤسرينَ. | عاشرتُ إخواناً مؤسراً أبواهُم. |

— — —

| النعْت الحَقِيقِيّ مُفْرَدَة | النعْت الحَقِيقِيّ حَمْلَة فَعْلَة |
|----------------------------------|------------------------------------|
| هذا عملٌ نافعٌ. | هذا عملٌ يُنْفَعُ. |
| أبصرتُ رجلاً سابِحاً. | أبصرتُ رجلاً يَسْبُحُ. |
| نظرتُ إلى عينٍ جارِيَة. | نظرتُ إلى عينٍ تَجْرِي. |
| اللعن مُرَكَّب اصْفِيّ | اللعن حَمْلَة اِسْمِيَة |
| مضى يومٌ شديدُ الحرِّ. | مضى يومٌ حرٌّ شديد. |
| أوقدتُ مصباحاً قويَّ النورِ. | أوقدتُ مصباحاً نورُهُ قويٌّ. |
| نَصِيدٌ في بَرَكَة كثيرة السمكِ. | نصيدٌ في بركة سَمَكُها كثيرٌ. |

۵۔ پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفت اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اول درس ۶ تہیہ ۱)۔ اسی طرح صفت، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے:

۱۔ مُؤَسَّرٌ غَنِيٌّ۔

۲۔ مُنْعَجٌ (ف) تَمَرًا۔

۳۔ أَوْقَدْتُ (۱) سَمَكًا، جَلااء۔

۴۔ چشمہ۔

۵۔ بَرَكَة (ج بَرَك) تَالِاب، حَمَل۔

۶۔ صَاد (بَصِيد) شَكَار کرنا۔

| خبر | نعت | حال |
|-----------------------------------|----------------------------------|---|
| هذا الولد ضاحكٌ. | هذا ولدٌ ضاحكٌ. | جاء الولد ضاحكًا. |
| هذا الولد يضحكُ. | هذا ولدٌ يضحكُ. | جاء الولد يضحكُ. |
| هذا الولد ضاحكٌ أخوه. | هذا ولدٌ ضاحكٌ أخوه. | جاء الولد ضاحكًا أخوه. |
| هاتان الصورتان جميلٌ منظرُهُما | هاتان صورتان جميلٌ منظرُهُما. | أعجبني هاتان الصورتان جميلًا منظرُهُما. |

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هذا الولد اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔

تیسری مثال میں الولد معروف ہے اور جاء کا فاعل ہے اس کے بعد ضاحك نکرہ ہے۔ اس لیے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں يضحكُ اپنی ضمیر متتار کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معروف کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟

ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لیے يضحكُ اس کی صفت ہو سکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معروف ہے اس لیے يضحكُ جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك أخوه اور جميل منظرهما جملہ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفت ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶۔ یاد رکھو کہ نعت (صفت) کے لیے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: **رَيْدُ** بن **عُمَرُو**، **حَالِدُ** **الْبَرْمَكِيُّ**، **هَذَا** **الرجل**، **رَيْدٌ** **هَذَا**، **ابن** **الملك** **هَذَا**، **أَبَاؤُنَا** **هَؤُلَاءِ**۔

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفت ہے، حالاں کہ وہ اسم جامد ہے۔

مشار الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفت بنایا جاسکتا ہے۔

دیکھو تیسری مثال میں **الرجُلُ** مشار الیہ ہے، اسے اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم علم کی صفت ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفت ہے۔

تنبیہ ۲ پہلی مثال **رَيْدُ** **بْنِ** **عُمَرُو** میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ **زَيْدٌ** موصوف ہے اور **ابْنُ** **عُمَرُو** اس کی صفت۔ اس میں دو باتیں تمہیں انوکھی نظر آئیں گی پہلی بات یہ کہ **زید** کی تئوین بلا وجہ حذف کر دی گئی ہے۔

دوسری یہ کہ **ابْن** کا ہمزہ وصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لیے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳ تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفت اور معرفہ کے بعد حال سمجھا جاتے ہیں، اسے بھولنا نہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸

| | |
|--|---|
| ابْصُر (۱) دیکھنا، بھی اس کے بعد (ب) زائد کرتے ہیں | إِطَارُ (جہ اطارات) فریم |
| أَدِيمُ کسی چیز کی سطح، چمڑا کمایا ہوا | أَطْفَأُ (۱) بجھا دینا، افسردہ خاطر کر دینا |
| أَرَشَدَ (۱) راہ بتانا | أَطْرَبَ (۱) خوش کرنا |
| إِزْدَحَمَ (۷- دراصل إِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا | أَقْتَلَعَ (۷) اکھڑ جانا۔ (۱) اکھیر دینا |
| إِزْدِحَامُ (مصدر) بھیڑ بھاڑ، ہجوم | بَاخِرَةٌ دُخَانِ جہاز، آگ بوت |
| بَاسِلٌ جوان مرد، بہادر | بِرْكَةٌ (جہ برک) تالاب، حوض |
| بَسَاطٌ فرش | غَنَاءُ (مؤنث ہے اَغْنُ کا) گھنا، گھنی |
| بَغْتَرٌ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا، بکھیر دینا | قَارِسٌ سخت سردی |
| بَلَّلَ (۲) تر کر دینا | قُبَّةٌ (جہ قباب) قبہ، گنبد |
| ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا | لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا |
| جَلْبَةٌ شور وغل | لَهْتُ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے |
| جَذَاءُ (جہ أَخَذِيَّةٌ) جوتا، بوٹ | مَارٌ (از مَوْ يَمُرُّ) راستے سے گزرنے والا |
| الْحَبَانِيُّ (از حَنْى يَحْنُو) محبت اور پیار | مَزْهَرِيَّةٌ يَا زَهْرِيَّةٌ گل دان |
| کرنے والا | |
| حَيٌّ (جہ أَحْيَاءُ) محلہ، قبیلہ، زندہ | مُمَطَّرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا |
| سَيَاحٌ (جمع ہے سَائِحٌ کی) سیروسیاحت | مُنْعَشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا |
| کرنے والے | |
| سَبَحَ (ف) تیرنا | مُوسِرٌ (از اَيْسَرَ) غنی، خوش حال |

| | |
|-----------------------------------|--|
| سُكُنِي گھر، رہنے کی جگہ | مُسْرَج (از انسوح) زین سہا ہوا |
| شُعْب (ج شُعُوب) قوم، قبیلہ، عوام | مُرْدَحَم بھیر والی اور گنجان جگہ |
| ضَاذ (يَضِذ) شکار کرنا | مُعْتَدِل درمیانی حالت، حد سے زیادہ نہ کم نہ زیادہ |
| ضَارِع (۳) مشہہ ہونا | نَزَح (ف) دور جانا، سفر کرنا |
| ضَوْضَاءُ جچ پکار | هَاب (يَهَاب) ڈرنا |
| غَال (يَغُول) پرورش کرنا | هَادِي خاموش، پرسکون |
| هِنْدَام وضع قطع، لباس | |

مشق نمبر ۱۳۰

مِيزَ النَّعْتِ الْحَقِيقِيَّ مِنَ السَّبَبِي فِي الْعِبَارَةِ الْاِتْيَةِ -

القاهرةُ مدينةٌ عظيمةٌ تُضَارِعُ كثيرا من المدن الأوروبية في جمالها وروْنِقيها. وقد زاد سُكَّانُها في الأيام الأخيرة زيادة عظيمة. وفيها كثيرة من الميادين الواسعة والحدائق الغناء. وإذا طُفَّت في أُنْحائها وجدت قصورا شامخا بُنِيَانُها ومساجدَ عاليةً قِبَابُها وأحياءَ مُتَسِّعةً شوارِعُها. ووجدت مصانعَ ومَتَاجِرَ وعمالاً وِعَمَالاً. وفي كُلِّ شتاءٍ يَنْزَحُ إليها السِّيَاحُ المُؤَسَّرُونَ من الأقطار القارس برُدِّها، فيقيمون مآ شأوا تَحْتَ سَمَائِهَا الصَّافِي أَدِيمُها ويتمتعون بهوائِها المُعْتَدِلِ الجميل.

آئے وان عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو، یعنی دونوں کو پہچانو۔

آئے یورپین۔ آئے اس جگہ ماظرفیہ ہے، یعنی جب تک۔

مشق نمبر ۱۳۱

عَنْ فِي الْحَمَلِ الْاِنَّةِ الْعُوبِ وَالْاَحْصَارِ وَالْاَحْوَالِ -

۱ لا تَزُرْ أَحَدًا وَالسَّمَاءَ مُمَطَّرَةً حَتَّى لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِ مُبَلَّلَ الثِّيَابِ، مُلَوَّثَ الْحِذَاءِ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَيْبٌ كَبِيرٌ.

۲ الإمام العادل كالأب الحاني على ولده، يغولهم صغاراً ويرشدهم كباراً.

۳ البرتقال فاكهة لذيذة طعمها، طيبة رائحتها، وهو من فاكهة الشتاء الطويلة البقاء.

۴ الأماكن الهادئة خير للسكنى من المساكن المملوءة بالجلبة والضوضاء.

مشق نمبر ۱۳۲

صَعَّ فِي كُلِّ مَكَانٍ خَالَ نَعْتًا مَاسَاً

۱. الهواء مُنْعَشٍ لِلْأَجْسَامِ.

۲. الماء مُضِرٌّ شَرِبُهُ.

۳. المناظر تُشْرِحُ النَفُوسَ.

۴. الأشجار تُظِلُّ الْمَارَّةَ.

۵. يَشِقُّ النَّاسُ بِالتَّاجِرِ

۶. الهواء يُشَبِّطُ الْقُوَى الْبَدَنِيَّةَ.

۷. الحذاء يَضُرُّ الْقَدَمَ.

آئے وے جموں میں نعتوں، خبروں اور حالات کی تعین کرو، یعنی ہر ایک کو پہچانو۔ ۲ سنگترہ۔

۳ (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو، جسے مناسب نعت سے پر کرو۔

۸. يُسَرُّ الأباء بالأبناء

۹. لا تَسْكُنُ الأماكنَ

۱۰. تُكْرِمُ الشعوبُ رجالَها

مشق نمبر ۱۳۳

صُعُ فِي كُلِّ مَكَانٍ خَالَ مَنَعُو تَا مَنَاسِبَا

۱. الباسِلون لا يَهَابون الحرب.

۲. الذهب نفيس.

۳. الكثيرُ يَطْفِي صَاحِبَهُ.

۴. ظهرت في السماء كثيفة.

۵. هَبَّتْ واقتلعت الأشجار.

۶. نزل من السماء غزير.

مشق نمبر ۱۳۴

كَوْنٌ جُمَلًا تَكُونُ فِيهَا الْأَوْصَافُ الْآتِيَةُ نَعْتًا

كريمةٌ طباعُهم باسقةٌ فروعُها سخيٌّ مؤثرٌ كلامُه

نظيفةٌ ملابسُه حسنٌ هُندامُه ساطعٌ نورُه عالياتٌ

مشق نمبر ۱۳۵

كَوْنٌ جُمَلًا تَكُونُ فِيهَا الْأَوْصَافُ الْآتِيَةُ نَعُو تَا سَبِيَّةٌ

عَاقِلٌ شَاهِقٌ جَمِيلٌ وَاسِعٌ الْمَسَافِرُ الْمُحْسَنُ

۱۔ كَوْنٌ (۲) بنانا۔

۲۔ ایسے جیسے بناؤ جن میں آئے والے (مندرجہ ذیل) اوصاف (اسمائے صفت) نعت سببی واقع ہوں۔

مشق نمبر ۱۳۶

حول الـعـب المفرد الى المتنـى والجمع مذکرا ومؤنثا في
الـجـمـلـة الـاتـیـة

عدوٌ عاقلٌ خیرٌ من صديقٍ جاهلٍ.

حول النعوت المفردة في الحمل الاتبة الى جمل وصفية

۱. مورتٌ بحیّ مُردَجِمٌ بالسُّکَانِ.

۲. سمعت صوتاً مُطَرَّباً.

۳. نالتُ مصرُ منزلةً عالیةً.

۴. سَقِيتُ کلباً لاهثاً.

۵. قلیلٌ مُدَبَّرٌ خیرٌ من کثیرٍ مُبْعَثٍ.

۶. اقبلْ نُصْحاً نافعا من أخٍ مُخلَصٍ.

حول الحمل الوصفية الى النعوت المفردة

۱. قابلتُ ولداً یَصِیحُ.

۲. سمعت خطيباً یؤثر فی سامعیه.

۳. أُحِبُّ کُلَّ عاملٍ یُتَقَنُ عَمَلَهُ.

۴. شاهدتُ قطاراً سَیْرُهُ سریع.

۵. عَطَفْتُ علی فقیرٍ نَفْسُهُ عَفِیفَةٌ.

۶. رَكِبْتُ باخرةً عُرْفُهَا جمیلة.

حوالِ الاحوال الّتی فی الجمل الاتیة الی النعوت

۱. جاءت البنت تضحك.
۲. ركبْتُ الحصانَ مُسرَّجًا.
۳. ظهر النورُ ساطعًا.
۴. أبصرنا البرقَ یلمعُ.

غیرِ کُلِّ جملۃ من الجمل الاتیة لتجعل الاحبار الّتی بها نَعوتاً

۱. الحجرة نظيفةٌ جُدرانُها.
۲. الحديقة ناضرةٌ أزهارُها.
۳. الدرس مفهومٌ معناه.
۴. الزهرة ناصعٌ بیاضها.

مشق نمبر ۱۳۷

۱. کَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ تَشْتَمِلُ کُلَّ واحدٍ منها علی نعت حقیقی مَعَ اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والإفراد والتثنية والجمع.
۲. کَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ تَشْتَمِلُ کُلَّ واحدٍ منها علی نعت سببی مَعَ اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والإفراد والتثنية والجمع.
۳. کَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ یكون النعت فی الثلاث الأولى منها جُمْلَةً اسمیةً وفی الثلاث الأخری جملۃ فعلیة.
۴. کَوْنِ سِتِّ جُمْلٍ یكون الحال فی الثلاث الأولى منها جملۃ اسمیةً

وفي الثلاث الأخرى جملة فعلية.

۵ رَكِبَ سِتُّ جُمَلَاتٍ يَكُونُ الْخَبَرُ فِي الثَّلَاثِ الْأُولَى مِنْهَا جُمْلَةٌ اسْمِيَّةٌ
وفي الثلاث الثانية جملة فعلية.

مشق نمبر ۱۳۸

میرا کمرہ

تنبیہ: ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو، ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سہبی لانے کی کوشش کرو۔

میرا ایک کمرہ ہے، میرا کمرہ تنگ^۱ نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوب صورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی^۲ ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کاغذ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں، تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ بڑے خوب صورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتا ہیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں، اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بنوٹ^۳ اور بنوٹ^۴ بے حد خوب صورت ہے۔ ایک خوب صورت پلنگ ہے جس کے پائے^۵ منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پر لطف ہے۔ ایک

۱۔ رَكِبَ (۲) مرکب کرنا، بنانا۔ ۲۔ ضَيِّقٌ۔ ۳۔ مُرْتَفِعٌ۔ ۴۔ مَصْرَاعٌ۔ ۵۔ صُنْعٌ

۱۔ سَنَجٌ۔ ۲۔ حَدٌّ، عَابَةٌ۔ ۳۔ پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمہ (جد فوائم) کہتے ہیں۔

طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم سنہری^۱ ہے۔ مذکورہ اشیا کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوب صورت گل دان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی^۲ مختلف رنگ کے خوشبودار پھول لایا کرتا اور اس میں سجاٹا^۳ ہے۔ لہذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں با آرام رہتا ہوں اور پرسکون نیند لیتا ہوں، پس اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور اسی کے لیے شکر ہے۔

۱۔ اطار (جہ اطرارت) ۲۔ مذہبۃ ۳۔ البستانۃ ۴۔ ریحان (جہ ریاحین)۔

۵۔ یعنی لاتا ہے اور..... ۶۔ رقب، زین۔ ۷۔ کائنہا۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُونَ

۲. التَّوَكِيدُ بِالتَّأَكِيدِ

۱۔ توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے، جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:

۱. حَدَّثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسَهُ. ۲. قَابَلْتُ الْوَزِيرَ عَيْنَهُ.
۳. كَتَبْتُ إِلَى الْوَزِيرِ نَفْسِهِ. ۴. اِمْتَلَأَ الْحَوْضُ كُلَّهُ.
۵. قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ. ۶. فَرَعْتُ مِنَ الْأَعْمَالِ كُلِّهَا.

۷. نَجَحَ الْأَخْوَانُ كِلَاهُمَا. ۸. عَظِمَ الْوَالِدَيْنِ كِلَيْهِمَا.
۹. سَكَنَّا فِي الْمَنْزِلَيْنِ كِلَيْهِمَا. ۱۰. نَجَحَتْ أُخْتَايَ كِلْتَاهُمَا.
۱۱. أَحَبُّ أُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا. ۱۲. رَضِيتُ بِأُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا.

۱۳. رَأَيْتُ التَّمْسَاحَ التَّمْسَاحَ. ۱۴. ظَهَرَ ظَهَرَ الْهَلَالَ.
۱۵. لَا، لَا، لَا أَخُوْنَ الْعَهْدِ. ۱۶. أَنْتَ الْمَلُومُ أَنْتَ الْمَلُومُ.

۲۔ دیکھو اگر تم نے کہہ: حَدَّثَنِي الْوَزِيرُ تو چوں کہ وُزرا سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لیے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی

۱۔ مجھ سے وزیر نے بذات خود گفتگو کی۔ ۲۔ میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔

۳۔ میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ ۴۔ حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ ۵۔ میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔

۶۔ دونوں بھئی کا میاب ہو گئے۔ ۷۔ میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔

۸۔ تمساح (جرتما سیح) مگر مجھ۔ ۹۔ خان (یخون) خیانت یہ بد عہدی کرنا۔

۱۰۔ مَلُومٌ (اسم مفعول از لام یلوم) ملامت کیا ہوا۔

ہوگی، لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُہ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مؤکد کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۱۔ نَفْس کی جگہ غَیْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُلُّ کی جگہ جَمِیع بھی آسکتا ہے۔ کلا اور کَلَمًا تنبیہ کی تاکید کے لیے مخصوص ہیں یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں۔

۳۔ آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دہرایا گیا ہے پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دہرایا گیا ہے۔

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکد سے الگ ہیں لیکن معنی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے۔

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

۶۔ ضمیر متصل بارز یا مستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱. قُمْتُ اَنَا بِالْوَجِبِ۔ ۲. مَا رَاكَ اَنْتَ اَحَدٌ۔^۱

۳. سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ۔^۲ ۴. اُسْرَجُ اَنَا الْفَرَسَ۔^۳

۱۔ میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔ ۲۔ تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔

۳۔ میں نے اسی کو سلام کیا۔ ۴۔ میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔

۵. اِفْتَحِ اَنْتَ النَّافِذَةَ۔ ۶. فَرِيْدٌ قَرَأَ هُوَ الْكِتَابَ۔

شروع کی تین مثالوں میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بعد کی تین مثالوں میں ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور، لیکن تاکید کے لیے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی۔

۷۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائے گی اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائے گی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱. قَمْتُ اَنَا نَفْسِيْ بِالْوَاَجِبِ۔ ۲. قَامَا هُمَا اَنْفُسُهُمَا۔
۳. جَاؤْا وَاهُم اَنْفُسُهُمْ۔ ۴. اُسْرِجُ اَنَا نَفْسِي الْفَرَسَ۔
۵. اِفْتَحِ اَنْتَ نَفْسَكَ النَّافِذَةَ۔ ۶. فَرِيْدٌ قَرَأَ هُوَ نَفْسَهُ الْكِتَابَ۔

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں۔

تنبیہ ۲ یاد رکھو نفس اور عین سے تشبیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے: جاء الرجلان أنفسهما یا أعینہما کہیں گے، نفساھما نہیں کہیں گے۔

مشق نمبر ۱۳۹

عَيْنٌ فِي الْعِبَارَاتِ الْآتِيَةِ التَّوَكُّيدَ وَالْمَوْكَّدَ وَاشْكُلُهُمَا وَ مِيزِ التَّوَكُّيدَ اللَّفْظِيَّ مِنَ الْمَعْنَوِيِّ

۱. يُثْنِي النَّاسُ حَمِيْلَهُمْ عَلَى الْعَامِلِ الْمُجِدِّدِ

- ۱۔ تثنیہ کھڑکی کھول دے۔ ۲۔ فرید نے ہی کتاب پڑھی۔ ۳۔ میں بذات خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔
- ۴۔ اثنی علیہ، تعریف کرنا، یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔
- ۵۔ کام کرنے والا، مزدور۔ ۶۔ دل لگا کر کام کرنے والا۔

۲. الملکُ کلُّہُ للہ.
۳. کنتَ أنتَ الرقیبُ علیہم.
۴. تفقَّدْتُ^۱ أنا نفسی أشجارَ البستانِ کلِّہا فوجدتها جمیعہا مُثمرةً^۲.
۵. أطعُ والذیکَ کلبہما واعطفُ^۳ علی إختوتک حمیعہم.
۶. إیاکَ إیاکَ والنمیمۃ^۴.
۷. عاد الرسولُ عنہ یتَحَمَّلُ^۵ البُشری.
۸. رکبت الزورقَ^۶ عنینہ مع صدیقی کلبہما.
۹. احلِ احلِ، سیلِقی الجانی^۷ جزاءہ.
۱۰. واسیتُہُ^۸ أنا نفسی أكثرَ مِمَّا واساہُ أخوہ انفسہما.
۱۱. حَذَارُ^۹ حَذَارٍ مِنَ الإهمالِ^{۱۰}.
۱۲. قد قامت الصَّلَاةُ قد قامت الصَّلَاةُ.
۱۳. إِنَّ المعلمَ والطیبَ کلَّہما لا ینصحان^{۱۱} إذا ہما لم یُکرما
۱۴. إذا کان ربُّ الدارِ بالذَّفِ ضارباً فشیمةُ أهلِ الدارِ کلَّہم الرَقْصُ

من القرآن

۱۵. فسجد الملائکۃ کلَّہم اجمعون إلا ابلیس الی أن یشکون مع الساجدین.

۱۔ تمنا۔ ۲۔ تفقد (۳) جانچنا، تلاشی لینا۔ ۳۔ مٹھو: پھل دار۔

۴۔ عطف (ض، علیہ) مہربانی کرنا۔ ۵۔ نمیمہ: چغلی۔ ۶۔ خوش خبری اٹھائے ہوئے یعنی لیے ہوئے۔

۷۔ کشتی۔ ۸۔ مجرم، گنہ گار۔ ۹۔ واسی (۳) غم خوری کرنا۔

۱۰۔ حذار (اسم فاعل ہے) بچ، دور رہ۔ ۱۱۔ نصح (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا۔

۱۶. کَلَّا (بیشک) اِذَا ذُكِّبَ الْاَرْضُ ذُكَّا دُكَّا وِجَاءَ رَبِّكَ وَالْمَلِكُ صَفَّا صَفَّا.
 ۱۷. وَمَا تَقْدَمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا.
 ۱۸. فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اِست الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۱۴۰

ضع فی کلّ مکان خال توکیداً معنویاً مناسباً

۱. بعثْ ثمر البستان
۲. أبوه وأخوه يعطفان عليه.
۳. احفظ عينيك .. من وهج الشمس.
۴. أخوك هو الذي نقل الخبر.
۵. العقلاء يكرهون الشقاق.
۶. زارنا المدير

ضع فی کلّ مکان خال مؤکداً مناسباً

۱. أنفسهم لا يحبّونه.
۲. كلّها نظيفة.
۳. لا أقشي ^سمير الصديق.
۴. كلّناهما ملوّثان بالمداد.
۵. الصدق يا فتى.
۶. أحسن إلى كلّيهما.

۷ عاوَدَ المریضَ عینہ۔

۸ نثنی أنفسنا علی المجد۔

کَوْنٌ جُملاً تَجِیءُ فیہا الألفاظُ الاتیةُ مَوکَّدَةٌ تَوکیداً مَعنویاً
بَحِیْثٌ تَقَعُ الألفاظُ مَرَّةً مَرْفُوعَةً وَمَرَّةً مَنْصُوبَةً وَمَرَّةً مَجْرُورَةً

الحاکم المسافرون البُسْطُ الشَّرْقِیَّةُ الفتاة المَهْدَبَةُ

الجوادان الشجرتان الرجال الموسرون القاضي

صُغَّ مِنَ الْجُمْلَةِ "لَا یَنْجَحُ الْکَسْلَانُ" أَرْبَعَةُ أَمْثَلَةٍ لِتَوکیدِ
الاسم والفعل والحرف والجُمْلَةِ تَوکیداً لفظیاً

مشق نمبر ۱۴۱

اَکْذِبْ مَا فِی الْحِمْلِ الْآتِیَةِ مِنَ الضَّمَانِ الْمَتَّصِلَةِ الْبَارِزَةِ أَوْ
الْمُسْتَتِرَةِ تَوکیداً لفظیاً

۱. اکتبوا

۲. اذهبوا إلی البستان.

۳. من أنبأکم بهذا؟

۴. سأسافر إلی لبنان.

۱۔ عاوَدَ: پیار کی خبر لیانا۔ ۲۔ بَحِیْثُ: اس طرح کہ۔

۳۔ بُسْطُ جمع ہے بَسَاطَ (= فرش) کی۔

۴۔ صَاغَ (ن) گھڑنا، بنانا۔ صُغَّ یعنی بنالے، گھڑ لے۔

۵ رَبَّيْنِ المائدة.

۶ أَتَيْنَا. الأخبار.

۷ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ. أحد.

۸ دَعُ. المزاح.

مشق نمبر ۱۴۲

اَكْذُضْمانر الرّفع المتصلة البارزة والمستترة تو كيدا معنویا
بالنفس والعین^۱

۱. اَجْلِسْ. حيثُ اَجْلِسْ.

۲. عُوْدُوْا. المریض.

۳. تَعُوْدِي. الحِلْم.

۴. اُدْرُسْنَ. التدبیر المنزلی.

۵. اشتریت. اثاث المنزل.

۶. اسرجا..... الخیل.

۷. خرج محمد وعاد. بعد ساعة.

۸. هل سمعتم... هذه القصة.

مشق نمبر ۱۴۳

۱. كَوْنُ ثلاث جمل یجیء فیها المثنی مؤكّداً بـ "كَلَا أَوْ كِلْتَا" بحیث

۱۔ ذیل کے جملوں میں جوضہ بڑمتصلہ بارزہ یا ضمہ بڑمستترہ ہیں ان کو تاکید نفی سے مؤکد کر دو۔

۲۔ عاذَ یَعُوْذُ: عیادت کرتا، لوٹنا۔

- یكون في الأولى مرفوعاً وفي الثانية منصوباً وفي الثالثة مجروراً.
- ۲ كَوْنُ ثلاث جُمْلٍ تشتملُ كُلُّ منها على توكيدٍ بالنفس أو العين، ويكون المؤكَّد في الأولى جمع مذكر سالماً، وفي الثانية جمع مؤنث سالماً، وفي الثالثة جمع تكسير.
- ۳ كَوْنُ ثلاث جمل تشتمل كل منها على توكيد بـ "كُلِّ أو جميع" ويكون المؤكَّد في الأولى مفرداً وفي الثانية الجمع المذكر السالم، وفي الثالثة الجمع المؤنث السالم.
- ۴ كَوْنُ أربع جمل تشتمل كل منها على ضمير رفع مؤكَّد بـ "النفس أو العين" ويكون الضمير في الأوليين متصلًا، وفي الأخيرتين مُستترًا.

مشق نمبر ۱۴۴

أَعْرَبُ الْجُمْلَ الْآتِيَةَ

۱. نَظَفْتُ يَدَاهُ كُلتَاهُمَا.

- (نَطَفْتُ) "نَظَفْتُ" فعلٌ ماضٍ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ، وَ"التَّاءُ" علامة التَّأْنِيثِ.
- (يَدَاهُ) "يَدَا" فاعلٌ مرفوعٌ بِالْأَلْفِ؛ لِأَنَّهُ مثنًى وَهُوَ مضاف، والضمير مضاف إليه، مَبْنِيٌّ عَلَى الضَّمِّ، فِي محلِّ جَرٍّ.
- (كُلْتَاهُمَا) "كُلْتَا" توكيدٌ لِمِثْنِي قَبْلَهُ، مرفوعٌ بِالْأَلْفِ وَهُوَ مضافٌ، والضمير بعده مضاف إليه، مَبْنِيٌّ عَلَى الْأَلْفِ، فِي محلِّ جَرٍّ.
- تنبیہ ۳ عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں۔

۱۔ اُغْرَبُ: اعراب بیان کرتا یعنی تحلیل کرتا۔

۲. هل زارك أنت أحد اليوم؟

(هل) حرف استفہام، مبنی علی السکون۔

(زار) فعل ماضٍ، مبنی علی الفتح۔

(ک) ضمیر منصوب متصل، مبنی علی الفتح منصوب محلاً؛ لأنّه مفعول به۔

(انت) ضمیر مرفوع منفصل، مبنی علی الفتح منصوب محلاً؛ لأنّه توكید تابع للضمیر المنصوب۔

(أحد) فاعل "زار" مرفوع۔

(اليوم) ظرف زمان منصوب؛ لأنّه مفعول فيه لفعل "زار"۔

الدَّرْسُ السَّبْعُونَ

۳. الْبَدَلُ

- ۱۔ بدل ایک تابع ہے، جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مبدل منہ) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں:
- ۱۔ بدل الكل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط
- ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:

| بدل الكل | بدل البعض |
|--|---|
| ۱. قال الإمام عليٌّ. | ۱. قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فَرَوْعُهَا. |
| ۲. عاملتُ التاجر خليلاً. | ۲. قَضَيْتُ الدِّينَ ثَلَاثَةً. |
| ۳. هذا كتاب أخيك حسين. | ۳. نظرتُ إلى السفينة شرّاً عِهَا. |
| بدل الاشتمال | بدل الغلط |
| ۱. تَضَوَّعَ الْبِسْتَانُ أَرْبَعَةَ سَاعَاتٍ. | ۱. قدم الأمير الوزيرُ. |
| ۲. سمعتُ الشاعرَ يُنَادِي: | ۲. أَعْطِ السَّائِلَ رَغِيفاً دِرْهَمًا. |
| ۳. عَجِبْتُ مِنْ خَالِدٍ سَجَاعَتِهِ. | ۳. اشتریت الكتاب بأربعة قروش ریالات ^۱ . |

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود

۱۔ دین قرض۔ ۲۔ بادبان۔ ۳۔ مہک گیا۔ ۴۔ خوش ہو۔ ۵۔ شعر نانا۔

۱۔ ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا تھا۔

بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلے مثال میں اگر صرف قال الإمام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا۔ البتہ اگر قال علی کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آ سکتا ہے۔ الإمام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آ سکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آ جاتا ہے۔ تصحیح کے لیے اس کا بدل بول جاتا ہے جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عین متبوع ہے۔ یعنی علی اُسی کو کہا گیا ہے جسے الإمام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کلیۃً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اُخیٹ وہی ہے جسے حُسنین کہا گیا ہے پس یہ کل کا بدل کل سے ہے اس لیے اسے بدل الکل کہتے ہیں۔

بدل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں بدل اپنے مبدل منہ کا ایک جزو ہے کل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں ”فروع“ شجرۃ کا ایک جزو ہے، لہذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو۔ معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ جزو، بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَصْوَعُ البستانُ اُرْبُجَہ (باغ مہک اُٹھ یعنی اس کی خوش بو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوش بو مہک اُٹھی، جو

باغ کا کل ہے نہ جز و بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی ممکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہیے۔

بدل الغلط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منہ) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کر دی جاتی ہے: قدم الأمير الوزير میں الأمير غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو قدم الوزير کہنا تھا، اس لیے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔

۴۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہیے جو متبوع کی طرف عائد ہو جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۵۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ، اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

۶۔ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفت بھی ہونی چاہیے:

لَسْفَعَا (= لَسْفَعْنِ دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۲) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَادِمَةً حَاطِدَةً اس مثال میں پہلا النَّاصِيَةِ مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے۔

مشق نمبر ۱۳۵

مِيرُ الْبَدَلِ وَالْمَبْدَلِ مِنْهُ وَعَيْنُ نَوْعِ الْبَدَلِ فِي كُلِّ جُمْلَةٍ آتِيَةٍ

۱۔ كَانَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَاسِنَةً حُجَّةً فِي رَوَايَةِ الْحَدِيثِ.

۲۔ كَانَ أَبُو حَامِدٍ الْعَرَالِيَّ مِنْ أَكْبَرِ رِجَالِ الدِّينِ فِي الْقَرْنِ الْخَامِسِ مِنَ الْهَجْرَةِ.

۳. تَهَذَّمِ السَّيِّئَةَ مَنَارَتُهُ.

۴. ذهب السَّيَّاحُ أَكْرَهُهُ لَزِيَارَةِ وَادِي الْمُلُوكِ مَقَابِرِهِ.

۵. أَعْجَبَتْنَا الْمَدِينَةُ اسْمُهَا وَسَرَّتْنَا الشُّوَارِعُ بَطَافِهَا.

۶. تَمَزَّقَ الْكِتَابُ غِلَافَهُ.

۷. قَطَعْنَا الْكَرْمَ عَسَدًا وَأَغْلَقْنَا الْبِسْتَانَ بَابَهُ.

من القرآن

۱. إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.

۲. إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي حِجَابٍ وَعَيْونَ.

۳. وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا ۚ

۴. إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۚ حِجَابٍ عَدْنٍ ۚ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ.

۵. جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءٌ حَسَبَ رِزْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ.

مشق نمبر ۱۴۶

ضع بدلا مناسباً فی الأماكن الخالیة من الجمل الآتية

۱. بَعَثَ الشَّجَرَةَ

۲. أَنْعَشْنَا الْقَرْيَةَ

۱۔ جمع ہے سانح کی۔ ۲۔ کرم غور کا درخت۔ ۳۔ شیع جمع ہے شیعة کی یعنی فرقہ فرقہ۔

۴۔ بھٹکی کے بغاوت۔ ۵۔ اُنْعَشَ (۱) تازگی پہنچانا۔

۳. شَجَانَا الْبَلْبُلُ ۲
۴. أَعْجَبَنَا الْبَحْرُ
۵. نَفَعَنَا الرِّوَاعُظ
۶. تَمَتَّعْتُ بِالْبِسْتَانِ
۷. تَلَالَاتِ السَّمَاءِ
۸. لَقِيتُ الشَّيْخَ

مشق نمبر ۱۴۷

ضع مُبدلاً منه فلاسماً في الأماكن الخالية من الجمل الآتية

۱. جَفَّ مدادہ.
۲. جَفَّت مدادہا.
۳. خَرَجَ أكثرہم.
۴. قَطَعْتُ فُرُوعَهَا.
۵. نَفَعَنِي نُصْحُهُ.
۶. أَعْجَبَنِي قَيْضَانُهُ.
۷. اتَّسَعَتْ شَوَارِعُهَا.
۸. سَرَّتْنِي صَفَاوُهَا.
۹. ضَعُفَ نَوْرُهُ.
۱۰. مَشِيتُ نَصْفَهُ.

۱۔ شحایشخو خوش کرنا، غمگین کرنا۔ ۲۔ تغرید: بلبل کا گانا۔ ۳۔ چمکانا۔
 ۴۔ قیضان مصدر ہے فاض کا معنی بھر کر بنے لگنا۔ ۵۔ من سب۔ ۶۔ خشک ہو جانا۔

مشق نمبر ۱۳۸

کَوْنٌ خِصْلًا نَسْبِلُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى بَدَلٍ وَمُبْدَلٍ مِنْهُ
بِحَنَارَانٍ مِنَ الْكَلِمَاتِ لِأَنَّهُ مَعَ مَرَاعَاتِ السَّاسَةِ فِي الْإِخْسَارِ

| | | | | | |
|-------------|-------------|--------------|--------------|-------------|-----------------|
| الشُّبَّانُ | النَّخْلَةُ | الْخَادِمُ | الصَّدِيقُ | أَمَانَتُهُ | بَلْحُهَا |
| رَيْشُهُ | النَّمِرُ | الثَّعْلُبُ | الْإِمَامُ | جِرَاءَتُهُ | أَبُو حَنِيفَةَ |
| جِلْدُهُ | الطَّائِرُ | أَبُو بَكْرٍ | رُجَا جُءُهُ | | |

مشق نمبر ۱۳۹

۱. آيَةُ بِثَلَاثَةِ أَهْمَلَةٍ لِبَدَلِ الْكَلِّ بَحِثْ يَكُونُ مَرَّةً مَرْفُوعًا وَ مَرَّةً مَنْصُوبًا
و مَرَّةً مَجْرُورًا، وَهَكَذَا بَدَلِ الْبَعْضِ وَالْإِشْتِمَالِ.

۲. أَغْرِبِ الْجُمْلَةَ التَّالِيَةَ:

سَطَعَ الْقَمَرُ نُورَهُ

(سَطَعَ) فَعْلٌ مَاضٍ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ.

(الْقَمَرُ) فَاعِلٌ مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ.

(نُورُهُ) "نور" بَدَلُ إِشْتِمَالٍ مِنْ "القمر"، مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ؛ لَكُنْ

الْمُبْدَلُ مِنْهُ مَرْفُوعًا وَهُوَ مُضَافٌ، وَ"الهَاءُ" ضَمِيرٌ مُضَافٌ إِلَيْهِ، مَبْنِيٌّ عَلَى

الضَّمِّ، فِي مَحَلِّ جَرٍّ.

۱۔ نَلْعُ: نِم پختہ کھور۔ ۲۔ نِمِرُ (جہ انمار) چیت۔

۳۔ اَتَى (يَاتِي) آتا۔ اَتَى بِهِ: لانا۔ اَتَى امر ہے، اَتَى بِهِ: لے۔ ۴۔ الثَّالِي: تینچے سے ولا۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ

۴. المعطوف

- چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔
 تنبیہ: حروف عاطفہ اور ان کے معانی کا بیان مفصل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲- دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳- عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

۱. نَضِجَ الْخَوْخُ الْعِنَبُ.

۲. أَكَلْتُ الْخَوْخَ وَالْعِنَبَ.

۳. هَذِهِ أَشْجَارُ الْخَوْخِ وَالْعِنَبِ.

۴. تُرْعِدُ السَّمَاءُ وَتُبْرِقُ.

۵. يَخَافُ الْأَطْفَالُ مِنْ أَنْ تُرْعِدَ السَّمَاءُ وَتُبْرِقَ.

۶. إِنْ تُرْعِدِ السَّمَاءُ وَتُبْرِقْ فَلَنْ تَخْرُجَ.

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیوں کہ فعل

اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴۔ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کر لینی چاہیے: نَجَوْتُمْ أَنْتُمْ وَمَنْ مَعَكُمْ۔ **یاد رہے اسکی ابت و زواج الحہ** دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل اُسکُنْ کے اندر مستتر ہے۔

تنبیہ ۲ ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واو عطف نہیں سمجھی جائے گا بلکہ اسے واو معیت سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائے گا: اُسکُنْ وَزَوْجَكَ الْجَنَّةَ (تو اپنی بیوی سمیت جنت میں سکونت اختیار کر لے)۔

۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ کہا جاتا ہے صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگزر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی **ہیت** کی یہ رباعی مشہور ہے:

بَلَغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ
حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تنبیہ ۳ ایک بار حرف جر دہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ وغیرہ۔

تنبیہ ۴ اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں: صَلُّوا عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ۔

۶۔ اکثر نحو یوں نے ایک پانچواں تابع ”عطف البیان“ کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ^۱ (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الْكَلِيمُ مُوسَى^۲ أَبُو حَفْصٍ^۳ عُمَرُ^۴ ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۰

بَيْنَ الْمَعَانِي الْمَخْتَلِفَةِ الْمُسْتَفَادَةِ مِنْ اخْتِلَافِ
حُرُوفِ الْعِطْفِ فِي الْجُمْلَةِ الْآتِيَةِ

۱. باع الفلاحُ الشعيرَ والقمحَ.
۲. باع الفلاحُ الشعيرَ فالقمحَ.
۳. باع الفلاحُ الشعيرَ ثمَّ القمحَ.
۴. باع الفلاحُ الشعيرَ أو القمحَ.
۵. أشعيرًا باع الفلاحُ أمَّ قَمْحًا؟
۶. باع الفلاحُ الشعيرَ لا القمحَ.
۷. باع الفلاحُ الشعيرَ بل القمحَ.
۸. ما باع الفلاحُ الشعيرَ لكن القمحَ.

۱۔ زین العابدین لقب ہے علی بن حسین رضی اللہ عنہما۔ ۲۔ کلیم لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا۔

۳۔ ابو حفص کنیت ہے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔ ۴۔ استفادہ (۱۰-ی) سمجھ دینا، فائدہ لینا۔

۵۔ وہ مختلف معانی بیان کر رہا ہے، ۱۰۔ جملوں میں حروف عطف کے یہ پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۵۱

ضع حرف عطف ملائماً بین کَلّ معطوف و معطوف
علیہ فی الجملۃ الاتیۃ

۱. اَتَفَاحًا أَكَلْتُ عِنَبًا؟
۲. هَزَزْنَا الشَّجَرَةَ سَقَطَ ثَمَرُهَا.
۳. قَرَأْتُ الْكِتَابَ فَهَمَّتُهُ.
۴. كُلِّ الْفَاكِهِةِ النَّاصِحَةِ الْفِجَةِ.
۵. بَاعَ عَقَارَهُ مَنْزِلَهُ.
۶. مَا قَابَلْتُهُ قَابَلْتُ وَكِيلَهُ.
۷. قَدِمَ الْجُنُودُ قَائِدَهُمْ.
۸. مَا قَرَأَ الْكِتَابَ كُلَّهُ بَعْضُهُ.
۹. أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا خَادِمُكَ؟
۱۰. قَدَمْتُ إِلَيْهِ الطَّعَامَ مَا أَكَلَهُ.

مشق نمبر ۱۵۲

ضع معطوفاً ملائماً بعد كل حرف من حروف العاطفة
فی الجملۃ الاتیۃ

۱. بَنَى الْأَمِيرُ قَصْرًا وَ ..
۲. اشْتَرَيْتُ حِصَانًا ثُمَّ ...
۳. أَخَاتِمَا اشْتَرَيْتَ أَمْ؟

۴. ما غرست^۱ نخلاً لكن
۵. سألني سؤالاً بل
۶. خرج من في الدار حتى
۷. دخل الأمراء فـ
۸. طَلَيْنَا^۲ أبواب المنزل لا

مشق نمبر ۱۵۳

ضع معطوفاً عليه في الأماكن الخالية من الجمل الآتية

۱. القصيدة وأنشدها.
۲. استقبل الملك فالعلماء.
۳. ما مشيتُ بل ميلين.
۴. أ. تسافراً بعد غدٍ؟
۵. أرسلتُ إليه ثم رسولاً.
۶. لبشنا أو بعض يوم.

مشق نمبر ۱۵۴

وسط^۳ حروف العطف بالتعاقب بين لفظي
 ”الأبواب“ و ”الشبابيك“ وانطق بهما مرفوعين،
 ثم منصوبين ثم مجرورين في جمل مفيدة

۱- غرس (ض) درخت لگانا۔ ۲- طلینا، روغن لگانا۔

۳- وسط: کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔

۴- تعاقب (۵- مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا، چھٹا کرنا۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ

المصدر وأوزانه وعمله

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو **نسل** کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو **ن** اور جس پر اثر پڑے اسے **معمول** کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسے مشتق اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۸-۲) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں۔ یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم استقراء سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

۱۔ فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حَيَاكَةُ، حَيَاطَةٌ^۱ (ض)، زِرَاعَةٌ^۲ (ف)، طَبَابَةٌ^۳ وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ^۴، إِمَامَةٌ^۵، نَبَايَةٌ^۶، خِطَابَةٌ^۷ وغیرہ۔

۱۔ افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔ ۲۔ حالہ بخوٹا بننا۔ ۳۔ حاط بـ حِطَّ یـ حِطٌّ

۴۔ ذرع یزُرُعُ بونا، کھیتی کرنا۔ ۵۔ طَبَّطُ طِبَّاتٍ کرنا۔ ۶۔ کسی کا جانشین ہونا۔

۷۔ ناب یُنَوِّبُ نائب ہونا۔ ۸۔ خطب یُخَطِّبُ خطبہ دینا۔

۲۔ **فَعْلَانُ** اُن افعال کے لیے آتا ہے جو اضطراب و حرکت پر دلالت کریں:
غَلِيَانٌ (ض)، جَرِيَانٌ (ض)، جَوْلَانٌ (ن)، خَفَقَانٌ (ض)۔

۳۔ **فُعْلَةٌ** اُن افعال کے لیے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: **خُمْرَةٌ** (سرخ ہونا، سرخی) **زُرْقَةٌ** (نیلا ہونا) **خُضْرَةٌ** (سبز ہونا، سبزی)۔

تنبیہ ۳ لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب افْعَل سے آتے ہیں: **اَحْمَرٌ**، **اَخْضَرٌ**۔

۶۔ **فَعَالٌ** بیماری کے لیے آتا ہے: **صُدَاعٌ**، **زُكَامٌ**، **ذُوَارٌ**۔

تنبیہ ۴ مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں انکا ماضی **صَدِعَ**، **زَكِمَ**، **ذَوِرَ** آتا ہے۔ صاحب **صَدَاعٍ** کو **مَصْدُوعٌ** اور صاحب **زُكَامٍ** کو **مَزْكُومٌ** اور صاحب **ذُوَارٍ** کو **مَذُورٌ** کہتے ہیں۔

۵۔ **فَعْلِيلِي** اور **تَفْعَالٌ** مبالغہ کے لیے آتے ہیں: **دَلِيلِي**۔ **از دَلٌّ يَدُلُّ**، **تَجْوَالٌ** ^۹ **از جَالٌ يَجُولُ**، **تَذْكَارٌ** ^{۱۰} **از ذَكَرٌ يَذْكُرُ** (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)۔

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے:

۶۔ **فُعُولَةٌ** یا **فَعَالَةٌ** اُن افعال کے لیے آتا ہے جن کا ماضی **فَعُلَ** کے وزن پر ہو:
سُهُولَةٌ ^{۱۱} (از **سَهْلٌ يَسْهَلُ**) **نَبَاهَةٌ** ^{۱۲} (از **نَبَهٌ يَنْبَهُ**)۔

۷۔ **فَعْلٌ** اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی **فَعَلَ** کے وزن پر ہو: **فَرَحٌ** ^{۱۳} (از

۱۔ علی یغلی: جوش، رننا، ابلنا۔ ۲۔ حوری یغوی: بہنا، دوڑنا۔ ۳۔ حال یجول: گاؤں گاؤں پھرنا۔

۴۔ دھڑلنا۔ ۵۔ دور دسہ ہونا۔ ۶۔ زکام ہو جانا۔ ۷۔ پھر آنا۔ ۸۔ اچھی طرح بتلانا۔ ۹۔ خوب دوز دھوپ کرنا۔

۱۰۔ بہت ذکر کرنا، بڑی یادگار۔ ۱۱۔ نرم ہونا، آسان ہونا۔ ۱۲۔ ہوشیار ہونا۔ ۱۳۔ خوش ہونا۔

فَرَحَ يَفْرُحُ (عَطَشٌ - (از عطش يَعْطَشُ) وغیرہ۔

۸۔ فَعُولٌ اُن لازم افعال کے لیے جن کا ماضی فعل کے وزن پر ہو۔ فَعُوذٌ، نَهْوَضٌ (از نهض ينهض) خُرُوجٌ وغیرہ۔

۹۔ فَعْلٌ اُن متعدی افعال کے لیے جو فعل یا فعل کے وزن پر ہوں: غَسَلَ (ض۔ دھونا)، اَكَلَ (ن)، اَمَرَ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَهَمَّ (س)، سَمِعَ (س) وغیرہ۔

۱۰۔ فَعُولٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَهُوْرٌ (ن۔ پاک ہونا) قَبُولٌ (س۔ قبول کرنا) وَلُؤْعٌ (س۔ ولع یولع)۔

تبصرہ ۵۔ ثلاثی مجرد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فعل، فَعْلٌ، فَعُولٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں۔

الْمَصْدَرُ الْمِيمِيُّ

۲۔ ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموماً مفعَل کے وزن پر بنالیا جاتا ہے۔ مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوجٌ، مَذْخَلٌ بمعنی ذُخُولٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ۔ صرف سات مصادر مفعَل کے وزن پر آئے ہیں: الْمَرْجِعُ (ض)، الْمَرْفُوعُ (ن)، الْمَجِيءُ، الْقَمِيلُ (قال يَقِيلُ)، الْمَشِيْبُ، الْمَسِيْرُ، الْمَصِيْرُ۔

مُعْتَلُ الْفَاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مفعَل ہی آئے گا: مُوَعِدٌ (وَعَدَ يَعِدُ: وعدہ کرنا) مُوَجِّلٌ (وَجَلَ يُوَجِّلُ: ڈرنا)۔

۱۔ پیسا ہونا۔ ۲۔ کھڑا ہو جانا، پیدا ہونا۔ ۳۔ حریص اور شوق ہونا۔ ۴۔ ونا۔ ۵۔ نری کرنا۔ ۶۔ آنا۔ ۷۔ قبول کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ ۸۔ شتاب پیشاب بوزھا ہونا۔ ۹۔ یہ کرنا۔ ۱۰۔ ٹوٹ کر آ جانا۔

کبھی مفعلاً اور مفعلاً کے آخر میں (ق) بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَةٌ (س)،
مَسْأَلَةٌ^۲ (ف)، مَقْرَبَةٌ^۳ (ک)، مَوْعِدَةٌ (ض)، مَوْعِظَةٌ (و) عِظَ يَعِظُ:
نصیحت کرنا۔

تنبیہ ۶ تمہیں یاد ہوگا کہ مفعلاً، مفعلاً اور مفعلاً دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں۔
(دیکھو درس ۲۲-۲۳)

غیر ثلاثی مجرد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میسی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی إخراج،
مُدْخَلٌ بمعنی إدخال، الْمُنتَهَى بمعنی انتهاء۔

مصادر غیر الثلاثی المنحرد

۳۔ ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید میں مصدور کے اوزان قیاسی ہیں (۱) دیکھو درس ۲۵، الف کی
گردائیں (البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب (۲) فَعْلٌ کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے، لیکن کبھی تفعلة کے
وزن پر بھی آتا ہے: بَصَرَ (بتلانا) سے بُصْرَةٌ، ذَكَرَ (یاد دلانا) سے تَذْكَرَةٌ
خصوصاً مہموز اللام سے اکثر اور مقل اللام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: هَنَأَ
سے تَهْنِئَةٌ، وَضَى سے تَوْصِيَةٌ۔ (دیکھو درس ۳۳-۳۴)

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳۰) سے کبھی تفعلة نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئے گا: تَقْوِيْمٌ
(ٹھیک کرنا) تَغْيِيْرٌ (بدل دینا)۔

باب أَفْعَلَ اور اسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اقوام اور اسْتَقْوَامٌ کے اِقَامَةٌ
اور اسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱-۳۲)۔

المصدر المعروف والمجهول

۴۔ مصدر: زم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا، مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی یہے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی: قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لیے جاسکتے ہیں، قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے، مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔
 تنبیہ: معروف کو مَبْنِي لِلْفَاعِل (فاعل کے یہ بنایا ہوا) اور مجہول کو مَبْنِي لِلْمَفْعُول (مفعول کے یہ بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

۵۔ مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّني قِراءَةُ رَشِيدِ الْقُرْآنِ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مَبْنِي لِلْمَفْعُول ہوگا: سَرَّني قِراءَةُ الْقُرْآنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا)۔ ایسی مثالیں بہت ممتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأَيْتُ ضَرْبَ الْيَوْمِ زَيْدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹

تنبیہ ۸: ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصدر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے حروف یا ہندسہ لکھ دیے ہیں۔

| | |
|-------------------------------|------------------------------|
| إِرْشَادٌ (۱- مصدر) راہ بتانا | أَنْتَجَ (۱) نتیجہ دینا |
| أَصَمَّ (۱) بہرا کر دینا | إِمَاطَةٌ (۱- مصدر) ہٹا دینا |

| | |
|--|---|
| أَعْمَى (۱- یُعْمَى) اندھا کر دینا | تَذَكَّرُ (مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا، یادداشت |
| تَصْدِيَّةٌ (۲- صَدَى کا مصدر ہے) تالی بجا، | مُكَاءٌ (ن- مَكَأَ يَمْكُو) منہ سے سیٹی بجانا |
| تَقْدِيرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا | أُنشُودَةٌ (جہ اُنْشَأَ يَنْشُدُ) گیت، گانا |
| تَمَكَّنَ (منہ) قبضہ کر لینا، قادر ہو جانا | خَطَرٌ (جہ اَخْطَرَ) خطرہ |
| تَمَكَّيْنُ (۲- مِنْ کے ساتھ) قادر بنادینا | رَقَبَةٌ (جہ رَقَبْتُ) گردن |
| سِقَايَةٌ (ض سَقَى يَسْقِي) پانی پلانا | شَوْكٌ (جہ اَشْوَاكَ) کاٹ |
| عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا | عَظُمٌ (جہ عَظَّمَ) ہڈی |
| فَكٌّ (ن) کھول دینا | مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ |
| كَبُرَ (ك- عَلٰی کے ساتھ) شق گذرنا | مُهَيِّمٌ محافظ |
| مَسْعَبَةٌ ☆ (ن- سَعَبَ يَسْعُبُ) بھوکا ہونا، بھوک | مَيِّمَةٌ (ك- يَمُنَ يَمُنُ) بابرکت ہونا، برکت، لشکر میں دائیں طرف کی فوج |
| مُتْرَبَةٌ ☆ (س) فقیر ہونا، فقر وفاقہ | مُقَرَّبَةٌ ☆ (ك) قریبی ہونا |

مشق نمبر ۱۵۵

تأمل في المصادر وأوزانها و عملها في الأمثلة الآتية

۱. حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.
۲. مُخَالَطَةُ الْأَشْرَارِ مِنْ أَعْظَمِ الْأَخْطَارِ.
۳. إِكْرَامُ الْعَرَبِ الضَّيْفِ مَعْرُوفٌ فِي الْعَالَمِ.

۴. **أحزنني فل** حسین بن علی () في كربلاء مظلوما.
۵. **سرْتُ** إلى المدرسة الأهلية فسرني **سـ** التلاميذ أنشودةً وطنيةً
بنغمة لطيفة.
۶. **سَكرَم** الناس العلماء و**اساعَهم** إياهم في الحسنات موجبٌ لارتقاء
الأمة و**مُنْتَج** سعادة الوطن.
۷. بُني الإسلام على خمس: **سَهاد** أن لا إله إلا الله وأنَّ محمدا عبده
ورسوله **رَافِد** الصَّلَاة و**اسـ** الزكاة والحجَّ وصوم رمضان.
۸. قال رسول الله : **سَست** في وجه أخيك **صدقة**، و**امرك**
بالمعروف صدقة، ونهَيْكَ عن المُنكر صدقة، و**بصرَكَ** الرجل
الرديء البصر لك صدقة، و**اماطت** الحجر والشوك والعظم عن
الطريق لك صدقة.
۹. **أليس من الجبن** **سغ** المسلمين عقارهم بيد اليهود في فلسطين؛ فإنه
في الحقيقة تمكين اليهود من **احراجهم** المسلمين من الأرض
المقدسة التي فيها **تدكار** الصحابة و**سهاد** على **احرام** المسلمين
الأمكنة المقدسة و**حفظهم** إياها منذ ثلاثة عشر قرناً.
۱۰. **اصْبِرْ** قليلاً **فَبَعْدَ** **العسر يسر** وكُلَّ أَمْرٍ لَهُ **وَقْتُ** و**بدر**
و**لِلْمُهَيَّمَن** في حالاتنا **بدر** وفوق **تدسراً** **بدر** لله **بدر**

مشق نمبر ۱۵۶

من القرآن

- ۱ ولولا **دفع** اللہ الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض.
- ۲ یا ایہا الناس قد جاءکم **موعظۃ** من ربکم و**شفاء** لِمَا فی الصدور و**ہدی** و**رحمۃ** للمؤمنین.
- ۳ یا قوم اِنْ کان کِبَرُ علیکم **معامی** و**یدکری** بآیات اللہ فَعَلٰی اللہ توکلتُ.
- ۴ اَجَعَلْتُمْ **سفانۃ** الحاج و**عمارہ** المسجد الحرام کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهِدَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَوْنَ.
- ۵ مَا کان **صلوہم** عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا **مکاء** و**صدۃ**.
- ۶ مَا کان **اسعفار** اِبْرٰہِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَن **موعده** و**عدھا** اَیَّاهُ.
- ۷ فَکَ رَقِیۃٌ اَوْ اَطْعَامٌ فِی یَوْمٍ ذِی **مسعہ** یَتِیْمًا ذَا **مفرہ** اَوْ مَسْکِیۡنًا ذَا **مربہ** ثُمَّ کانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَتَوَّاصَوْا بِالْصَّرِّ وَتَوَّاصُوا بِالْمَرْحَمَہِ اُولٰٓئِکَ اصْحَابُ الْمِیْمَنَۃِ.
- ۸ غُلِبَتِ الرُّومُ فِی اَدْنٰی الْاَرْضِ وَہُمْ مِّنْ بَعْدِ **علیہم** سَیَغْلِبُوْنَ فِی بَضْعِ سِنِیۡنٍ.

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُونَ

أَسْمَاءُ الصِّفَةِ

اور ان کا عمل

تنبیہ۔ اگرچہ مطلق اسم صفت کہنے سے صفت مشبہ ہی سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل اس میں اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ بھی شامل ہیں کیوں کہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔

ثلاثی وغیر ثلاثی سے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور چند اسم صفت کے اوزان سبق (۲۲ تا ۲۵) میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم صفت اور اسم مبالغہ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم فاعل

۱۔ اسم فاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ معرف باللام ہو یا بمنزۃ استفہام یا مائے نافیہ کے بعد واقع ہو یا ترکیب میں خبر یا نعت واقع ہو۔
حاء السابِق حمارة فرساً (= جاء الذي سبق أو يسبق حمارة فرساً)
اسارِب زید القہوة؟ ما سارِب زید القہوة، حامد سارِب أخوہ القہوة، حاء رجل سارِب أخواتہ القہوة، السبصار الصَّلَاة والمقیمات الصَّلَاة هُم المفلحون، ربَّہ مُعلِّم أخوہ حامداً الخیاطة۔

تنبیہ۔ ۲ تم نے درس (۶۲-۶۶) اور درس (۵۲-۴) میں پڑھا ہے کہ اسم فاعل اور اسم

مفعول پر ال عموماً الذی (اسم موصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم فاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تشنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم فاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلاۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم فاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم فاعل کا استعمال زیادہ تر اضافت کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس سے فعل کا وقوع زمانہ ماضی میں سمجھا جائے: زید شارب القهوة (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) الحمد لله فاطر السموات والارض، محمود قاتل الاسد۔ ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمہیں معلوم ہے کہ تشنیہ و جمع مذکر سالم کا نون اعرابی حالت اضافت میں گرا دیا جاتا ہے، مگر اسم فاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافت کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے:

| | |
|-----------------|-----------------|
| المقيما الصلاة | المقيما الصلاة |
| المقيموا الصلاة | المقيموا الصلاة |

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیوں کہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے۔

۲۔ اسم مفعول

۵۔ ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق (۲۲) اور (۲۵) میں بتا دیے گئے ہیں، وہاں دیکھ لو۔

۱۔ اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب فاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: 'زَيْدٌ مُسْبُوقٌ فَرَسُهُ' (زید کا گھوڑا کچھڑیا ہے) خَالِدٌ مُعَلِّمٌ أَخْوَافَ الْحَيَاكَةِ (زید کے دو بھائی بننا سکھائے گئے ہیں)۔

۳۔ صفت مشبہ

۔۔ صفت مشبہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لیے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفت پر دلالت کرے: 'حَسَنٌ، جَمِيلٌ، سَهْلٌ، فَرَحٌ، كَسَلَانٌ'۔

۲۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: 'ضاربٌ' سے سمجھا جاتا ہے 'ضرب' کسی فاعل سے سرزد ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے، اور 'حَسَنٌ' سے سمجھا جاتا ہے کہ 'حُسْن' کی صفت کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے، حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے۔

۸۔ صفت مشبہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سماعتی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۔ جو مادے رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کریں ان سے صفت کا صیغہ واحد مذکر اَفْعُلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فُعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعُلُ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں پڑھ لیا ہے: 'أَحْمَرُ، خُمْرَاءُ، خُمْرٌ'۔

۹۔ اَفْعُلُ کا وزن جب صفت مشبہ کے لیے آئے تو اسے افعِل صفت کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لیے آئے تو اسے افعِل تفضیل کہتے ہیں۔

۲۔ اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لیے زیادہ تر **فَعَّالٌ** کا وزن استعمال ہوتا ہے:
خَيَّاطٌ، نَجَّارٌ، خَبَّازٌ، حَجَّامٌ، بَزَّازٌ^۱ وغیرہ۔
کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنالیتے ہیں: بَقْلَةٌ (ساگ) سے بَقَال، جَمَل
سے جَمَّال (شتر بان)۔

۹۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے:
مُطْمَنٌّ (با آرام) مُسْتَقِيمٌ (سیدھا، مضبوط)۔

۱۰۔ صفت مشبہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اکثر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتا
ہے: حَسَنٌ وَجْهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حَسَن
کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الْوَجْهِ (چہرے کا اچھا، یعنی اچھے چہرے والا) اس میں
صفت مشبہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(بہتر ہے کہ حصہ دوم میں سبق (۲۳) کو دوبارہ دیکھ لو)۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ صفت مشبہ اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں
ہیں جو کم مستعمل ہیں، بڑی کتابوں میں پڑھ لو گے۔

۴۔ صیغہ مبالغہ

۱۱۔ اسم صفت کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم مبالغہ ہے:
عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُولٌ (بڑا جاہل)۔

تذکرہ: ۵۔ اگرچہ اسم تفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی
کے مقابلے میں ہوتی ہے (یہودس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

۱۲۔ مبالغہ کے تمام اوزان سہی ہیں، جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

| | | |
|--------------------------------------|---|---|
| فَعَالٌ، فَعَالَةٌ، فَعَالٌ، فَعِيلٌ | : | سَفَاكٌ، عَلَامَةٌ، كِبَارٌ، صَدِيقٌ ^۳ |
| فَعُولٌ، فُعُولٌ، فُعَلٌ | : | قِيَوْمٌ، قُدُّوسٌ، قُلُوبٌ |
| مَفْعَلٌ، مَفْعَالٌ، مَفْعِيلٌ | : | مَحْرَبٌ، مَفْضَالٌ، مُنْطَبِقٌ ^۹ |
| فُعَالٌ، فَاغُولٌ، فُعَلَةٌ | : | عُجَابٌ، فَاوُوقٌ، هُمَزَةٌ ^{۱۰} |
| فَعِلٌ، فَعِيلٌ، فُعُولٌ | : | حَذِرٌ، عَلِيمٌ، حُمُولٌ ^{۱۱} |

۱۳۔ اوزان مبالغہ میں مذکور مَوْنُث کا اتم ز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو (ة) لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: عَلَامَةٌ (بڑا جانے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِيلٌ اگر فاعل کے لیے ہو تو مَوْنُث میں (ة) لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امْرَأَةٌ نَصِيرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت)۔

اور اگر فَعِيلٌ کا صیغہ مفعول کے لیے ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ جَرِيحٌ (=مجروح) وامْرَأَةٌ جَرِيحٌ۔ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: امْرَأَةٌ حَبِيبَةٌ (اُمّی مَحْبُوبَةٌ)۔

فَعُولٌ اگر مفعول کے لیے ہو تو مَوْنُث کے لیے (ة) لگائی جائے گی: جَمَلٌ حُمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) نَاقَةٌ حُمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ بَتُولٌ^{۱۵} وامْرَأَةٌ بَتُولٌ۔

۱۔ بڑا خون ریز۔ ۲۔ بہت بڑا۔ ۳۔ بڑا سچا۔ ۴۔ خوب قائم رہنے والا۔ ورق خم رکھنے والا۔

۵۔ بڑا پاک۔ ۶۔ بڑا اہل پھیر کرنے والا۔ ۷۔ بڑا بڑا کو۔ ۸۔ بڑا فاضل۔

۹۔ بڑا بونے والا۔ ۱۰۔ بہت عجیب۔ ۱۱۔ خوب فرق کرنے والا۔ ۱۲۔ بڑا عیب چین۔

۱۳۔ خوب چونکنا، بہت ہچکنے والا۔ ۱۴۔ بڑا بوجھ لادا ہوا۔ ۱۵۔ دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنے والا یا کرنے والی۔

۵۔ فعل تفضیل

۱۰۔ فعل تفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس (۲۴) میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

فعل تفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لیے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لیے بھی آجاتا ہے:
أَعْذَرُ (بہت معذور) أَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) أَشْهَرُ، أَعْرَفُ (بہت معروف)۔

فعل تفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ ما رأیت رجلاً أَحْسَنَ فِی عَیْنِهِ الْکُحْلُ مِنْهُ فِی عَیْنِ زَیْدٍ۔ اس ترکیب میں کُحْل کو رفع فِی أَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ مزید تفصیلات بڑی کتابوں میں ملے گی۔

۶۔ اسم نسبت یا اسم منسوب

۱۱۔ جس اسم کے آخر میں یا ئے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: مِصْرِی (مصر والا) عِلْمِی (علم سے تعلق رکھنے والا)۔

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے، لیکن یا ئے نسبت لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لیے وہ بھی اسم صفت کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جَرِیدَةُ یَوْمِئِذٍ، هَذَا الرَّجُلُ مِصْرِیٌّ۔

میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوب صورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنْہ میں ضمیر کُحْل کی طرف راجع ہے۔

۱۶۔ اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:

۱۔ اگر اسم کے آخر میں (ة) لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَكَّة سے مَكِّي، صِنَاعَة سے صِنَاعِيّ۔

۲۔ لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کر دیے جاتے ہیں: مَدِينَة سے مَدَنِيّ۔

۳۔ بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں، نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبّ (دراصل اَبُو) سے اَبُوِيّ، دَمّ (دراصل دَمُو) سے دَمُوِيّ۔

۴۔ الف مقصورہ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائدہ ہو واو سے بدل دیتے ہیں: عَصَا سے عَصَوِيّ، عَيْسَى سے عَيْسَوِيّ، صَفراء سے صَفَرَاوِيّ۔

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاء سے اِبْتِدَائِيّ۔

۵۔ اسم نسبت کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریوں، کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلَاسِفِيّ سے فَلَاسِفَة، مَغْرِبِيّ سے مَغَارِبَة۔

۶۔ ذیل کے اسمائے منسوبہ کو خاص طور پر یاد رکھو:

| | |
|----------------------------------|--|
| اُمِيَّة سے اُمُوِيّ یا اُمُوِيّ | بَادِيَة ^۲ سے بَدُوِيّ ^۳ |
| حَضْرَمَوْت سے حَضْرَمِيّ | نَاصِرَة ^۴ سے نَصْرَانِيّ |
| رُوح سے رُوحَانِيّ | طَبِيعَة سے طَبِيعِيّ |

مُحَمَّد بنی کے دوا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنو اُمیہ کہتے ہیں۔ ۲۔ گاؤں۔ ۳۔ دیہاتی۔

۴۔ یمن میں ایک شہر ہے۔ ۵۔ ایک قریہ ہے شام میں۔

| | |
|----------------------|------------------------------------|
| رَبِّ سے رَبَّانِي | رَبِّي سے رَازِي |
| قُرَيْش سے قُرَيْشِي | الْيَمَن سے يَمَانِي یا الْيَمَنِي |

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۰

| | |
|---|---|
| أَخْرَسَ (ا) گونگا بنا دینا | رَجَا (ن، و) امید کرنا |
| الْإِنْجِيل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر رِذْءِ مدگار نازل ہوئی | رِذْءٌ مدگار |
| أَوَانٌ وقت، موقع، موسم | زَقُومٌ ٹھوہر |
| أَمْسِي (منسوب ہے اُم کی طرف) مادر زاد حالت میں اُن پڑھ رہے والا | سَارٍ (سروی کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا، سرایت کرنے والا |
| الْبَاسَا (= بَاسَاء) خوف، تکلیف | شَرِسٌ تدمراج |
| قَاب (یتوب) توبہ کرنا، رجوع ہونا، | شَفِيرٌ کنارہ، گڑھے کا کنارہ |
| تَبَيَّانٌ (مصدر ہے تَبَيَّنَ کا) بیان کرنا | الصَّخْرُ الْأَصْمُ سخت چٹان |
| تَمَّ تمام ہونا، کامل ہونا | عَارٍ (ج عَوَاةٌ) نکا |
| جَذْوَةٌ چنگاری | عُجَابٌ بہت انوکھا، عجیب و غریب |
| حُلَّةٌ (ج حُلٌّ) قیمتی جوڑا، لباس | عَيْثٌ (ج أَعْيَاتٌ) بارش |
| حَمِيمٌ گہرا دوست، گرم پانی | غَشْمَشٌ بہادر، اڑیل |
| حَنِيفٌ (ج حُنْفَاء) یک رخا ہو جانے والا، ثابت قدم | فَكَّةٌ خوش طبع، خوب ہنسنے ہنسانے والا۔ |

| | |
|--|--------------------------------------|
| قَسَا (يَقْسُو) دس کا تخت ہونا | مَعْمُورٌ ڈھانکا ہوا، ڈوبا ہوا |
| لَمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چیس، بڑا بدگو | مَنِيَّةٌ (جہ منایا) موت |
| لَوْذَعِيٌّ (از لدع) ذکی، تیز فہم | وَكَلٌّ عجز جو اپنے کام سے نہ کر سکے |
| لَبِيْنٌ (از لَانْ يَلِيْنُ) نرم | هَارٍ منہدم ہونے والا |
| مُبِيْنٌ واضح، روشن، ظاہر کرنے والا | هَدِيَّةٌ (جہ ہدایا) تحفہ |
| مُتَرْفٌ سوزہ، مست مال و دوست | هَيَابٌ خوف زدہ، بزدل |
| يَقْطَةُ بیداری، جاگ جانا | |

تجربہ ہار اصل میں ہائیر اجوف واوی ہے۔ مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے۔ جیسے شائبك (ہتھیار بند) سے شاکی السلاح کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵۷

مِيزَ اَسْمَاءِ الصِّفَةِ وَاَقْسَامِهَا وَاَنْظُرْ فِي اِعْرَابِ مَعْمُولِهَا فِي
الْاَمْثَلَةِ الْاَتِيَةِ

۱. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ؟
۲. لِيُعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ خُنْفَاءَ.
۳. كُلَّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ.
۴. اِنِّیْ مَرْسَلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَاَطْرُقْ بِمِ [بما] يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ.
۵. اَبْنَا [= اَبْنَا] لِتَارِكُوا الْاِلَهِيْنَ لِشَاعِرٍ مُّجَنُّونَ.
۶. اَجْعَلِ الْاِلَهَةَ الْهَاءَ وَاحِدًا اِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ.

۷. فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.
۸. وَأَنَّى لَعْنَارَ لِمَنْ تَابَ وَأَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا.
۹. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ.
۱۰. وَأَخِي هَرُورُنْ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسَلَهُ مَعِيَ رَدَا يُصَدِّقُنِي.
۱۱. إِنْ تَرَنِ | = تَرَانِي | أَنَا أَقْلٌ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا فَعَسَى رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِي خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ.
۱۲. هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَأَنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ.

اشعار

| | |
|---|---|
| خَيْرُ النَّيِّنِ الَّذِي نَطَقَتْ بِهِ | التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ قَبْلَ أَوَانِهِ |
| الْمُنْطَقُ الصَّخَرِ الْأَصَمِ بِكَفِّهِ | وَالْمُحَرَّسُ ^۱ الْبُلْغَاءِ فِي تَبْيَانِهِ |
| وَالْمُخْجَلُ ^۲ الْقَمَرِ الْمُنِيرِ بِتِمِّهِ | فِي حُسْنِهِ وَالْغَيْثِ فِي إِحْسَانِهِ |
| وَمُكَلَّفُ الْأَيَّامِ ضِدَّ طَبَاعِهَا | مُتَطَلِّبُ فِي الْمَاءِ جَذْوَةَ نَارِ |
| وَإِذَا رَجَوَتْ الْمُسْتَحِيلُ فَبَانِمَا | تَبْنِي الرِّجَاءَ عَلَى شَفِيرِ هَارِ |
| فَالْعَيْشُ نَوْمٌ وَالْمَنِيَّةُ يَقْظَةٌ | وَالْمَرَّةُ بَيْنَهُمَا خِيَالٌ سَارِ |
| وَكُنْ أَشَدَّ مِنَ الصَّخَرِ الْأَصَمِ لَدَى الْ | بِأَسَا وَأَنْسِيرُ ^۳ فِي الْأَفَاقِ مِنْ مَثَلِ |

۱۔ قاسیہ: اسم فاعل مؤنث از قاسا یعنی سنگ دل، سخت دل

۲۔ یہ ان مخفف ہے اِنْ کا (دیکھو سبق ۴۹)۔ ۳۔ دیکھو سبق (۶۲-۶۳) (ج)

۱۔ تورات وہ کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ ۲۔ گونگا کر دینے والا ۳۔ شرمندہ کرنے والا

خَلُّوْا الْمَذَاقَةَ، مُرَّاءَ، لَيْتَاءَ، شَرَسًا صَفَاءً، ذُلُوْلًا، عَظِيْمَ الْمَكْرِ وَالْحِيلِ

مِنْهَدًا، لَمْرَدَعِبَ، ضَبَّ، فَكْهًا عَنَسَسِمَا، عَرَهَبَ وَلَا وَكِي

وَمَنْ لَمْ تَكُنْ حُلُلُ التَّقْوَى مَلَانِسَهُ

عَارَ، وَإِنْ كَانَ مَعْنُورًا مِنَ الْحُلُلِ

الآیات المذکورة مقتبسة من القصيدة اللامية في الحكم لصالح الدين

الصَّفْدِي المتوفى ۷۶۴ھ، ونضيف إليها بعض الآيات من أول

القصيدة في ما يأتي.

الْحَذُّ^۱ فِي الْحَذِّ^۲ وَالْحَرَمَانِ^۳ فِي الْكَلِّ^۴ قَانَصَبٌ^۵ تُصَبُّ^۶ عَنْ قَرِيبٍ عَايَةِ الْأَمَلِ

وَاصْبِرْ عَلَى كُلِّ مَا يَأْتِي الزَّمَانُ بِهِ صَبْرَ الْخَسَامِ^۷ بِكَفِّ الدَّارِعِ الْبَطْلِ^۸

وَإِنْ بُلِيتَ^۹ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ^{۱۰} لَهُ فَكُنْ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ يَقُلْ

وَلَا يَغُرُّكَ^{۱۱} مَنْ تَبَذَّلَ^{۱۲} بِشَاشَتِهِ^{۱۳} مِنْهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ السَّمَّ^{۱۴} فِي الْعَمَلِ

وَإِنْ أَرَدْتَ نَجَاحًا أَوْ بَلُوغَ مُنَى^{۱۵}

فَاكْتُمُ^{۱۶} أُمُورَكَ مِنْ حَافِي^{۱۷} وَمُنْتَعِلِ^{۱۸}

۱۔ بزرگی، عظمت۔ ۲۔ کوشش۔ ۳۔ محرومی۔ ۴۔ محنت کرنا۔

۵۔ تو پہنچ جائے گا۔ ۶۔ اُصَاب (۱) پہنچ جانا۔ ۷۔ تلوار۔ ۸۔ زورہ پوش سپاہی۔ ۹۔ بہادر۔

۱۰۔ بلا نیلو جتلا کرنا، آزمانا۔ ۱۱۔ نیک بختی کا حصہ۔

۱۲۔ لَا یَغُرُّكَ فعل غایب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ اپنے پائے۔

۱۳۔ ہذا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبَذَّلَ فعل مضارع مؤنث نائب۔ ۱۴۔ بَس کچھ ہونا۔ ۱۵۔ زہر۔

۱۶۔ آرزو۔ ۱۷۔ کتم (ن) چھپانا۔ ۱۸۔ کچھ گئے پاؤں والا۔ ۱۹۔ جو تاپہنا ہوا۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ

المُثَنَّى وَالْمَجْمُوعُ وَالتَّصْغِيرُ

- ثنئیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق (۵) میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اسما مقطوع الآخر میں ثنئیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لیتے ہیں: اَبٌ سے اَبَوَانِ، اَخٌ سے اَخَوَانِ، اَخْوَيْنِ، مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرف محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اَبْنٌ (در اصل بَنُو) اِسْمٌ (در اصل بَسْمُو) اور سَنَةٌ (در اصل سَنُو) کا مثنیٰ اَبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

يَدٌ (در اصل يَدَيَّ) فَمٌ (در اصل فُؤة) سے يَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرف محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصَا سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوْنِ، سَمَاءُ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءُ ان بھی آتا ہے مگر جو الف یا سے بدلا ہوا ہو اس کو ثنئیہ میں یا سے بدل دیتے ہیں: فَتًى سے فَتَيَانِ۔

الْمَجْمُوعُ (الْجَمْعُ)

۲۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔ پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔ (دیکھو درس ۵-۳)

عَصَا اور فَتًى پر اُل داخل ہو تو الْعَصَا اور الْفَتًى پڑھا جاتا ہے۔

الجمع السالم المذكر

۳۔ جمع سالم مذکر ان اسمائے صفت کی ہوتی ہے جو مذکر مطلق کی صفت یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون۔ غیر اسمائے صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرْضُون، عالمون، اهلون، بنون، سنون اور سنون۔ (یہ جمعیں ہیں اَرْضٌ، عالمٌ، اهلٌ، ابنٌ، سنۃ اور منۃ کی)۔
مذکر اعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زیدون وغیرہ۔

الجمع السالم المؤنث

۴۔ جو اسمائے صفت مقلات کی صفت یا خبر ہوں ان کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نساءٌ صالحات۔ غیر اسمائے صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:

۱۔ جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ة) لگی ہو خواہ تانیث کے لیے ہو خواہ وحدت کے لیے: وَرَءٌ سے وَرَءَات، تَمْرَةٌ سے تَمْرَات مگر امْرَءَةٌ، شَاةٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئے گی۔

شَاةٌ کی جمع شَاءٌ اور شِیَاةٌ، امْرَءَةٌ کی جمع نَسَاءٌ اور نُسُوءٌ آتی ہے۔

۲۔ مؤنث اعلام: مَرْيَمٌ سے مَرْيَمَاتٌ۔

۳۔ مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِیْفَات، اِمْتِیَازَات۔

۴۔ جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لیے الف مقصورہ یا مدودہ آیا ہو: خُمَیْ

(تپ) کی جمع خُمَیَّات اور صَحْرَاءُ کی جمع صَحْرَاوَات ہوگی۔ اس کی جمع

مکسر صَحَارِی بھی آتی ہے۔

الجمع المکسر

۵۔ جمع مکسر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت
جمع قلت وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو
اس شعر میں درج ہیں:

جمع قلت را چہار است امثلہ

أَفْعَلْ وَأَفْعَالٌ وَفُعْلَةٌ، أَفْعَلَةٌ

أَشْهُرٌ، أَقْلَامٌ، غُلَمَةٌ (جمع غلام)، أَرْغَفَةٌ (جمع رَغِيفٌ (روٹی) کی)۔

تنبیہ: ۱۔ جمع قلت پر ال داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت
کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں ۲۔ **فہما ما تستہبہ^۱ الانفس^۲ وتلد^۳**
الاعین^۴۔ ۳۔ اَکْرَمُوا أَوْلَادَکُمْ۔ ان مثالوں میں انفس، اَعین اور اولاد کثرت
کے لیے ہیں۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلت و کثرت دونوں میں مشترک ہوگا:
رَجُلٌ کی جمع اَرْجُلٌ، فَوَازٌ (دل) کی جمع أَفْعَدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں
قیاس کو دخل ہے:

۱۔ فَعْلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ ۲۔ غُرْفَةٌ، أُمَّةٌ، صُورَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، أُمَمٌ،
صُورٌ۔

۲۔ فَعْلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی۔ قِطْعَةٌ، مِلَّةٌ، کِلَّةٌ^۱ کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، کِلَلٌ۔

۱۔ اشتہی (۷) خواہش کرنا۔ ۲۔ لد (یلد) لذت پانا۔ ۳۔ زخرف ۷۔ کثر

۵۔ دین۔ ۶۔ مہین پرودہ۔

۳۔ فَعْلَةٌ کا وزن اسم فاعل معتل اللام کی جمع کے لیے آتا ہے: رَام، قَاضٍ، عاصِب کی جمع رُمَاةٌ (در اصل رُمِيَّةٌ) قُضَاةٌ، غَصَاةٌ۔

۴۔ فَعَالِلٌ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بَلْبِلٌ، سَفْرَجَلٌ، خَنْدَرِيْسٌ کی جمع بِلَالِلٌ، سَفَارِجٌ، خَدَارِسٌ۔ خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرا دیے گئے۔

۵۔ فَوَاعِلٌ جمع ہے فَوَعْلٌ اور فَاعِلٌ کی: جَوْهَرٌ، خَاتَمٌ سے حَوَاهِرٌ، خَوَاتِمٌ اور جَو فَاعِلٌ کا وزن مَوْنُثَے لیے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حَامِلٌ، عَاقِرٌ سے حَوَامِلٌ، عَوَاقِرٌ۔

۶۔ فَعَانِلٌ جمع ہے فَعِيْلَةٌ اور فَعَالَةٌ کی: كَتِيْبَةٌ، رِسَالَةٌ سے كِتَابٌ، رَسَائِلٌ۔

۷۔ أَفَاعِلٌ جمع ہے اِفْعَلٌ اور اُفْعَلَةٌ کی: اِضْعُجٌ اور اُنْمَلَةٌ کی جمع ہے اَصَابِعٌ اور اَنَامِلٌ۔

اِفْعَلٌ تفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: اُكْبَرٌ، اَفَاضِلٌ جمع ہے اُكْبَرٌ اور اَفْضَلٌ کی، اَرچہ اس کی جمع سام بھی آتی ہے: اُكْبُرُونَ۔ (دیکھو سبق ۲۴)

۸۔ اَفَاعِيْلٌ جمع ہے اُفْعُوْلٌ اور اُفْعُوْلَةٌ کی: اُسْلُوْبٌ سے اُسَالِيْبٌ، اُرْجُوْزَةٌ سے اُرَاجِيْزٌ۔

۹۔ فَعَالِيْلٌ جس رباعی کا، قبل آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُوْرٌ، قُرْطَاسٌ سے عَصَافِيْرٌ، قُرَاطِيْسٌ۔

- ۱۰۔ مفاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعُلٌ، مَفْعَلٌ اور مَفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر)، مَشْرِقٌ، مَبْضَعٌ (نشر)، مَكْتَبَةٌ (کتاب خانہ)، مَكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبٌ، مَشَارِقُ، مَبَاضِعُ، مَكَائِسُ۔
- ۱۱۔ مَفَاعِلُ جمع ہے مَفْعَالٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعُولٌ کی: مِفْتَاحٌ، مَسْكِينٌ اور مَكْتُوبٌ سے مَفَاتِيحُ، مَسَاكِينُ اور مَكَاتِبُ۔

اسم تصغیر

۱۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لیے ثلاثی اسم کو فُعِيلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم تصغیر یا اسم مصغر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مکبر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كَلْبِيٌّ (چھوٹا سا کتا) كَلْبَةٌ سے كَلْبِيَّةٌ، ظَلٌّ سے ظَلِيلٌ، بَابٌ (در اصل بَوْبٌ) سے بَوَيْبٌ، فُتًى سے فُتًى، الصُّحُفِ سے الصُّحُفَا۔ ہر ایک مثال میں پہلا اسم مکبر ہے دوسرا مصغر۔

رباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرُبٌ سے عُقَيْرُبٌ، عَالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ۔

خماسی میں اگر حرف مدہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لیے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرَجَلٌ سے سَفِيرَجٌ۔ اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدہ ہو تو فُعَيْلِیُّ کے وزن پر آئے گا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطَانٌ، مَرْهُوبٌ (خوفناک) سے مُرْيَهَبٌ۔

تنبیہ ۲ حروف عدت کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتح، واو

کے ماقبل ضمہ اور یا کے ماقبل کسرہ ہوتو انہیں مدہ کہتے ہیں: با، بُو، بِي۔ ورنہ لَین کہا جاتا ہے: نِي، بُو۔

۔۔ ذیل کے اسمائے مصغرہ خاص طور پر یاد رکھو۔

| | |
|------------------------------|---|
| أَخْ (در اصل أَخُو) سے أَخِي | ابْنُ (در اصل بَنُو) سے بُنِّي |
| أُخْتٌ سے أُخِيَّةٌ | بِنْتُ یا ابْنَةُ سے بُنِيَّةٌ |
| أَبٌ سے أُنِّي | شَيْءٌ سے شُيْءٌ |
| ذَاكَ سے ذِيَاكَ | الَّذِي اور الَّتِي سے الَّذِيَا اور اللَّتِيَا |

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۱

| | |
|---|--|
| أَرْصَدَ (۱) تیار کرنا، مَسْبِيان بنانا | تَيَجَّانُ جمع ہے تاج کی |
| أَسْلَ (اسم جنس) نیزے | تَمَائِيلُ جمع ہے تَمَالِی۔ مورت |
| أَلَى بمعنى الذین جو لوگ | جَفَانُ جمع ہے جَفَنَةٌ کی۔ بڑا لگن |
| انْتَضَلَ (۷) تیر ترش سے نکالنا، تیر پھینکانا | جَوَابُ (در اصل جَوَابِي) جمع ہے جَابِيَّة کی۔ حوض |
| بَوَّأَ (۲) جگہ دینا | خَطِيَّةٌ وہ نیزے جو مقام خط کے بنے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔ |
| بَيْضٌ (جمع ہے اَبْيَض کی) سفید، شمشیر آبدار | صَارِمٌ (جہ صَوَارِم) تیز تلوار |
| ذُبُلٌ اور ذَوَابِلُ جمع ہے ذَابِلَةٌ کی۔ باریک | غَدَّةٌ (جہ غَدَد) سامان، ذخیرہ |
| رُمَاةٌ جمع ہے رَام کی۔ تیر پھینکنے والا | عَدِيدٌ (جہ عَدَانَد) قرین، ہم قوم، متعدد |

| | |
|--|--|
| واسیۃ (جراسیات اور رواہ) جمی ہوئی، گری ہوئی | عزیز (جہ اعزۃ) عزت والا، غالب |
| بستر (جہ استار) پردہ | فارس (جہ فوارس اور فرسان) گھوڑے سوار |
| سریر (جہ اسرۃ اور سرور) تخت، پلنگ | قدور (جہ قدور) دیگ |
| سہم (جہ اسہم اور سهام) تیر | قصد (ن) ارادہ کرنا۔ (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا، یہی معنی ہیں اقتصد کے |
| صارح چیخنے والا، رونے والا | مخرب (جہ محارب) مکان کے سامنے کا خوب صورت حصہ، مسجد میں امام کی جگہ |
| منعم تروتازہ، نعمت میں پلا ہوا | |

مشق نمبر ۱۵۸

جمع کی مثالیں

- ۱ ومن اياته خلق السموات والارض واختلاف السكك والوانكم ان في ذلك لآيات للعالمين.
- ۲ يعملون له ما يشاء من محارب وسان وحمار كالحواب وقدور راسيات اعملوا ال داود شكرا وقليل من عبادي السكور.
- ۳ قالت [ملكة سبا] ان السوء اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزاه اهلها اذلة.
- ۴ قال لقمان يا بني اقم الصلوة وامر بالمعروف وانه عن المنكر واصبر على ما اصابك ان ذلك من عزم الامور واقصد في مشيك

وَأَغْضَضُ مِنْ صَوْتِكَ أَنْ أَنْكَرَ الْأَصْوَابَ لَصَوْتِ الْحَسْرِ.

۵ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُؤْتِيَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرَ الْعَامِلِينَ.

۶ لَطِيبٌ لِلظَّالِمِينَ وَالضُّوْرُ لِلضَّالِّينَ.

مشق نمبر ۱۵۹

اشعار

أَيْنَ الْعَدَدِ الْأَلَى أُرْصَدْتَهُمْ حَدَدًا؟ أَيْنَ الْعَدِيدِ وَأَيْنَ السَّلَى وَالْأَسَلُ؟
أَيْنَ الْعَرِيسِ وَالْعَمَسِ مَا صَنَعُوا؟ أَيْنَ لُصُورِهِ وَالْخَطِيئَةُ الدَّلُ؟
أَيْنَ الرَّمَادِ أَلَمْ تُصْنَعْ بِأَسْهَابِهِمْ؟ لَمَّا أَتَتْكَ مَيَّادِ الْمَوْتِ تُتَضَلُّ
أَيْنَ لِرُحْرِهَ الَّتِي كَانَتْ مُنْعَمَةً؟ مِنْ ذُونِهَا تُضْرَبُ لَأَسْرٍ وَكَسْ
نَادَاهُمْ صَارَخَ مِنْ بَعْدِ مَا ذَفَنُوا أَيْنَ الْأَسْرَدِ وَلِلْحَنِّ وَالْحُلِّ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

بَطْطُ مِنْ مَسَدٍ فِي وَرْدٍ حَوَّلْتُ أُمَّ وَسْمٍ فِي حَدِيدٍ؟
وَدَاكَ الدَّرْبُ فِي الصُّحَا وَحَبَّبْتُ أُمَّ فُسْرِ فِي سَعْدٍ؟
صَيَّ أُمَّ طَلِي فِي فُلِي مَرَّيْتُ لِسَطْوَةٍ كَلَامَسَدٍ؟

۱۔ سامنے، سوا، مکہ

یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی:

نُقْطَةُ، مَسْكٌ (مَشْب)، وَرْد، حَال (تَل)، وَسْمٌ (نَقْش و نگار)، حَدُّ (رُخْسَر)، دَاكَ، لَامِع، ضَحِي،
وَحْد، قَمَر، سَعْدٌ (خوش نصیبی، یہاں مراد ہے خوش بختی کا دار و یار حق)، صَيَّ (طَلَّ)، فُلَا (پیرزن)،
مَرْهُوب، سَطْوَةٌ (دب دہ چلنے) اَسَد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ

أَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ

و خصوصیات بعض الأفعال والأشعار

۱۔ اسمائے افعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں، لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

تَعَالَا (بمعنی اُتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغہ بھی بنتے ہیں: تَعَالَا، تَعَالِيَا، تَعَالُوا، تَعَالِي، تَعَالَيْنَ، ۱۔ فَلْ يَهْلِكُوا الْكُفْرَ الْعَلِيَّ كَلِمَةً سَوَاءً بِنِسَابٍ وَبِنِكَمٍ أَنْ لَا يَغْنَدَ إِلَّا اللَّهُ ۲۔

۲۔ هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِي = مجھے دے، لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے: هَاتِ، هَاتِيَا، هَاتُوا، هَاتِي، هَاتَيْنِ، ۱۔ فَلْ هَانُوا بَرَهَانَكُمْ اِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ ۲۔

۳۔ هَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع هَاؤُم: ۱۔ هَاءُ اقْرَأُوا كِتَابَهُ ۲۔ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامہ اعمال)۔ کبھی کاف خطاب بڑھا کر صیغہ بنا لیتے ہیں: هَاكَ، هَاكُمَا، هَاكُم، هَاكَ، هَاكُنَّ۔

۴۔ هَلُمَّ (آ جا، چلے چل، لے آ) یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا ہے:

وَالْمَاسِيسِ لَا خَوَافَهُمْ هِنَا ۱۔ (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں۔ ہمارے پاس چے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: هَلُمُّ سَهْدَاءَكُمْ ۲ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

هَلُمُّ جراً بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں ”کھینچتا ہوا چلا چل“ مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے بکھتے چے جاؤ۔ جیسے کہتے ہیں: علی هذا القیاس۔ تنبیہ: یہ لفظ لغت جاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر متصرف ہے۔ یعنی واحد، تشنیع، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے، لیکن لغت بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لیے جاتے ہیں: هَلُمُّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوا هَلْمِي، هَلْمُنَّ۔

۵۔ هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): ۱۔ فَاَلْت هَيْتَ لَكَ فَاَلْت مَعَادُ اللہ ۲ اس میں

مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هَيْتَ لَكُمَا، هَيْتَ لَكُمْ۔

۶۔ عَلَیْكَ (= اَلْزِمُ = اختیار کر): عَلَیْكَ الرَّفُوقُ یَا عَلَیْكَ بِالرَّفُوقِ (نری

اختیار کر)، عَلَیْكُمْ بِتَقْوَى اللہ۔ اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۔ عَلَیَّ بِہ (= جئ بِہ عِنْدِی = اسے میرے پاس لے آؤ)۔

۸۔ اِلَیْكَ عَنِّی (= تَبَعْدُ عَنِّی = مجھ سے پرے ہو)۔

۹۔ اِلَیْكَ هَذَا (= خُذْ هَذَا)۔

۱۰۔ ذُوْنَكَ (= خُذْ): ذُوْنَكَ التَّمْرُ (کھجور لے)۔

۱۱۔ خَیَّ، حَیْہَا (= عَجَلْ، اَقْبِلْ = جلدی کر) خَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ (جدی

دور و نماز پر)۔

۱۲۔ رُوِيْدَ، رُوِيْدَكَ (= اُمِّهَل = ٹھہر جا، جانے دے)۔

۱۳۔ بَلَّهْ (= ذَغ = چھوڑ دے) بَلَّهْ التَّفَكُّرُ فِي مَا لَا يَعْْنِيكَ (اس چیز میں غور کرنا، چھوڑ دے جو تیرے لیے ضروری نہیں ہے)۔

۱۴۔ مَهْ (رک جا)۔

۱۵۔ صَهْ (خاموش رہ)۔

۱۶۔ اَمِيْن (= اِسْتَجَبْ = قبول کر)۔

۱۷۔ حَذَارْ (بمعنی اَحْذَرْ = بچ، ڈر)، نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)۔

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسمائے افعال آیا کرتے ہیں۔

۳۔ جو اسمائے افعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ هِيْهَاتَ (بمعنی بَعْدَ) ۰ هِيْهَاتَ هِيْهَاتَ لَمَّا تَوَعَدُوْا ۰ (بعید ہو گیا

بعید ہو گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے)۔

۲۔ شَتَانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہو گیا) شَتَانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور

جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)۔

۳۔ سَرُعَانَ (= اُسْرَعَ = جلدی کی): سَرُعَانَ الشَّيْبِ اِلَى ذَوِي الْهُمُوْمِ

(فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آ گیا)۔

تنبیہ ۲ مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

بعض افعال کی خصوصیات

۴۔ مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فَهُوَ مُسْرُوْرٌ: سُرُّتُ بِلِقَائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا)، اس کا معروف سُرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فَهُوَ مُبْهُوْتُ: **فَیْہ لَدِی کفر**

عُشِّي عَلَيْهِ (وہ بیہوش ہو گیا) فَهُوَ مُعْشِي عَلَيْهِ.

أَعْجَبَ بِهِ (وہ اسے پسند آیا) فَهُوَ مُعْجَبٌ: أَعْجَبَ الرَّشِيدُ بِكَلَامِ الْأَعْرَابِيِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)۔

أُضْطَرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فَهُوَ مُضْطَرٌ: فَمَنْ اضْطَرَّ فَلَا غَدْوَانَ عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے اور حرام چیز کھائی لے تو اس پر کوئی جرم نہیں)۔

أُغْرِمَ بِهِ (وہ اس پر شیفہ ہو گیا) فَهُوَ مُغْرَمٌ.

أُولِعَ بِهِ (وہ اس پر فریفتہ ہو گیا) فَهُوَ مُوْلِعٌ.

زُكِمَ (اسے زکام ہو گیا) فَهُوَ مُزْكُوْمٌ.

ضُدَّعَ (اسے درد سر ہو گیا) فَهُوَ مُضْدُوْعٌ.

عُنِيَ بِهِ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فَهُوَ عَانٍ: عُنِيَ بِطَبْعِ هَذَا الْكِتَابِ فَلَانُ ابْنُ فَلَانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)۔

اتَّخَذَ كَوْتَحْذِ بھی بولا جاتا ہے: تَخَذْتُكَ صَدِيقًا (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے)۔

خَالَ يَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اُخَالُ کو اکثر اِخَالَ کہا جاتا ہے: وَلَا اِخَالَ ذَلِكْ بَعِيدًا.

سلسلہ الفاظ نمبر ۶۲

| | |
|--|---|
| اَيْتَسَامٌ (۷) مکرہٹ، مکرانا | بَلِيْدٌ کندھن |
| اَقْلَى (۱) عداوت رکھنا | جَاخِدٌ منکر |
| اَعَادِي، اَعْدَاء (جمع بے عدو کی) دشمن | جَاوَرٌ جَوَارًا پڑوسی ہونا |
| اَغْضَى (يُغْضِيْ اَغْضَاءً) چشم پوشی کرنا | حَلَّ (يَحْلُلُ) کھل جانا، آسان ہو جانا |
| اَمَّجِدُ (جہ اُماجد) بہت بزرگ اور شریف | خَرْبٌ لڑائی، لڑاکا، بہادر |
| بَاخٌ (يَبُوْخُ بُوْخًا) ظاہر کر دینا | خِلَاقٌ خیر و برت سے حصہ عظیم |
| بَلَا (يَبْلُوْ) آزمانا، بتلا کرنا | دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں) |
| بَاءٌ قوت مردی | رُقَاذٌ نیند |
| رَاح (يَرْوُخُ رَوَاخًا) شام کے وقت آنا جانا، شام کرنا، جانا | فَتَكْ (ن) اچانک حملہ کرنا |
| سَبْدِيْدٌ (جہ سبداڈ) سیدھا، مضبوط | فَرَجٌ (ن) غم دور کرنا |
| سَلْسَلَةٌ (جہ سلاسل) زنجیر | كَرْبٌ اور كَرْبَةٌ تکلیف، بے چینی، غم |
| شَرْقٌ مشرق کی جانب رخ کرنا، جانا | مُسَالِمٌ صلح کرنے والا |
| شَكَا (يَشْكُوْ شَكْوًى وَ شِكَايَةً اِلَيْهِ) شکایت کرنا | مُصَوِّرَةٌ تصویر |
| شَكِيٌّ (يَشْكِيْ) شکایت کرنا | اَلْمَعْنَى (جہ المعانی یا معانی) مکان، مقام |
| صَبٌّ (ن) اُٹھلنا | مَالٌ (يَمِيْلُ) مائل ہونا۔ (مَالٌ عَنْهُ) منہ موڑ لینا |
| صَفَحٌ (ف) درگزر کرنا | مَلِكُوْتٌ عالم بالا، عظیم الشان سلطنت |

| | |
|---|---|
| صَنَّ (ض، و، س) بخل کرنا | نَبَلٌ (جہ نبائل و انبائل) (اسم جنس ہے) ایک وَ بُلَّةٌ = تیر |
| طَارَدَ (۳) اچانک آجانا، حملہ کرنا | نَابَتْ (جہ نوانت) مصیبت، آفت |
| عَائِدَةٌ (جہ عَوَائِدُ) انعام، عطیہ | وَجَدْتُ جُوشَ مَحَبَّتٍ يَجُوشُ مَسْرَتٍ |
| عَدَا (يَعْدُو عُدُوًّا) صبح سویرے جانا، آنا، صبح کرنا، جانا | هَوَى خَوَائِشَ، عَشَقَ |
| عَوْرٌ (جہ عَوْرٌ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص | الْهَوَى الْعُذْرِيُّ قَبْلَ نَذْرِ عَشَقٍ، جَانِزَ مَحَبَّتٍ |
| غَرَبَ مغرب کی جانب رخ کرنا، جانا | غُلٌّ (جہ اغلال) قیدی کے گلے کا طوق |

مشق نمبر ۱۶۰

۱. سَارَتْ مُشْرِقَةً وَسَرَتْ مُغْرَبًا
۲. جَاوَرَتْ أَعْدَاءِي وَجَاوَرَتْ رَبِّي
۳. هَبَّاتٌ أَنْ أَقْلَاهُ وَهُوَ مُسَالِمِي
۴. سَأَلْتُكَ بِالْهَوَى الْعُذْرِيَّ أَنْ لَا
۵. فَهَا وَجَدِي تَضَاعَفَ مِنْهُ كُرْبِي
۶. وَإِخْوَانٍ تَجَدَّدَتْهُمْ دُرُوعَا
۷. وَكُنْتُ إِخْوَالَهُمْ نَبْلًا مِدَادًا
۸. هِيَ الدُّنْيَا تَقُولُ بِمَلَأَ فِيهَا
۹. فَلَا يَغُرُّرُكُمْ مَنِّي ابْتِسَامٌ

- شَتَان بَيْنَ مُشْرِقٍ وَ مُغْرَبٍ
شَتَان بَيْنَ جَوَارِهِ وَ جَوَارِي
إِنَّ الْأَدِيبَ الْحُرَّ حَرَبُ زَمَانِهِ
تَصَنَّ بِمَا يُسَرُّ بِهِ جَنَانِي
وَصَيَّرَنِي حَدِيثًا فِي الْمَغَانِي
فَكَانُوهَا وَلَكِنْ لِلْأَعَادِي
فَكَانُوهَا وَلَكِنْ فِي فُؤَادِي
حَذَارٍ حَذَارٍ مِنْ كَيْدِي وَفَتْكِي
فَقُولِي مُضْحِكٌ وَالْفِعْلُ مُبْكِي

اسمائے افعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بَعْضُ الشُّيُوخِ إِلَى طَبِيبٍ سُوءَ الْهَضْمِ فَقَالَ لَهُ الطَّبِيبُ: رُؤْيَدُ سُوءِ الْهَضْمِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ خَوَاصِّ الشُّيُخُوخَةِ. فَشَكَا ضَعْفَ الْبَصَرِ فَقَالَ لَهُ: بَلَّةُ ضَعْفِ الْبَصَرِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ خَوَاصِّ الشُّيُخُوخَةِ. فَاشْتُكِيَ لَهُ ثِقَلُ السَّمْعِ فَقَالَ: هَيْهَاتَ السَّمْعُ مِنَ الشُّيُوخِ؛ فَإِنَّ ضَعْفَ السَّمْعِ مِنْ خَوَاصِّ الشُّيُخُوخَةِ. فَاشْتُكِيَ لَهُ قِلَّةُ الرُّقَادِ، فَقَالَ: شَتَانِ الرُّقَادُ وَالشُّيُوخُ؛ فَإِنَّ قِلَّةَ الرُّقَادِ مِنْ خَوَاصِّ الشُّيُخُوخَةِ. فَاشْتُكِيَ لَهُ ضَعْفُ الْبَاهِ فَقَالَ: سَرَّعَانَ ضَعْفُ الْبَاهِ إِلَى الشُّيُوخِ؛ فَإِنَّ ضَعْفَ الْبَاهِ مِنْ خَوَاصِّ الشُّيُخُوخَةِ. فَقَالَ الشَّيْخُ لِأَصْحَابِهِ: دُونَكُمْ الْأَحْمَقُ، وَعَلَيْكُمْ الْجَاهِلُ، وَهَآكُمُ الْبَلِيدُ الَّذِي لَا فَهْمَ لَهُ؛ فَإِنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الدَّرَّةِ إِلَّا بِالمَصَوْرَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ. فَتَبَسَّمَ الطَّبِيبُ وَقَالَ: حَيْهَلُ بِالْغَضَبِ يَا شَيْخُ؛ فَإِنَّ هَذَا أَيْضًا مِنْ خَوَاصِّ الشُّيُخُوخَةِ. (من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

۱۔ غیر منصرف پر تثنیہ پڑھنا جائز ہے:

صُبْتُ عَلَى مَصَائِبٍ لَوْ أَنَّهَا صُبْتُ عَلَى الْأَيَّامِ صِرُنَ لَيَالِيَا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: ﴿سَلَسِلَا

وَأَغْلَا لَا﴾^۱ کو سَلَا سَلَا وَاغْلَا لَا بھی پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور یا کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر

کے جزم کی جگہ زیادہ تریا کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

كَتَمَ الْحُبَّ زَمَانًا ثُمَّ بَاحَا وَغَدَا فِي طَاعَةِ الشُّوقِ وَرَاحَا

.....☆.....☆.....

يَا أَعْظَمَ النَّاسِ إِحْسَانًا إِلَى النَّاسِ وَأَكْثَرَ النَّاسِ إِغْضَاءً عَنِ النَّاسِ

نَسِيتُ عَهْدَكَ وَالنَّسِيَانُ مُغْتَفَرٌ فَاغْفِرْ فَأَوَّلُ نَاسٍ أَوَّلُ النَّاسِ

.....☆.....☆.....

رَأَيْتُ النَّاسَ قَدْ مَالُوا إِلَى مَنْ عِنْدَهُ مَالٌ

وَمَنْ لَا عِنْدَهُ مَالٌ فَعَنَّهُ النَّاسُ قَدْ مَالُوا

دیکھو بآح کو بآحا، رآح کو رآحا، الناس کو الناس (= الناسی) اور مال کو مال (= مألؤ) قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَإِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ لَهُ فَكُنْ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ يَقُلْ

۴۔ هُمْ، كُمْ اور أَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمْ، كُمْ اور أَنْتُمْ پڑھتے ہیں:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ هَلْ عَلَى الْعَهْدِ أَنْتُمْ؟ أَمْ الدَّهْرُ أُنْسَاكُمْ عَهْدِي فَخُتُّمُ؟

۵۔ اِنَّ، اَنَّ اور اِلَّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوْ اَنَّ مُشْتَاقًا تَكَلَّفَ فَوْقَ مَا فِي وَسْعِهِ لَمَشَى إِلَيْكَ الْمُنِيرِ

.....☆.....☆.....

فَخُذْ بِحَقِّكَ وَالْأَفَاصِفَ بِحِلْمِكَ عَنْهُ

۱۔ بھولنے والا۔ ۲۔ بخشا ہوا۔ ۳۔ لَمْ يَقُلْ کو لَمْ يَقُلْ پڑھا گیا ہے۔

۴۔ خَانَ (يَخُونُ) خیانت کرنا۔ ۵۔ برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوْ اَنْ کو شعر موزوں کرنے کے لیے فَلَوْنَ اور وَاِلَّا کو وَلَا پڑھا گیا ہے۔

۶۔ عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دیے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے:

يَا مَنْ يَحُلُّ بِذِكْرِهِ عَقْدَ النِّوَابِ وَالشَّدَائِدِ
 أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَى الْعِبَادِ وَأَنْتَ فِي الْمَلَكُوتِ وَاحِدٌ
 أَنْتَ الْمُعَزِّزُ لِمَنْ أَطَا عَكَ وَالْمُذِلُّ لِكُلِّ جَا حِدِ
 فَخَفِي لُطْفِكَ يُسْتَعَا نُ بِهِ عَلَى الزَّمَنِ الْمُعَانِدِ
 إِنِّي دَعَوْتُكَ وَالْهَمُّو مَ جِي شَوْشَهَا نَحْوِي تَطَارِدِ
 فَأَفْرُجْ بِحَوْلِكَ كُرْبِي يَا مَنْ لَهُ حَسَنُ الْعَوَائِدِ
 أَنْتَ الْمَيَّسِّرُ وَالْمُسَبِّ بُ وَالْمُسْهِّلُ وَالْمُسَاعِدِ
 يَسِّرْ لَنَا فَرَجًا قَرِيبَ جَا يَا إِلَهِي لَا تُبَاعِدِ
 كُنْ رَاحِمِي فَلَقَدْ يَسُ ثُ مِنْ الْأَقَارِبِ وَالْأَبَاعِدِ
 ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَاللَّهُ الْغَفُورُ الْأَمَّاجِدِ

بِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَوْفِيقِهِ تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ

الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ، وَتَمَّ الْكِتَابُ. فَلِلَّهِ الْحَمْدُ!

تَقَبَّلَهُ اللَّهُ مِنِّي وَنَفَعَ بِهِ الطَّالِبِينَ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

المنطوعة ملونة مجلدة

| | |
|---------------------------|-------------------------------|
| الصحيح للمسلم (٧ مجلدات) | الموطأ للإمام محمد (مجلد ١) |
| الهداية (٨ مجلدات) | الموطأ للإمام مالك (٣ مجلدات) |
| النسبان في علوم القرآن | مشكاة المصابيح (٤ مجلدات) |
| شرح العقائد | تفسير البهزادي |
| تفسير الجلالين (٣ مجلدات) | تيسير مصطلح الحديث |
| مختصر المعاني (مجلد ١) | المسند للإمام الأعظم |
| الهدية السعيدة | الحمامي |
| القطبي | نور الأنوار (مجلد ١) |
| أصول الشافعي | كنز الدقائق (٣ مجلدات) |
| شرح التهذيب | نقحة العرب |
| تعريب علم الصبغة | مختصر القدوري |
| الملاحة الواضحة | نور الإيضاح |
| ديوان المتنبي | ديوان الحماسة |
| المقامات الحبرية | النحو الواضح (مجلد ١، ٢، ٣) |
| آثار السنن | |

ملونة كروتون مقوي

| | |
|------------------------------------|----------------|
| شرح عقود رسم المفتي | السراجي |
| متن العقيدة الطحاوية | الفوز الكبير |
| المروفة | للخيص المفتاح |
| زاد الطالبين | دروس البلاغة |
| عوامل النحو | الكافية |
| هداية النحو | تعليم المتعلم |
| إيساغوجي | مبادئ الأصول |
| شرح مائة عامل | مبادئ الفلسفة |
| متن الكافي مع مختصر الشافعي | هداية الحكمت |
| هداية النحو (مع العلامة والتمارين) | شرح نخبة الفكر |
| المعلقات السبع | |

مستطع قريبا بعون الله تعالى

ملونة مجلدة / كروتون مقوي

| | |
|--------------------|------------------------------|
| الصحيح للبخاري | الجامع للترمذي |
| شرح الحماني | كتمل قرآن مجيد حافلي ١٥ أسطر |
| بيان القرآن (كتمل) | |

Books in English

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| Tafsis-ul-Uthmani (Vol. 1, 2, 3) | Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3) |
| Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3) | Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding) |
| Al-Hizbul Azam (Small) (C. Cover) | |

Other Languages

| | |
|--|-------------------------|
| Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding) | Fazail-e-Aamal (German) |
| Muntakhab Ahdees (German) (H. Binding) | |

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)

طبع شده رنگین مجلد

| | |
|------------------------------|---------------------------|
| تفسير عثمانی (٣ جلد) | حسن حسين |
| خطبات الاحكام لمجتمعات العام | تعليم الاسلام (كتمل) |
| الحزب الاعظم (سني في ترتيب) | خصائص نبوي شرح شامل ترمذي |
| الحزب الاعظم (سني في ترتيب) | بہشتی زيور (کتمل) |
| لسان القرآن (اول دوم سوم) | بہشتی زيور (کتمل) |
| فضائل حج | معلم الحاج |

رنگین کارڈ کور

| | |
|-------------------------------------|---------------------------|
| حيات المسلمين | آداب المعاشرة |
| تعليم الدين | زاد السعيد |
| جزاء الاعمال | روضة الادب |
| الجماعة (چچھٹا لگانا) (جدید ایڈیشن) | فضائل حج |
| الحزب الاعظم (سني في ترتيب) | معيين القلبي |
| الحزب الاعظم (سني في ترتيب) | خير الاصول في حديث الرسول |
| مفتاح لسان القرآن (اول دوم سوم) | معيين الاصول |
| عربي زبان کا آسان قاعدہ | تيسير المنطق |
| فارسی زبان کا آسان قاعدہ | فوائد نیکہ |
| تاریخ اسلام | بہشتی گوهر |
| علم العرف (اولین تا آخرین) | علم النور |
| عربی مفتوح المصادر | جمال القرآن |
| جوامع الکلم مع چهل اوجہ مستونہ | تيسير المبتدي |
| عربی کا معلم (اول، دوم، سوم، چہارم) | تعليم العقائد |
| نام حق | سير الصحايبات |
| کریمیا | پند نامہ |
| آسان اصول فقہ | صرفہ صبر |
| تيسير الاواب | توحيد |
| فصول اکبری | ميزان و منشعب |
| نماز دل | نسخ سورۃ |
| علم پادہ | سورۃ یس |
| علم پارہ دوری | آسان نماز |
| نورانی قاعدہ (چھوٹا / بڑا) | منزل |
| تيسير المبتدي | |

کارڈ کور / مجلد

| | |
|---------------------------------|-------------|
| اکرام مسلم | مختب احادیث |
| مفتاح لسان القرآن (اول دوم سوم) | فضائل اعمال |